تذکرۂ عزیزیہ

جس میں

حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ کے

حالات و کمالات۔ کرامات۔ ملفوظات۔ عملیات وغیرہ مندرج ہیں

جس کو

آپ کے شاگردانِ شاگرد مولوی قاضی محمد بشیر الدین

صدیقی قاضی شہر میرٹھ نے مرتب کیا

اور

منیجر مطبع نے اپنے اہتمام سے

مجتبائی پریس میرٹھ میں چھپوایا

۱۹۳۴ء

AsliAhleSunnet.com

۹۰۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ خاکپائے طلبائے دین محمد شبیر الدین صدیقی میرٹھی ناظرین باتمکین کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ احقر سے اکثر احباب نے اس امر کی خواہش کی کہ کمالات عزیزی کہ جسمیں خاتم المفسرین خلاصۃ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ کے کمالات مندرج ہیں اور جسکو کہ نواب مبارک علی خاں صاحب مرحوم مغفور صاحب رئیس میرٹھ نے تالیف و تصنیف فرمایا تھا اور اب عرصہ دراز سے نایاب ہوگئی ہے۔ اوسکو تو قالب طبع میں لا۔ اور آپ کے ملفوظات جو تو نے طبع کئے تھے وہ بھی اس میں درج کر۔ چنانچہ احقر نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور اس کی اشاعت کو باعث سعادت سمجھکر اوس کی طبع کا ارادہ کیا مگر یہ مناسب سمجھا کہ آپ کے کمالات اور فیوضات اور ملفوظات سے قبل آپ کے مختصر سوانح عمری بھی لکھی جاوے تاکہ آپ کے حالات اور کمالات سے لوگ اچھی طرح واقف ہو جاویں۔ چنانچہ قبل اس کے کہ آپ کے کمالات اور فیوضات لکھے جاویں آپ کی مختصر سوانح عمری لکھی جاتی ہے۔

ح عمری لکھی جاتی

AsliAhleSunnet.com

بنام آں کہ نام او عزیز است ٭ ثنائش جوہر ہر باتمیز است

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت

اور

آپ کی صغیر سنی کا بیان

آپ ۱۱۵۹ھ کو بمقام دہلی عالم ظہور میں تشریف لائے۔ مورخ کا بیان ہے کہ جب آپ کے پیدا ہونے کی خبر آپ کے پدر بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو ہوئی اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی جناب الٰہی کا شکر ادا کیا اور آپ کا نام نامی اسم گرامی عبدالعزیز تجویز فرمایا۔ مگر آپ کے بعض رفقاء نے آپ کا غلام حکیم تاریخی نام رکھا۔ جبکہ دایہ آپ کو غسل وغیرہ دیکر فارغ ہوئی۔ تو فوراً آپ کو جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی آغوش مبارک میں پہونچایا گیا۔ شاہ صاحب نے جب فرزند راحت جاں کا جمال ملاحظہ فرمایا شفقت پدری جوش میں آئی جھٹ اپنے سینہ سے لگا لیا۔ سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے اور یہ کلمات فرماتے جاتے تھے کہ اے میرے نور نظر راحت دل خدا تعالیٰ تیری نقد عمر میں برکت عطا کرے اور دنیا میں تجھکو اپنے تمام دلی مقصد پر کامیاب فرمائے۔ پھر جناب الٰہی میں رجوع ہوکر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ کلمات زبان پر لائے۔ کہ اے جل وعلا قادر بے نیاز تو اس بچہ کا نام اپنے سعداء کے دفتر میں داخل کر دے۔ اور اپنے حبیب کے پاک اسلام کی خدمت کے لئے اس کو خلوص وصداقت عنایت فرما۔ اور آئندہ زمانہ میں اس کے نسل سے ایسے ہی پاک نفوس عالم ظہور میں لا۔ جو تمام طبقات دنیا کو اپنے نور کمال سے منور کرتے

AsliAhleSunnet.com

رہیں۔ یہ کلمات دعائیہ فرما کر آپ نے اوس گوہر گرانمایہ کو اوس کی والدہ ماجدہ کے سپرد کیا۔ چنانچہ مشاہدہ اس بات کو بتا رہا ہے کہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے دعا کا یہ اثر ہوا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے علم وفضل وکمالات باطنی میں کیسے شہرۂ آفاق ہوئے کہ آجتک چار دانگ عالم میں اون کے نظیر میسر نہیں آسکتی۔ اور ایسے ہی آپ کی صغیر سنی کا متبرک زمانہ تھا کہ جس کی کوئی مثال پیدا کرنا گویا زمین وآسمان کے قلابہ ملانا ہے۔ آپ دنیا کے حسینوں کی طرح حسین وجمیل اور چاند سورج کی تشبیہ کے محتاج نہیں۔ مگر نور حقیقی کا اتنا حصہ لیئے ہوئے تھے کہ جو آپ کے چہرہ مبارک کی طرف نظر ڈالتا۔ آئینہ کی طرح متحیر ہو جاتا۔ سچ ہے۔ کجا حسن انسان کجا نور حق۔ آپ کی ملاحت وصباحت بھی قدرتاً کچھ ایسی دلفریب تھی کہ جسکا نمونہ نوع انسان میں ملنا ذرا مشکل تھا۔ کیوں نہو۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آپ کے جو کچھ بھی صفات وکمال تھے۔ اوس کا ظہور عام مخلوق میں پایا جانا کس طرح ممکن تھا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کے بچپن کا زمانہ بھی عام بچوں کے زمانہ کی طرح نہ تھا۔ آپ کے جبین مبارک سے ایک قسم کے علمی فضائل اور باطنی کمال کا نور ٹپکتا تھا جس کے مشاہدہ سے اہل نظر اس بات کا سبق لیتے تھے کہ یہ لڑکا اپنے زمانہ میں علمی دقائق کا ایک زبردست علامہ اور ہر طرف اسکے پاک نفس کی برکت سے فیض کا ایک دریائے بیکراں موجزن ہوگا۔

آپ بچپن میں عام بچوں کی طرح لہو ولعب کے عادی نہ تھے۔ لڑنے جھگڑنے سخت کلام کرنے سے متنفر رہتے تھے۔ قدرت نے اون کی فطرت میں ادب ولحاظ اور شرم وحیا

AsliAhleSunnet.com

کا کچھ ازل سے ہی خاصہ رکھدیا تھا۔ اکثر آپ کلام کے وقت نظر نیچی رکھتے تھے۔ کبھی آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے آنکھ ملاکر بات نہیں کی۔ نہ اپنے ہمعمروں سے کبھی بدلحاظی یا بیمروتی سے کلام کیا۔ اگر آپ سے کوئی کسی قسم کا سوال کرتا تھا تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے جواب دیتے تھے۔ اس عمر میں بزرگوں کا اتنا ادب تھا کہ آپ پدر بزرگوار یا کسی اور بزرگ کے سامنے کبھی کسی تخت یا پلنگ وغیرہ پر نہ بیٹھتے تھے وغیرہ وغیرہ اب ہم یہاں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسب و نسب اور خاندان کا ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے دنیا میں کچھ علم و فضل کے باعث ہی عام لوگوں پر شرف حاصل نہیں کیا۔ بلکہ حسب و نسب میں بھی یکتائے زمانہ تھے جس میں آپ سے فخر خاندان پیدا ہوکر خاندانی کمالات کو تمام دنیا میں روشن کر گئے۔ اب ہم شاہ صاحب کا نسب نامہ ناظرین ملاحظہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ

اگرچہ تمام دنیا کے طبقے میں جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک مشہور ہے۔ ہر متنفس آپ کے علمی کمالات سے بخوبی واقفیت بھی رکھتا ہے مگر ہمکو یہاں یہ دکھا دینا بھی ضرور ہے کہ ہمارے مولینا صاحب مرحوم جسطرح علمی کمالات کے مجموعہ تھے۔ اسیطرح آپ خاندانی شرافت میں بھی نور و علی نور ہیں۔ آپ کا نسب نامہ چونتیس واسطوں سے جناب خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک سلسلہ وار مسلسل ہے۔ عبدالعزیز بن ولی اللہ بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین بن شہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قوازن

AsliAhleSunnet.com

بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہا بن عبد الملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین المفتی عرف قاضی پران بن شیر ملک بن علاملک بن ابوالفتح ملک بن عمرو الحاکم مالک بن عادل ملک بن فاروق بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ہامان بن ہمایوں بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم (قرۃ العیون)

یہ آپ کا جدی نسب نامہ ہے جسکو ہم نے بہت مختصر پیرایہ میں ناظرین کے سامنے پیش کیا اس سے اہل بصر خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم کس شان و جلال کے آدمی تھے۔ اور آپ کا کیا مرتبہ تھا۔

اور پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جیسے مقدس اور متبحر عالم و فاضل متبع شریعت کے آغوش مبارک میں پرورش پائی اور تعلیم حاصل کی۔ جناب شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم جس پایہ کے عالم گذرے ہیں اوس کو علمی دنیا کے باشندے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ ذات پاک کیا تھی۔

قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری

مولینا صاحب مرحوم کو ہمیشہ علوم و فنون کی طرف زیادہ رغبت رہی۔ دن رات آپکا اسی مشغلہ میں صرف ہوتا تھا۔ جید طلبار کی آپ سے ہی سیری ہوتی تھی۔ کیونکہ آپ حدیث و تفسیر کے علامہ فاضل تھے۔

دن رات آپ کے پاس طلبار کا ہجوم رہتا تھا۔ باوصف ان سب باتوں کے آپ نہایت نفس کش۔ صابر۔ شاکر۔ سلیم الطبع۔ متواضع۔ منکسر مزاج تھے الغرض تمام خوبیاں اور لیاقت آپکی ذات بابرکات پر ختم تھیں۔ اگر مورخین نے آپ کے اوصاف

AsliAhleSunnet.com

اور کمالات کا بیان نہایت مدوشد کے ساتھ کیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے آپ کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔

چونکہ آپ علم حدیث کے بے بدل عالم تھے۔ صرف احادیث کی سند حاصل کرنے کے لئے آپ نے سات برس مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں اپنا قیام رکھا بعد میں آپ ہندوستان تشریف لائے اور دہلی قیام کیا۔ اور آپ نے آتے ہی ہندوستان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا پھر زمانہ تازہ کر دکھایا۔ دہلی کے ہر گلی کوچہ میں حدیث کی لہریں موجزن کر دیں۔ آپ کا ۱۱۷۶ھ ہجری میں وصال ہوا اب ہم اور باتوں سے اعراض کر کے شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کے زمانہ کا کچھ مختصر حال ناظرین کی گوش گذار کرنا چاہتے ہیں۔

شاہ صاحب کی تعلیم اور تلقین

رسم زمانہ کے موافق آپ کے پدر بزرگوار نے اول قرآن شریف کی تعلیم شروع کرائی چونکہ قدرت نے ازل ہی سے آپ کو بلا کا ذہین اور طباع پیدا کیا تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں کلام الٰہی کی تعلیم سے الفراغ حاصل کیا۔

اور اسی کم سنی کے زمانہ میں رفتہ رفتہ اسلام کے تمام اصول و فروعات کو مدنظر رکھتے گئے۔ حتی کہ اکثر فارسی علوم کی درسی کتابیں اور عربی کی ابتدائی کتابوں کے علاوہ مختلف فنون میں تھوڑی تھوڑی لیاقت حاصل کر لی۔ یہ جو کچھ بھی تھا ایک خداداد قابلیت اور آپ کے فطری شوق کا ثمرہ تھا۔ اسوقت آپ کی ۱۱ سال کی عمر تھی لیکن ابھی تک پدر بزرگوار جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی طرف سے

AsliAhleSunnet.com

آپ کی تعلیم کے لئے کوئی خاص انتظام نہ تھا بلحاظ آپ کی کم عمری کے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جسوقت جناب مولانا صاحب مدرسہ سے فارغ ہو کر گھر پر تشریف لاتے تھے تو نہایت فرط محبت سے اپنے لخت جگر کو آغوش میں بٹھا کر دینی مسائل بتایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ نہایت ذکی اور فہیم اور زود فہم تھے۔ جو کچھ پدر بزرگوار سے سنتے تھے۔ سب یاد کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ کو کچھ شرعی احکام اور مسائل دینیہ اس طرح معلوم ہو گئے۔ تب شاہ صاحب نے آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کی اور خلفاء میں سے ایک ذہین وعقیل نکتہ رس شخص انتخاب کر کے صاحبزادہ کو اوس کے سپرد کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بفضل خدا جملہ کتب فقہ واصول و منطق و کلام وعقاید وغیرہ کے ماہر ہو گئے۔

جناب شاہ عبد العزیز صاحب جبکہ مختلف علوم میں بخوبی کامیابی حاصل کر چکے تب اپنے والد بزرگوار کی درسگاہ میں تشریف لیجانے لگے۔ روزمرہ آپ کا یہی شعار رہا کہ نماز صبح سے فارغ ہو کر درسگاہ میں تشریف لیجاتے دیگر طلباء میں شریک ہو کر حدیث کا درس لیا کرتے تھے۔ چونکہ آپ کو خدا داد لیاقت اور استعداد حاصل تھی سخت سے سخت مسئلہ بھی آپ بخوبی حل کر لیا کرتے تھے۔ آپ سولہویں سال میں داخل ہوتے ہی تمام دشوار گذار علمی مراحل طے کر کے اپنے ہمعصر دل پر فوق لے گئے اگرچہ بعض لوگوں کو اس امر سے بالکل اتفاق نہو گا کہ اس تھوڑی سی عمر میں آپ تمام علوم کے ناپیدا کنار دریاؤں کو کیسے طے کر گئے۔ مگر یہ بات سمجھ لینے کے قابل ہے کہ یہ جو کچھ بھی ماجرا ظہور میں آیا وہ سب مولٰنا صاحب کے فیض باطنی کا ثمرہ تھا ورنہ کجا یہ عمر اور کجا معراج علم یہ سب قدرت کے کرشمے ہیں انسانی قیاس اس کے

AsliAhleSunnet.com

سمجھنے اور معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ علمی برکات جو کچھ بھی کارساز عالم کو دنیا میں پھیلانی تھیں اوسکا مخزن مولٰینا صاحب کی ذات پاک کو قرار دیا۔ یہ کس کو خبر تھی کہ گیارہویں صدی میں ایک ایسا جیّد باعمل عالم اور علوم دینیہ کا متبحر فلاسفر ظہور پذیر ہوگا۔ جب آپ نے والد بزرگوار سے سند علمیہ حاصل کرلی۔ تب درس وتدریس کی طرف شوق پیدا ہوا۔ اکثر طلبار کو آپ پڑھایا کرتے تھے۔ لیکن اس بات کا ہمیشہ لحاظ رہا کہ میں اپنے والد بزرگوار کے موجود ہوتے ہوئے کس طرح درس وتدریس کا مشغلہ جاری رکھکر ہمعصری کی گستاخانہ جرات پیدا کردوں لیکن جب راس العلمار جناب مولٰینا شاہ ولی اللہ صاحب کا آپ کے سر سے سایہ جدا ہوا مجبوری آپ کو پدر بزرگوار کی درسگاہ کو آباد کرنا پڑا۔ ہر وقت آپکے پاس طلبہ کا جم غفیر لگا رہتا تھا۔ بڑے بڑے عالم طلبار کی جماعت میں داخل ہوکر آپ سے علمی استفادہ حاصل کرنے لگے۔

شاہ صاحب کے مشہور شاگردوں کی تعداد

جسروز سے آپ نے پدر بزرگوار جناب شاہ ولی اللہ صاحب کے انتقال کے بعد طلبار کی خدمت کا بیڑہ اوٹھایا۔ دیگر امور کے انجام دہی کی بہت کم فرصت ملتی تھی۔ اور بیرونی اصحاب جو آپسے عقیدت رکھتے تھے یا آپ کا نام سنکر کسی کام کیلئے آتے تھے اون سے ملاقات کا بہت کم موقع ملتا تھا۔ دن کا بہت کم حصہ افتا اور وعظ وغیرہ کے لئے مقرر رہتا۔ باقی تمام دن طلبا کے درس میں صرف ہوتا تھا بات تو یہ ہے کہ کچھ ہندوستان ہی میں آپکے فضل وکمال کا چرچا نہ تھا بلکہ دیگر

AsliAhleSunnet.com

ممالک میں بھی اسی خاندان کے خوان نعمت کے ریزہ چین موجود تھے اور اب بھی ہیں۔ ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ایک مجتہد علما اور مستند فضلاء دینی سے شمار ہوتے تھے۔ بیرونجات کے اکثر علماء جو دستار فضیلت باندھے بیٹھے تھے فخریہ آپ کے شاگردوں میں داخل ہوتے۔ اور نکات باطنی حل کرتے تھے۔ آپ کو قدرت نے علم تعبیر رویا و سلیقہ وعظ و تحقیق نفائس علوم میں ہمعصروں سے بدرجہ غایت فوقیت دی تھی۔ کسی مخالف مذہب اسلام کا یارانہ تھا جو آپ کے سامنے کسی قسم کی چون و چرا کر سکے۔ یا کسی عقلی و نقلی دلائل پر لب کشائی کرے۔ آپ کی بے ساختہ جواب وہی کا سکہ تمام مخالفین کے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا آپ کا حسن بیان ایسا موثر تھا کہ ہر مخالف و موافق کا سر تسلیم خم کر دیتا۔

آپ نے اپنی عمر عزیز کا تمام حصہ تعلیم و تلقین و ترتیب کتب میں صرف فرمایا تھا۔ اور اسوقت روے زمین پر آپ کی مصنفہ وہ مستند کتابیں ہیں جن کی نظیر دنیا میں پیدا کرنا ممکن نہیں۔ گویا آپ نے علما و فضلا کے لئے علم و فنون کے فیض بے بہا چشمہ بہا دئے ہیں جس سے ہزاروں تشنہ لب سیراب ہوتے ہیں۔ اب ہم مولانا کے ان چند شاگردوں کی تعداد ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جن سے ہندوستان ہی کیا بلکہ قریب قریب تمام اسلامی دنیا میں فیض کا ڈنکا بج رہا ہے۔

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حقیقی برادر خورد و شاہ محمد اسحاق صاحب مہاجر حقیقی نواسہ۔ مفتی صدر الدین صاحب دہلوی۔ مولانا رشید الدین خانصاحب دہلوی۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب۔ مولانا مخصوص اللہ صاحب۔ فرزند شاہ

AsliAhleSunnet.com

رفیع الدین صاحب اور آپ کے حقیقی بھتیجے مولوی عبدالحی صاحب اور آپ کے داماد مولوی کریم اللہ صاحب مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید۔ شاہ عبدالغنی صاحب کے صاحبزادہ اور آپ کے بھتیجے۔ مولانا میر محبوب علی صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب آپ کے دوسرے نواسہ مولوی عبدالخالق صاحب۔ مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی۔ مولٰنا حسن علی صاحب لکھنوی۔ مولانا حسین احمد صاحب ملیح آبادی۔ وغیرہم۔ اصحاب مذکورہ بالا اسی حنفی چشمہ سے سیراب ہونے والے ہیں۔ آسمان فضیلت کے یہ روشن ستارے ہیں جنہوں نے اپنے انوار کمالات سے دنیا کو چمکا دیا۔

شاہ صاحب کی اولاد کا بیان

ناظرین کو ہم یہ بات کسی کامل وثوق کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ مولٰنا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شادی کس سن میں ہوئی۔ یہ ظاہر ہے کہ آپ کی شادی بعد وصال ہونے جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے ہوئی۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف تین لڑکیاں تھیں جو آپ کے سامنے سے۔ صاحب اولاد ہو کر انتقال کر گئیں۔ آپ کی بڑی صاحبزادی آپ کے حقیقی بھتیجے مولوی عیسےٰ صاحب کے عقد میں تھیں۔ اور آپ کی دوسری صاحبزادی کا احمد بن اسمٰعیل شاہ صاحب کے ساتھ نکاح ہوا۔ تیسری صاحبزادی جناب مولوی عبدالحی صاحب کی زوجیت میں آئیں۔ یہ تینوں صاحب جو شاہ صاحب کے سلک دامادی میں منسلک تھے۔ نہایت شریف خاندان اور صالحین میں سے تھے۔ اور خوبی یہ ہے کہ آپ ہی کی تلمذی

AsliAhleSunnet.com

کا فخر بھی رکھتے تھے۔

شاہ صاحب کی تصنیفات

ہم شاہ صاحب کی تصنیفات کا مختصر حال ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تفسیر فتح العزیز معروف بہ تفسیر عزیزی۔ اس تفسیر کی دو جلدیں ہیں۔ اول جلد میں الحمد شریف سے لیکر سیقول کے ربع پارہ تک کی تفسیر ہے۔ دوسری جلد میں سورہ ملک سے آخر قرآن مجید تک پچھلے دو پاروں کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر کی خوبی کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے اسکو بغور ملاحظہ کیا ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ۔ اس کتاب میں اہل تشیع کے عقائد باطلہ کی قلعی کھولی گئی ہے نہایت مہذبانہ عبارت اور مدلل پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔ آجتک علماء شیعہ اسکا جواب نہ دے سکے۔ انصاف پسند شیعین اس کی قدر و قیمت سے بخوبی واقف ہیں۔

بستان المحدثین۔ اس کتاب میں تمام کتب حدیث اور اسکے مصنفین و مولفین کے مشرح حالات درج ہیں۔ یہ کتاب سلسلہ تاریخ گویا ایک کامل ذخیرہ ہے۔

سر الشہادتین۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس میں تمام کربلا کے دردانگیز واقعات کا بیان ہے۔ جو صحیح اور مستند روایات سے لئے گئے۔

میزان البلاغۃ۔ یہ کتاب علم بلاغت میں عجیب و غریب مختصر کتاب ہے حق یہ ہے کہ شاہ صاحب نے اسمیں دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ اس کتاب کو احقر نے نہایت تجسس اور تلاش سے بہم پہنچا کر اور زیور تحریر سے آراستہ و پیراستہ کر کے اپنے مطبع میں طبع کیا ہے۔ ملفوظات شاہ عبدالعزیز صاحب۔ اگرچہ یہ کتاب آپ کی تصنیف سی نہیں ہے

AsliAhleSunnet.com

مگر آپ کی تصانیف میں شمار کی جاسکتی ہے کہ آپ کے ایک مرید خاص نے آپ کے اقوال اور ملفوظات کو جمع کیا ہے۔ جو صدہا مسائل اور نکات اور عجائب و غرائب کا مخزن ہے اس کتاب کو بھی احقر نے نہایت تجسس سے بہم پہنچا کر مطبع مجتبائی میرٹھ میں طبع کیا ہے علاوہ بریں اور بھی چند کتابیں ہیں جسکو بنظر طوالت نہیں لکھا۔

شاہ صاحب کے صفات اور اخلاق حمیدہ کا بیان

ہم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن کے زمانہ کے حالات ناظرین کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ اور نیز یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ آپ کا وہ زمانہ عام بچوں کی مناسبت سے کتنا لطیف اور پاکیزہ تھا۔ ہر بن مو میں ادب و لحاظ شرم و حیاو تہذیب و اخلاق کے بجلی ایسی سرایت کئے ہوئے تھی۔ کہ جس کا اثر شیخوخیت کے زمانہ تک باقی تھا۔ دنیا کے موقر اور معزز افراد کا دستور ہے کہ وہ اپنے ملازم یاشاگرد پیشہ لوگوں پر اعتراض ضرور قائم کرتے ہیں۔ مگر ہمارے شاہ صاحب فردوس منزل نے کبھی اپنے باپ کے وقت کے طلبا یا کسی ملازم افراد پر فخریہ و تمکنت کا اظہار نہیں کیا وہ کیوں کرتے۔ قدرت نے پہلے ہی ان کو صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کے زیور سے مزین فرما کر مخلوق کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا تھا۔ آپ نے حتی الوسع شان بشریت رکھتے ہوئے بھی شرعی حد سے تجاوز ہو کر کوئی کام نہیں کیا۔

آپ نے کبھی اپنے پدر بزرگوار سے دنیا کے عام بچوں کی طرح ضدیا ردد ہو کر کسی طرح کی خواہش نہیں کی۔ اور اگر کبھی کسی چیز کی خواہش ہوئی بھی تو نہایت مودبانہ اور مستمندانہ

AsliAhleSunnet.com

لہجہ سے باپ کے حضور میں عرض کرتے تھے، کبھی لذیذ و خوشگوار کھالوں کی طرف رغبت نہیں کی۔ جو کچھ گھر میں تیار ہوا اوس کو بخوشدلی نوش فرمایا۔ جیسا کپڑا میسر آیا پہن لیا، کبھی فوق البھڑک اور بیش قیمت لباس کی خواہش ظاہر نہ فرمائی۔

ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ نے شاہ صاحب کو اپنے قریب بٹھا کر فرمایا کہ اے میرے پیارے فرزند میں نہایت فکر میں ہوں کہ تم کبھی اپنے ماں باپ سے جیسا کہ اکثر بچوں کا شعار ہوتا ہے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں فرماتے۔ نہ کپڑے کی نسبت نہ کھانے کی بابت، آپ نے والدہ شریفہ سے یہ فقرہ سنکر نہایت ادب اور نرم آواز سے جواب دیا۔ کہ جناب جبکہ آپ بلا میرے کسی تحریک کے میری مرضی کے مطابق سب کام انجام دیتے ہیں تو مجھکو اوس میں کسی قسم کے اضافہ کی خواہش کرنا یا اپنے والدین کی مقدرت سے زیادہ کسی امور کا طالب ہونا میرے نزدیک سراسر گستاخی ہے۔ کیونکہ میں یہ بات اپنے دل میں بخوبی سمجھے ہوئے ہوں کہ اگر کسی ایسی چیز کی میں نے اپنے لئے خواہش ظاہر کی۔ ممکن ہے کہ وہ وقت پر میسر نہ آسکے تو آپ کو میری حسرتوں کے خون ہونے کا نہایت ملال ہوگا۔ پس میں اپنے نفس کا ایسا کیوں تابعدار ہوں جو آپ کے ملال کا باعث ہو۔

شاہ صاحب کا ہمیشہ یہی قاعدہ رہا کہ اگر کسی بزرگ نے کوئی بات آپسے ایسی بیان کی کہ جو عقل و قیاس دونوں کے خلاف ہے۔ سنکر خاموش ہوگئے اور اسکی بات کو نہیں کاٹا۔ کیونکہ وہ اپنے دل میں سمجھتے تھے کہ اگر میں اس کی تکذیب کردونگا تو اس بزرگ کو شرمندہ ہونا پڑے گا

مورخوں نے اگرچہ مولانا صاحب کے اخلاقی حالت کے بیان کرنے میں اپنی

AsliAhleSunnet.com

اپنی تصانیف کے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے ہیں اور نہایت طویل طویل عبارت کے اندر آپ کے صفات حمیدہ کو قلمبند کیا ہے۔ میرے نزدیک ان صاحبان کا یہ فعل ضرور حسن عقیدت اور سعادت ازلی کا پہلو لئے ہے۔ مگر وہاں تو شعر ے

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

کا مضمون صادق ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب موصوف کے اخلاق حمیدہ کا معیار کسی معمولی تشبیہ و تمثیل کا محتاج نہیں ے

حسن لیلےٰ کے لئے دیدہ مجنوں ہے ضرور　　میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

آپ کے اوصاف باکمال ان اہل اللہ کے قلوب سے دریافت کرنے کی ضرورت ہے کہ جنہوں نے آپ کا جمال مبارک مشاہدہ کیا۔ یا آپ کے فیضان باطنی سے مشرف ہوئے ہمیشہ آپ متمول اور مالدار لوگوں سے متنفر رہے۔ کبھی انکی صحبت کو اپنے لئے مفید نہ سمجھا بلکہ جہانتک ہوسکا ان سے اجتناب رکھا۔ کیونکہ قدرت نے آپ کی پیشانی مبارک کو خلق محمدی کے چمکتے و مکتے نور سے مزین فرمایا تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ وہ دنیائے دنی کی لوث میں ملوث ہو جاتے۔

آپ اگر کسی رؤسا کی تقریب میں مدعو کئے گئے اور وہاں حدود شرعی سے تجاوز نہ دیکھی تو تشریف لے گئے۔ ورنہ مجبوری کا اظہار کر دیا۔

اکثر اوقات آپ کی مجلس میں متمول اصحاب زیادہ تشریف لاتے تھے۔ مگر آپ سے سوائے معمولی بات کے کہ جوان کو اپنے کسی معاملہ کی بات کرنی ہوتی تھی۔ زیادہ کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی　درس و تدریس کے مقابلہ میں آپ کے نزدیک دنیا کی اور تمام باتیں فضول تھیں۔

AsliAhleSunnet.com

درس و تدریس سے جو وقت آپ کا فاضل ہوتا۔ اس میں البتہ اپنے رشتہ دار دل بیماروں کی عیادت کر لیا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک قدرتی کرشمہ تھا۔ کہ آپ کے ضعیفی کا زمانہ بھی شباب کے زمانہ کے موافق رہا۔ ہر گز کسی قسم کی کاہلی یا کمزوری یا بدمزاجی جیسے عموماً ضعیفوں میں ہو جاتی ہے۔ پاس تک نہ تھی۔ بلکہ نہایت برد بار اور سلیم الطبع نظر آتے تھے۔ نہ درس تدریس کے وقت نہ عبادت میں کسی طرح کی کمزوری پائی جاتی تھی۔ بلکہ اس عالم میں عالم شباب سے زیادہ عبادت اسی مستعدی پائی جاتی تھی، آپ کا حافظہ اور قوت ادراکیہ شباب کے زمانہ سے بدرجہ غایت بڑھ گئی تھی

ہمارے شاہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ جس طرح صفات علمیہ ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے۔ اسی طرح حذاقت و طباعی اور برجستہ جوابی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اور علم تعبیر رویا میں تو آپ اپنے وقت کے یکتائے زمانہ تھے جن کا حال ناظرین کو آگے چلکر آپ کے کمالات کو کہ جنکو ہمارے شہر کے رئیس نواب مبارک علی خاں صاحب سے کہ جو درویش منش اور شاہ صاحب کے مرید خاص تھے تحریر فرمائے ہیں

شاہ صاحب کی حذاقت و حاضر جوابی و کرامات

(۱) آپ کا علم و فضل و تبحر مسلّم تھا۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جو شخص عالم و فاضل و متبحر ہو۔ وہ ذہین و فطین و حاضر جواب بھی ہو۔ مگر اللہ پاک نے آپ کو چونکہ جامع کمالات بنایا لہذا آپ کی ذات بابرکات ستودہ صفات میں فطانت اور فراست حذاقت و حاضر جوابی بھی کوٹ کوٹ کر بھری تھی، چنانچہ چند واقعات جو ہمارے شہر کے نواب مبارک علیخاں صاحب رئیس میرٹھ نے کہ جو جناب کے مرید خاص تھے تحریر فرمائے ہیں بجنسہٖ درج

AsliAhleSunnet.com

ذیل کرتے ہیں جس سے ناظرین آپکی ذکاوت اور فراست اور حاضر جوابی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا صاحب کی عمر بارہ برس کی تھی کہ والد بزرگوار حضرت کے اس دار فانی سے رخصت فرما ہوئے۔ چند مولوی شاگرد اس خاندان کے قصبہ پھلت سے گاڑی کرایہ پر کرکے دہلی کو چلے۔ اثنار راہ میں علمار باہم بحث علمی کرنے لگے۔ بہلی بان قوم سے برہمن تھا۔ اوس نے علما سے کہا کہ میری ایک بات بتلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان سب مولویوں نے جواب دینے سے عاجز ہو کر کہا کہ دہلی میں چل کر بڑے مولوی صاحب سے تیری بات کا جواب لے دینگے۔ جب دہلی میں پہنچے اور حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اوس گاڑی بان نے کسی شخص سے پوچھا کہ بڑے مولوی صاحب یہی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں یہی ہیں۔ گاڑی بان نے مولوی صاحبان قصبہ پھلت سے کہا کہ میری بات کا جواب لے دو۔ مولویوں نے کہا کہ ہاں صاحب اس کا جواب دیجئے۔ گاڑی بان نے وہی سوال کیا آپ نے فرمایا کہ جو ہم کہیں اسے خوب سوچیو۔ پھر فرمایا کہ اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا کبھی نہ ہوتی۔ یہ سنکر وہ برہمن مسلمان ہو گیا۔

(۲) ایک پادری صاحب دہلی میں شاہ صاحب سے واسطے مباحثہ کے آئے۔ مسٹر منکف صاحب سہاور ایجنٹ گورنر نے پادری صاحب سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہئے جو کوئی دونوں میں سے ہار جائے گا اس سے دو ہزار روپے لے لئے جاویں گے اگر مولوی صاحب ہار گئے تو میں دونگا کس واسطے کہ وہ فقیر ہیں۔ الغرض پادری صاحب کو مولوی صاحب کی خدمت میں لائے اور سب حال بیان کیا کہ پادری صاحب نے کہا کہ ہم سوال کرتے ہیں۔ اور جواب اسکا معقول چاہتے ہیں۔ منقول ہو جب

AsliAhleSunnet.com

یہ بات ٹھہر گئی تو پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں پادری صاحب نے کہا تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی۔ حالانکہ حبیب کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے۔ خدا کے تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا۔ جناب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ پیغمبر صاحب واسطے فریاد کے جو تشریف لے گئے پردۂ غیب سے آواز آئی کہ ہاں تمہارے نواسہ پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا لیکن ہم کو اسوقت اپنے بیٹے عیسیٰ کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے اس سبب سے پیغمبر صاحب خاموش ہو رہے پادری صاحب نہایت معقول ہوئے۔ اور دو ہزار روپے بابت شرط ادا کئے

(۳۳) ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مولوی مدن صاحب متوطن شاہجہاں پور کہ جو بڑے فاضل تھے۔ دہلی تشریف لے گئے۔ مدرسہ کے مکان میں فرش شطرنجی کا بچھا ہوا تھا اور ایک پلنگ ایک طرف کو پڑا رہتا تھا۔ اکثر حضرت چہل قدمی فرمایا کرتے تھے۔ پھر اوس پلنگ پر لیٹ جاتے۔ اور سب آدمی جو آتے تھے فرش پر بیٹھتے۔ مولوی مدن نے کہا کہ میں تو فرش پر نہیں بیٹھوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کے واسطے اچھا پلنگ لاؤ۔ فوراً پلنگ نواڑی لا کر موزنی و تکیہ سے آراستہ کر دیا۔ مولوی مدن اوسپر بیٹھے اور کہا کہ میں آپ کے ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور آپ سے گفتگو کرنیکا ارادہ ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کس علم میں مولوی مدن نے کہا کہ علم معقول میں حضرت نے فرمایا کہ ان کو مولوی رفیع الدین صاحب کے پاس (کہ چھوٹے بھائی جناب مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب کے اور فاضل متبحر تھے) لیجاؤ۔ مولوی مدن نے کہا کہ میں تو آپ سے گفتگو کرنے کا عزم رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں اون سے ہی کیجئے بعد اوس کے مولوی مدن نے کہا کہ بس معلوم ہوا آپنے

AsliAhleSunnet.com

فرمایا کیا معلوم ہوا انہوں نے کہا کہ ہماری مجلس میں ایک دفعہ ذکر تھا کہ شاہ عبد العزیز منقولی اور معقولی دونوں ہیں کوئی کہتا تھا کہ فقط منقولی ہیں حضرت نے فرمایا کہ فقیر سوائے قال اللہ و رسول کے اور گفتگو کرنی برا جانتا ہے آپ بہت اچھا شروع کیجئے۔ مولوی مدن بھی بڑے فاضل اور معقولی تھے۔ انکے نزدیک جو مسئلہ نا حل تھا بیان کیا۔ جناب مولانا صاحب نے ایسا عمدہ جواب دیا کہ مولوی مدن صاحب پلنگ پر سے کود کر دور جا کھڑے ہوئے اور کہا مجھ سے گستاخی ہوئی۔ اور اس مدن کی عاقبت بگڑ گئی اپنے فرمایا کہ مولوی صاحب آئے اور تشریف لائیے انہوں نے کہا کہ مولوی کون ہے۔ میرا رتبہ یہ بھی نہیں کہ جو لوگ آپ کے یہاں آتے ہیں ادن کی جوتیاں اتارنے کی جگہ پر کھڑا رہوں آپ میرا قصور للہ معاف فرمائیے۔ غرض بعد معافی قصور فرش پر بیٹھے۔

(۴) عشرہ محرم الحرام کو حضرت مولانا صاحب وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ہزارہا آدمی جمع ہوتا تھا اور اہل تشیع کی ہاں بھی اسوقت کتاب اور مرثیہ بند ہوجاتا تھا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کا مقابلہ تھا حق تبارک و تعالی کس طرف تھے حضرت نے فرمایا کہ میزان عدل پر تولتے تھے کہ صبر حضرت امام علیہ السلام اس مردود کے ظلم پر غالب آیا۔

(۵) ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی حضرت کی ملاقات کو آئے۔ اور عند التذکرہ بیان کیا کہ ایک بات میں پوچھتا ہوں۔ جواب اس کا کوئی نہیں دیتا مثلاً ایک شخص مسافر جاتا ہے اور راستہ بھول گیا اوسنے دیکھا کہ ایک آدمی سوتا ہے اور ایک بیٹھا ہے پس یہ راستہ کس سے دریافت کرے آپ نے فرمایا کہ راستہ واسطے چلنے کی ہے نہ واسطے بیٹھنے کے۔ اس تیسرے آدمی کو چاہئے کہ وہاں نہ بیٹھے۔ جب سونے والا

AsliAhleSunnet.com

جاگے تب دونوں راستہ پوچھکر چلے جاویں

(۶) ایک شخص نے ایک تصویر پیش کی اور کہا کہ یہ تصویر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اس تصویر کو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر صاحب نے غسل فرمایا ہے اس تصویر کو بھی غسل دینا چاہیے۔

(۷) ایک منشی ذی علم کسی انگریز کے نوکر حضرت علی کی خدمت میں آئے اور کہا کہ بندگی قبلہ آپ نے فرمایا کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ ڈاڑھی رکھتے تھے یا نہیں اس منشی نے کہا کہ ہاں رکھتے تھے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمہارا کیا نام اوس نے کہا کہ شیعہ علی حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ریش نہیں اور فقیر کی ہے اس نے کہا کہ جناب ہم دنیا دار ہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت کے سر پر گرد اور بیری تھی اوس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت کے دندان مبارک پر مسی بھی لگی ہوتی تھی اوس نے جواب دیا کہ نہیں میں نے دندان کی مضبوطی کے واسطے لگائی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت بھی انگشتان مبارک میں چھلہ اور انگوٹھی پہنتے اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگاتے تھے۔ اوس نے عرض کیا کہ نہیں میں نے یوں ہی لگالی ہے۔ اس نے کہا کہ میں سنی ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کچھ شک ہو تو رفع کرلو۔ اس نے کہا کہ اون چاروں میں شک ہے آپنے فرمایا کہ اللہ جل شانہ وحدہ لاشریک لہ اس کے چار فرشتے مقرب ہیں ایسے ہی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چار یار اور دو ہاتھ دو پاؤں یہ چار کے چار اور خاک آب و آتش باد چار ارکان سے تمام خلق اللہ پیدا ہوئی۔ یہ چار کے چار غرض ہفتاد مثال چار کے دین۔ اوسنے توبہ کی اور سنی ہوگیا۔

(۹) بخشی محمود خاں۔ خان رئیس شاہجہان آباد کی شادی تھی انہوں نے رقعہ طلب میں

AsliAhleSunnet.com

سب صاحبوں کی لکھی ایک جناب مولینا صاحب کے بھی نام آیا حضرت نے فرمایا کہ اسی رقعہ کی پشت پر یہ شعر لکھکر واپس کرو سب آدمی دیکھکر محظوظ ہوئے **بیت**

در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

(۱۰) ایک شخص نے عرض کیا کہ محفل رقص و سرود میں انسان بخوشی بیٹھا رہتا ہے اور جو عبادت میں بیٹھے تو نیند آتی ہے اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا کہ دو پلنگ ہوں ایک پر کانٹے بچھے ہوں اور دوسرے پر پھول تو نیند کس پر آویگی اوس نے عرض کیا کہ پھول کے پلنگ مانند عبادت کے ہے اس باعث سے نیند آتی ہے۔

(۱۱) دو قوالوں میں ایک راگ کی تشخیص میں اختلاف تھا بالآخر باتفاق ہمدگر حضرت مولینا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راقم بھی اوسوقت قریب موجود تھا قوالوں کی تقریر سنکر چلا گیا۔ لیکن وہ سوال اپنا عرض کر چکے تھے۔ حضرت نے ایسی کیفیت اوس راگ کی بیان فرمائی کہ دونوں کا اطمینان خاطر ہوا اور دونوں خوش ہوکر دعا دیتے ہوئے چلے گئے۔

(۱۲) ایک شخص آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ کھلی تیل بیتی ہے۔ حضرت مولینا صاحب نے فرمایا اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری بی بی واقع میں تمہاری والدہ ہے اوس نے کہا صاحب یہ کہیں ہو سکتا ہے۔ بعدہ اوس نے مکان پر جاکر جو تحقیق کیا تو واضح ہوا کہ فی الحقیقت وہ عورت اوس کی ماں ہے۔ وجہ یہ تھی کہ جب یہ شخص شیر خوار تھا دونوں میں مفارقت ہوگئی اور جوانی میں ایک دوسرے شناسا نہ تھا اس سبب سے باہم نکاح ہوا۔

(۱۳) مولوی حافظ احمد علی صاحب متوطن تھانہ بھون دہلی میں طالب علمی کرتے تھے

AsliAhleSunnet.com

انھوں نے خواب دیکھا اور حضور میں عرض کر کے تعبیر چاہی حضرت نے فرمایا کہ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری والدہ کا انتقال ہو گیا بعد کئی روز کے معلوم ہوا کہ تعبیر راست ہے۔

(۱۴) راقم کے روبرو حضرت نے فرمایا کہ پرانے شہر دہلی میں ایک شخص رہتا تھا وہ مر گیا ایک دختر اوس نے چھوڑی ایک شخص نے اوس متوفی کو خواب میں دیکھا کہ میرے بیٹے سے کہو کچھ للّٰہ میرے واسطے خیرات کرے صبح کو اوس نے اوس کے بیٹے کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ آوارہ ہو کر طوائفوں میں مل گئے اور شاہجہان آباد میں ہے یہ شخص گئے تو کوٹھے پہ بازار میں رہتی تھی اور کواڑوں کو قفل لگا ہوا تھا معلوم ہوا کہ دریا پر واسطے غسل کے گئی ہے۔ یہ شخص نگاموت پر گئے دیکھا کہ وہ کئی مردوں کے ساتھ نہا رہی ہے اور چھینٹوں سے آپس میں لڑ رہی ہے ادہنوں نے کنارے پر سے اوس کے باپ کا پیغام ادا کیا اوس نے سنتے ہی ایک دوہتڑ پانی بھر کر پھینکا اور کہا کہ یہ میں نے للّٰہ اوس کے واسطے دیا یہ شخص پیغام دینے والے شرمندہ ہو کر چلے آئے۔ اوسی رات اوس مرد کو یعنی اوس کے باپ کو خواب میں دیکھا انہوں نے کہا کہ میں نے جا کر دیکھا تو اوسکی اوقات سب خراب ہو گئی ہے اوس نے کہا کہ خیر یہ اوس کے عمل ہیں لیکن اوس نے جو دوہتڑ بھر کر پانی پھینکا تھا اوس کا ایک قطرہ ایک جانور کے حلق میں جو کہ متصل کنارے دریا کے بہت پیاسا تھا پہنچا اوس کے عوض میرے اوپر بڑے انعام حق تعالیٰ نے عطا فرمائے تمہارا بڑا شکر گزار ہوں۔

(۱۵) ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا حضرت مینے آج شب کو خواب میں دیکھا ہے کہ میری زوجہ سے دو کتے مباشرت کرتے ہیں یا حضرت جب سے کہ خواب دیکھا ہے

AsliAhleSunnet.com

کچھ عرض نہیں کر سکتا کہ مجھپر کیا صدمہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر کچھ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ شاید تمہاری زوجہ موئے زہار مقراض سے کترتی ہے۔ اوسکو منع کردو کہ بار دگر ایسا نہ کرے پس جو دریافت کیا گیا تو واقعی ایسا ہی تھا۔

(۱۶) ایک شخص نہایت پر ملال کہ آثار غم اوسکے بشرہ سے ظاہر تھے۔ حاضر حضور ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت آج کی شب میں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ سے ہم بستر ہوتے دیکھا اسوقت سے گویا میں زندہ درگور ہوں۔ غور کرتا ہوں لیکن خیال میں نہیں آتا کہ آیا مجھ سے ایسا کوئی گناہ عظیم واقع ہوا جو ایسا واقعہ جو کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے مجھے نظر آیا۔ جناب مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ دریافت کرو۔ شاید تمہاری بی بی نے کلام اللہ گرو کر کے مہاجن کو سودیا ہے۔ بعد دریافت انفکاک کلام اللہ شریف کا کراکے آئندہ ایسے امور سے محترز ہو بالآخر دریافت کیا تو ایسا ہی واقع ہوا تھا۔

(۱۷) ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مجھے خواب میں نظر آیا ہے کہ مشرق سے مہتاب مثال ہلال نمودار ہو کر وسط آسمان کی طرف آتا ہے اور جوں جوں بلند ہوتا ہے کمال پاتا ہے اور وسط آسمان پر پہنچکر بدر کامل ہوتا جاتا ہے اور پھر درمیان سے لوٹ کر دو ہلال بنکر اُسی اپنی اول مشرقی طرف بسرعت تمام جاکر غروب ہو جاتا ہے آپ اس بھید کو مجھپر ظاہر فرمائیں کہ میں توہمات باطلہ سے رہائی پاؤں یا کسی لطیفہ غیبی کا امیدوار ہو بیٹھوں آپ نے فرمایا کہ تیری وابستہ کو حمل سہ ماہہ ہوا تھا آج آخر شب وہ ساقط ہو گیا اس شخص کو نہایت تامل ہوا کہ میری زوجہ کو ہر گز بھی حمل نہ تھا بلکہ لوگوں کو تو اسکے عقر پر اتفاق ہے یہ جناب مولانا صاحب

AsliAhleSunnet.com

کافر ماناہے۔ ورنہ حکمار وقت کا قول کیونکر لغو جانوں کہ ہر ایک اون میں سے افلاطون
ہے۔ جنکا میری زوجہ کے عقد پر اتفاق رائے ہے۔ اور جناب شاہ صاحب کے
فرمانے کو کس طرح جھوٹ سمجھوں کہ خوف زوال ایمان اور موجب سوء عقیدت اور باعث
خلع بیعت ہوگا۔ ناچار متفکر ہو کر اٹھا اور مکان پر جاکر دریافت کیا تو ارشاد جناب شاہ صاحب
مغفور کا بے بجا تھا۔

(۱۸) عالم رویا میں مولانا صاحب کو حضوری جناب حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب
کرم اللہ وجہہ کی حاصل ہوئی اور بیعت کر کے فیضیاب ہوئے۔

(۱۹) جناب حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ فلاں شخص نے ایک کتاب زبان
پشتو میں ہمارے مذہب میں لکھی ہے۔ اور نام اوس کے باپ کا و مقام و سکونت
و نام کتاب بھی ظاہر فرمایا۔ آپ نے عرض کیا کہ میں زبان پشتو نہیں جانتا ہوں۔
حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ آپ خواب سے بیدار
ہوئے۔ بعد تلاش کتاب دستیاب ہوئی۔ آپ نے اس کا جواب زبان پشتو میں
لکھکر شائع کیا۔

(۲۰) ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں مرتی ہیں اون کے
جنازہ کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ جو مرد اُن کے آشنا ہیں اونکی
بھی نماز پڑھتے ہو یا نہیں اوس نے عرض کیا کہ ہاں پڑھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تو
ان کے بھی جنازہ پر نماز پڑھو۔

(۲۱) ایک سوداگر صاحب وولی متوطن دہلی کو اپنی زوجہ سے نہایت محبت تھی۔
بوقت روانگی سفر زوجہ سے کہا کہ اگر تم اپنے باپ کے گھر جاؤ گی تو میری طرف سے

AsliAhleSunnet.com

تمکو طلاق ہے بعد واپسی ادن کو معلوم ہوا کہ زوجہ مذکور اپنے باپ کے گھر گئی تھی علماء وقت سے جو فتوی طلب کیا سب نے کہا کہ طلاق ہوگئی وہ بچارے مایوس ہوکر رہ گئے مولینا صاحب نے کہ اوسوقت بھی دوازدہ سالہ تھے سوداگر موصوف سے فرمایا کہ اگر شیرینی کھلاؤ تو تمہارا نکاح پھیر دیں اونہوں نے اقرار کیا آپ نے فتوی لکھا کہ جب باپ اوس عورت کا مر گیا تب وہ گئی اس صورت میں وہ گھر اوس کے باپ کا نہ رہا۔ بلکہ وہ گھر عورت کا ہوگیا پس وہ اپنے گھر گئی نہ باپ کے سب علما نے پسند و قبول کیا

(۲۱) ایک رسالدار ساکن لکھنو حضرت کے مرید تھے ملازمت کے واسطے آئے اور عند التذکرہ عرض کیا کہ حضرت میں نے ایک گھوڑا چھ سو روپے کو مول لیا ہے حضرت نے فرمایا منگاؤ ہم بھی دیکھیں حالانکہ بصارت آپ کی بہت برسوں سے بالکل جاتی رہی تھی۔ جب گھوڑا آیا حضرت نے فرمایا کہ سمند رسیہ زانو ہے رسالدار نے کہا کہ درست ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسکو پھیرو پھیرنے لگے آپ نے فرمایا کہ ذرا تیز کرو جب تیز کیا تو رسالدار سے پوچھا کہ قیمت اسکی دیدی عرض کیا کہ دیدی حضرت نے فرمایا کہ یہ گھوڑا لنگڑا ہو جاویگا چنانچہ ہوگیا

(۲۲) ایک روز حضرت مولینا صاحب نے ایک طالب علم سے ارشاد فرمایا کہ تم شاہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے مزار پر جاؤ اور وضو تازہ کرکے اول نماز مغرب ادا کرو بعدہ دو رکعت نماز ادر پڑھو اور فلاں فلاں سورۃ پڑھنا ایک بلی یعنی گربہ آویگی لیکن تم اپنی نماز پوری کریو بعد سلام پھیرنے کے اوس بلی کو پکڑ کر ذبح کر کے کپڑے میں لپیٹ کر ہمارے پاس لے آنا چنانچہ طالب علم نے بموجب ارشاد آپکے عمل کیا

AsliAhleSunnet.com

جب بلی کو حضرت کے روبرو کپڑے سے کھولا دیکھا کہ وہ تمام طلا رہے دوسرے روز طالبعلم نے پھر ایسا ہی کیا اوس روز کچھ نہ ہوا۔

(۲۴) حضرت مولینا صاحب نے کئی مولویوں سے فرمایا کہ تم کابلی دروازہ کے باہر جاؤ ایک شخص عرب آتے ہیں اون کو لے آؤ یہ لوگ بہ تعمیل حکم شہر سے باہر جاکر کھڑے ہوئے۔ دیکھا تو ایک شخص مصر سے ایک خچر پر سوار چلے آتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بھیجا ہے اور باتیں کرتے ہوئے چلے اونھوں نے اپنا حال بیان کیا کہ میں مصر کا باشندہ ہوں اور ہمشیر میری فاضل ہیں اور حافظ کلام مجید اور کتب حدیث صحاح ستہ سب حفظ یاد ہیں۔ اول انہیں سے احقر نے علم تحصیل کیا ایک کتاب کسی علم کی جو راقم کو اوسکا نام یاد نہیں پڑھتا تھا ایک مقام مفہوم نہوا۔ ہمشیرہ نے ہر چند تقریر کی لیکن میرے فہم میں نہیں آیا۔ اسپر ہمشیرہ نے کہا کہ اب تم ہندوستان کو جاؤ اور شہر دہلی میں شاہ عبد العزیز اون سے یقین ہے کہ تمہارے فہم میں آوے اسواسطے میں اس طرف کا عازم ہوا۔ غرض یہ سب فاضل اون کو لیکر مدرسہ میں آئے۔ حضرت مولینا صاحب نے فرمایا کہ کتاب کہاں ہے خورجی میں تھی نکالکر منگائی اور ان سے فرمایا کہ سبق اپنا نکالو جب حضرت نے تقریر فرمائی وہ عرب بہت خوش ہوئے عرض کیا کہ میں سمجھ گیا پھر وہ عرصہ تک اور علم تحصیل کرتے رہے۔ بعدہ اپنے ملک کو روانہ ہوگئے

(۲۵) حضرت درس حدیث شریف کا فرمارہے تھے اس میں ایک شخص آئے آپ نے انگشت سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف یعنی ادھر آؤ جب درس تمام ہوا اوس شخص نے عرض کیا رات خواب میں دیکھا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

AsliAhleSunnet.com

کا فرمارہے ہیں اور میں حاضر ہوا تو آپ نے اسی طرح انگشت سے اشارہ بس پشت بیٹھنے کا فرمایا تھا۔ اب جو میں حاضر ہوا تو بھی ایسا ہی ہوا۔ اس کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ تم حقہ بہت پیتے ہو۔ تمہارے منہ سے بو آتی ہے۔ اور حضور میں ناپسند ہے۔ اس واسطے فقیر نے کہا تھا۔

(۲۶) جناب مولانا صاحب نے اول سال جو کلام حفظ کرکے سنایا تھا۔ نماز تراویح کی ہو چکی تھی۔ اس عرصہ میں ایک سوار بہت خوب زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لئے تشریف لائے اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جو آدمی وہاں تھے سب نے دوڑ کر اون کو گھیر لیا۔ اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے۔ اور آپ کا کیا نام ہے۔ اونہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابو ہریرہ ہے۔ جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلیں گے۔ پھر مجھکو ایک کام کے واسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا یہ بات کہہ کر غائب ہو گئے۔

(۲۷) ایک دفعہ وعظ ہو رہا جو ایک شخص حاضر ہوئے بعد تمام ہونے درس کے انہوں نے سات اشرفیاں پیش کیں۔ حضرت نے ہنس کر فرمایا کہ ایک چھ بچہ میں سے سات اشرفی بعدہ وہ شخص اوٹھکر چلے۔ لوگوں نے اون کو گھیر اور انسے دریافت کیا اونہوں نے بیان کیا کہ میں پورب کا رہنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مال دنیوی بہت عطا فرمایا ہے۔ مگر ہماری فساد خون سے ترک وطن کرکے توکلت علی اللہ العزیز الحکیم مع چند ملازم بسواری اسپ اس تلاش میں نکلا کہ شاید کوئی ایسا شخص ملجاوے کہ مشکل آسان ہو۔ اس تلاش میں پھرتا تھا کہ ایک مقام پر پہنچا۔ ایک عورت نے کہا کہ

AsliAhleSunnet.com

کہ اس پہاڑ میں ایک بزرگ تشریف رکھتے ہیں۔ اگر تم وہاں پہنچو تو یقین ہے کہ اچھے ہو جاؤ لیکن راستہ ایسا دشوار گذار ہے کہ گھوڑا نہیں جا سکتا۔ میں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم سب یہاں رہو میں جاتا ہوں اگر تین مہینہ میں واپس آجاؤں تو خیر ورنہ یہ گھوڑے اور اسباب اور روپیہ تم سب تقسیم کرکے چلے جانا پھر میں پہاڑ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھپر کا گھر چھوٹا سا ہے۔ اور اس میں ایک درویش تشریف رکھتے ہیں۔ سلام کیا پوچھا کہ تو کون ہے میں نے سب حال اپنا کہہ سنایا فرمایا کہ یہ پوڑیا دوا کی ہے۔ اسکو لیجاؤ تم اور فلاں مقام پر ایک چشمہ ہے وہاں بیٹھکر اسکو کھالو اللہ کا فضل ہے تو تم اچھے ہو جاؤ گے۔ میں نے اسی طرح عمل کیا۔ اسہال اور قے آئی۔ میں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اچھا ہو گیا پھر میں ان بزرگ کی خدمت میں آیا پوچھا کہ تمہارے گھر کا راستہ کس طرف کو ہے میں نے عرض کیا۔ تو فرمایا کہ دہلی بھی راستہ میں آتی ہی میں نے کہا کہ نہیں لیکن اگر حکم ہوگا تو میں دہلی کے راستہ جاؤنگا وہ بھی راستہ ہے آپ نے فرمایا کہ شاہ عبد العزیز کا نام سنا ہے میں نے کہا کہ سنا ہے وہ تو آفتاب بلند ہندوستان کے ہیں فرمایا کہ وہ ہمارے پیر بھائی ہیں۔ پھر اندر چھپر میں جاکر مٹھی میں یہ سات اشرفی لائے اور کہا کہ مولانا صاحب کو ہماری طرف سے دیدیجیو۔

(۲۸) مفتی الٰہی بخش صاحب فاضل متبحر شاگرد رشید حضرت کے متوطن کاندھلہ مقیم سہارنپور نے لکھا کہ جناب مولنا روم علیہ الرحمۃ نے جو دفتر شروع کرکے چھوڑ دیا ہی اور فرمایا ہے کہ بعد میرے ایک شخص ہوگا وہ اسکو تمام کرے گا۔ میرا ارادہ اس کے تمام کرنیکا ہے۔ اسواسطے عرض رسا ہوں کہ فضل الٰہی سے آپ کی بڑی معلومات ہی کہیں یہ قصہ سماعت میں یا نظر سے گذرا ہو تو ارشاد فرمائیے حضرت نے اس کے

AsliAhleSunnet.com

جواب میں دو آیتہ کلام مجید کی لکھکر ارشاد کیا کہ بوقت شب پڑھکر خود مولانا روم علیہ الرحمۃ سے دریافت کرو چنانچہ اونکو جناب مولانا صاحب کی زیارت ہوئی آپنے فرمایا کہ تمہی وہ شخص ہو جو اسکو تمام کروگے عصر اور مغرب کے درمیان دوات و قلم حجرہ میں بیٹھا کرو۔ قصہ باقی ماندہ خود بخود قلم سے لکھا جائیگا۔ چنانچہ مفتی صاحب نے ساتواں دفتر تصنیف فرمایا جو چھپ گیا ہے۔

(۲۹) ایک مرتبہ مولوی خدابخش صاحب مرحوم متوطن میرٹھ سے فرمایا کہ میاں خدابخش آج رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ ایۃ الکرسی اور ایک مرتبہ امن الرسول اور ایک سورۃ اور پڑھلینا مولوی جو پڑھکر سوئے تو خواب میں خوب سیر آسمانوں کی نصیب ہوئی صبح کو جو حضور میں حاضر ہوئے ارادہ بیان کرنے کا کیا آپنے فرمایا کہ کہنا کچھ ضرور نہیں میں نے اسواسطے تبلایا تھا کہ شنیدہ کے بوقت مانند دیدہ

(۳۰) کرنیل اسکز صاحب کے اولاد نہیں ہوتی تھی حضرت مولانا صاحب سے کہا کہ آپ دعا فرمائیے اولاد ہو آپنے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی بیٹا عطا فرماوے تو نام اوس کا یوسف رکھنا چنانچہ لڑکا پیدا ہوا کرنیل صاحب نے جوزف اسکز نام رکھا جوزف اور یوسف ایک ہی لفظ ہے صرف زبان کا فرق ہے۔ یوسف صاحب بڑے بیٹے تھے اور مشہور تھے۔

(۳۱) مرزا بخش اللہ بیگ متوطن سنبھل ضلع مراد آباد میرٹھ میں ابتدائی عملداری سرکار انگریزی سے ڈاکخانہ میں نوکر تھے اونہوں نے تحصیل علم عربی بمفتی محمد قلی صدر امین میرٹھ سے کہ شیعہ مذہب تھے اور انگریزی انگریزی دانوں سے شروع کی مفتی صاحب جو استاد تھے شیعہ مذہب اور مرزا بخش اللہ بیگ اہل سنت وجماعت باہم ہمیشہ بحث مذہب

AsliAhleSunnet.com

ہوتی تھی مفتی صاحب نے مرزا صاحب سے کہا کہ تم اپنے شاہ عبد العزیز صاحب کو لکھو کہ وہ ایسی ترکیب بتلادیں کہ خواب میں اصل حال مذہب کا معلوم ہو جائے مرزا صاحب نے عرضی حضور میں لکھی۔ حضرت نے دو تین آیۃ کلام مجید کی لکھ بھیجیں کہ ان کو پڑھکر رات کو سو رہنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا **خواب** مرزا بخش اللہ بیگ نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے اور اوسمیں بہت لاشیں مقتولین کی پڑی ہیں ایک بزرگ تشریف لائے اور اون کے ساتھ اور بہت آدمی تھے اونہوں نے سب لاشوں میں سے تلاش کر کے ایک لاش نکالی اور نماز جنازہ کی پڑھی اور مرزا صاحب بھی اوس نماز میں شامل ہوئے بعد نماز مرزا صاحب نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں اونہوں نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں تب مرزا صاحب نے آگے بڑھکر سلام کیا اور عرض کیا کہ حضرت دین حق کون ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ تمہارا دین حق ہوتا تو تم ہم میں شامل ہوتے پھر بیدار ہو گئے **خواب** مفتی صاحب انہوں نے دیکھا کہ میں کوتوالی قدیم شہر میرٹھ کے پاس ہوں اور اژدہام لوگوں کا بہت ہے اور سنا کہ جناب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہر میرٹھ کی مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہر چند مفتی صاحب نے چاہا کہ جاؤں لیکن کسی نے وہاں جانے نہ دیا پھر مرزا صاحب نے اوستاد سے کہا کہ صاحب حال ظاہر ہو گیا مفتی صاحب نے جواب دیا کہ یہ خواب و خیال ہے اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

(۲۳) جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو واسطے نماز جمعہ کے مسجد جامع میں تشریف لیجاتے تو عمامہ آنکھوں پر رکھتے ایک فصیح الدین نامی جو اکثر حضور میں حاضر رہتے تھے اونہوں نے عرض کیا کہ حضرت اس کی کیا وجہ جواب

AsliAhleSunnet.com

اس طرح رہتے ہیں آپ نے اپنی کلاہ اتار کر ان کے سر پر رکھدی ایک دفعہ ہی وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب دیر میں افاقہ ہوا عرض کیا سو سوا سو کی شکل آدمی کی تھی اور کوئی ریچھ اور کوئی بندر اور کوئی خنزیر کی شکل تھا۔ اور اسوقت مسجد میں پانچ چھ ہزار آدمی تھے حضرت نے فرمایا کہ میں کس کی طرف دیکھوں اسی باعث سے نہیں دیکھتا۔

(۳۳) ایک شخص بلباس عمدہ وصورت امیرانہ پٹکہ زری کمر پر باندھے ہوئے عمدہ گھوڑے پر سوار قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ میں بخدمت حضرت عارف معارف میاں اچھے صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حاضر ہوا اور نہایت بے قرار و مضطر تھا۔ حضرت کے قدموں پر گر کر تڑپنے لگا۔ آپ نے بشفقت تمام متوجہ ہو کر اوس سے حال پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ ایک ساہوکار متصل میرے مکان کے رہتا ہے اسکی دختر نہایت حسینہ وجمیلہ ہے۔ خوردسالی سے فیمابین میرے اور اس کے محبت پیدا ہوئی کہ مرتبہ عشق کا ہوگیا۔ پیر اسکی شادی ہوئی۔ بالفعل سسرالی اس کے واسطے گونا کرنے آئے ہیں۔ اور اس کو لیجائیں گے اسواسطے مضطر ہو کر اور اپنی زندگی سے ناامید ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے اس کی تسلی کی اور فرمایا کہ تم دہلی میں بحضور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے جاؤ۔ اور کچھ ہمت کہو بلکہ آدمی بطور پیشوائی کے تمکو دہلی سے اس طرف ملیں گے۔ آخرش دہلی کو گیا۔ مقام شاہدرہ میں کئی آدمی بطور پیشوائی کے ملے۔ اور حضور میں مولٰنا صاحب کے لے گئے۔ حضرت بہت شفقت سے اس کے حال پر متوجہ ہوئے اور ایک شخص کو فرمایا کہ فلانے ساہوکار کو ہمارا سلام کہو۔ وہ ساہوکار حاضر ہوا۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ تمہارا داماد اور سمدھی کہاں ہے اوس نے عرض کیا کہ یہیں حاضر ہیں آپ نے فرمایا

AsliAhleSunnet.com

کہ اسکو لے آؤ وہ جا کر انکو لے آیا۔ حضرت ان تینوں کو ہمراہ لیکر کوٹھری میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر میں باہر نکلے وہ تینوں ہنستے ہوئے چلے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں اس لڑکی کو پالکی میں سوار کرکے لے گئے اور عرض کیا کہ حضرت یہ لونڈی آپ کی ہے۔ جو چاہو سو کرو۔ آپ نے اسکو مسلمان کیا اور نماز پڑھوائی۔ بعد اوس کے نکاح ان دونوں کا کردیا۔

(۴۳) ایک شخص دہلی میں وارد ہوکر لب دریائے جمن کھڑے اور بولتے تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لے گئے اوس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے۔ آپس میں بہت محبت تھی۔ اور بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا۔ اور قضا کی جب ہم ان کو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تھا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بھول گیا۔ بعدہ جب سب آدمی چلے آئے تو مجکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا افسوس اسکا ہوا رات کے وقت میں نے جاکر قبر کھودی تو دیکھا کہ کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے۔ حیران ہوا ایک کھڑکی نظر آئی۔ اندر گیا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے وہاں بیٹھے ہیں۔ اور کلام مجید پڑھتے ہیں۔ وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ تم باغ کی سیر کرو میں سیر کرنے لگا۔ پھر بیرون باغ بفاصلہ بعید دیکھا کہ بہت بڑے کڑاہو چڑھے ہیں۔ اور لوگوں کو پکڑکر ان میں ڈالتے ہیں۔ ایک شخص نے آکر میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اب تک اسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں اور کہا تونے مجھسے فلاں چیز چار پیسے کو مول لی تھی وہ میرے دے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ کٹار پانسو روپے کا ہے یہ تو لے لے اوس نے

AsliAhleSunnet.com

جواب دیا کہ اس کو میں کیا کروں گا غرض بہت بحث رہی اس عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں آن پہنچے اونہوں نے کہا کہ یہ مرے نہیں ہیں زندہ ہیں میری ملاقات کے واسطے آگئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے چھڑایا جب سے میں چار پیسے مانگتا ہوں۔ اور وحشت مزاج پر آگئی ہے۔ حضرت نے پانی دم کر کے اون کو پلایا وہ وحشت اون کی دور ہو گئی۔ پھر اون کو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے۔

(۲۳) ایک شخص متوطن آذربایجان جو ملک عرب میں ہے جناب مولینا صاحب کی خدمت میں آئے اور بیٹا بھی اون کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو اگر چندے میرے پاس چھوڑ دو تو اچھا ہے اوس نے قبول کیا اور لڑکے کو چھوڑ کر چلا گیا یہ لڑکا علم تحصیل کر کے ہوشیار ہوا۔ ایک روز عرض کیا کہ میں نے کچھ بات نہیں دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اچھا تم آٹھ روز تک سورۂ انا فتحنا شریف اس ترکیب سے پڑھو نویں دن جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اوس طالب علم نے آٹھ روز پڑھ کر نویں دن

جنگل کا راستہ

لیا۔ طرح طرح کے جنگل اور دریا پیش آئے۔ ایکدفعہ جنگل میں گیا وہاں ایک بھیڑیا اسکی طرف آیا اور اس کے پاس کوئی ہتیار نہ تھا۔ آخر شش بھیڑیے نے آٹھ وار اسپر کئے اس کو چھری اپنے باپ کی کہ کمر میں موجود تھی یاد آئی نکال کر بھیڑیے کے ماری چھری زخم میں رہی۔ بھیڑیا بھاگ گیا۔ پھر یہ شخص جنگل میں پہنچا کہ زمین اوس کی نئی طرح کی تھی۔ بعدہ ایک شہر دیکھا کہ عمارت اوسکی عمدہ طرز کی اور بہت تحفہ تھی شہر میں جاکر دیکھا کہ باشندے وہاں کے بہت شکیل اور بزرگ وضع تھے اوسمیں ایک بہت

AsliAhleSunnet.com

بزرگ اسکو ملے اور حال پوچھا اس نے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میرے گھر مہمان رہو آخر ش اپنے گھر لے گئے بہت خاطر و تواضع کی اور طعام عمدہ کھلایا صاحب خانہ کی غیبت میں اس نے دیکھا کہ وہ چھری اسکی کہ جو بھیڑیہ کے ماری تھی زخم میں رہ گئی تھی ایک طاق میں رکھی ہے ہر چند اس نے چاہا کہ اٹھالے لیکن ہاتھ میں نہ آئی پھر صاحب خانہ تشریف لائے اور کھانا رو برو رکھا اسکی نظر اوس چھری پر تھی صاحب خانہ نے پوچھا کہ کیا ہے اس نے کہا کچھ نہیں بعد گفتگو وہ شخص بولے کہ ہم نہ انسان ہیں نہ جن نہ فرشتہ ہماری خلقت اللہ جل شانہ نے علیحدہ کی ہے اور یہ شہر ہمارے رہنے کے واسطے ہے اور ہم سے کام اسیطرح کے لئے جاتے ہیں اور وہ بھیڑیا میں ہی تھا جس کے تو نے چھری ماری تھی اور یہ زخم اوسی چھری کا ہے اور میں تجھکو فوراً مار ڈالتا لیکن یہ سبب شاہ عبد العزیز کا ہے اب تو کیا چاہتا ہے اوس نے کہا کہ میں پھر حضرت کی خدمت میں پہنچ جاؤں تو خوب ہے اونہوں نے کہا کہ آنکھ بند کرو پھر آواز آئی کہ آنکھ کھولدو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ جامع مسجد شاہجہان آباد کے پاس کھڑا ہے فوراً جا کر جناب مولینا شاہ عبد العزیز صاحب کے قدموں پر گرا اور مدت تک رہا اور کمالات باطنی حاصل کئے

(۳۵) ایک بار امساک بارش ہو کر آثار قحط نمود ہوئے تمام زراعت خشک اور گھر برباد ہوئے چار و نطرف سے آدمی بغرض حصول تدبیر دفع اس بلا کے جناب مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ بہ برکت دعا آپ کے ہم لوگ اس بلا سے خلاص پاویں یا تدبیر فرمائیے کہ اوسکی پیروی میں سرگرم ہوں حضرت نے فرمایا کہ تمہاری جماعت سے چند آدمی منتخب ہو کر پرانے شہر میں جاؤ اور تلاش کرو ایک گروہ بھیڑ و نکا ملیگا اون میں سے جو شخص پشواز

AsliAhleSunnet.com

وغیرہ سامان رقص پہنے ہوئے ہو اوسکو علیحدہ لیجاکر فقیر کی طرف سے سلام کہنا اور
مدعائے دلی عرض کرنا جو وہ حضرت تدبیر فرماویں اوسپر عمل کرنا چنانچہ چند آدمی اسی
وقت مولینا صاحب کی خدمت میں سے اوٹھکر گئے اور گروہ مخنثوں سے ملاقات کی
اور حسب الارشاد جناب مولینا صاحب کے رقاص کو علیحدہ لیجاکر التجائے نزول باران
رحمت میں مبالغہ کیا تو وہ صاحب یوں سہل کیا ہاتھ آنیوالے تھے لہذا حسب
عادت اپنے ہم پیشیوں کے تالیاں بجاکر فرمایا کہ تم اور تمہارا بھیجنے والا دونوں احمق
مولوی صاحب نے تم سے ہنسی کی ہے ورنہ مجھسے اور اس قسم کی التجا سے کیا مناسبت
اور اور بھی بہت اوڑانیں اوڑے لیکن ان سبھوں نے بھی جو بڑے کامل کے مرسلہ
تھی ایک نہ سنی وہ اپنا راگ گاتے یہ سب اپنی رام کہنی کہتے ساتھ ہوئے اور نشان
دادہ ایک کامل کے ہیں تو فرمایا کہ خیر صاحبو مولینا صاحب کے فرمودہ سے مجبور
ہوں آج شب میں اور میرے ہمراہی اس باغ میں جو جانب راست درگاہ جناب
حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جمع ہوں گے تم جاکر جناب مولینا
صاحب سے میرا سلام عرض کرکے گذارش کرو کہ میں انجام دہی ایسی خدمت
کے لائق نہ تھا جو میرے تفویض فرمایا ہاں اب جو میری نسبت اس قسم کا
ارشاد ہوا تو ببرکت ارشاد حضرت یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا لیکن تا زمانے کہ آپکے
دست مبارک بدعا وا نہوں گے یہ بلا سر سے نہ جائے گی ریس یہ واپس
آئے اور جیسا کچھ کہ سنا تھا عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ
فقیر میں بوجہ فقدان طاقت رفتار اور باعث ضعف قویٰ گنجائش
طے کرنے کسی قدر مسافت کے بھی نہیں رہی مگر جس طرح ممکن ہوگا بعد

AsliAhleSunnet.com

نماز عشا تمہارے ہمراہ چلوں گا جب وہ دن باقی ماندہ گذر گیا اور رات ہوئی تو جناب مولینا صاحب بعد نماز عشا ادھر ادھر معمولی گروہ کثیر کے ساتھ تشریف فرمائے جائے موعودہ ہوئے دیکھا تو وہ صاحب بھی معہ اپنے ہمراہیوں کے حاضر و موجود ہیں اوسوقت حسب الارشاد جناب مولینا صاحب کے سب لوگ دوزانو باادب ہو بیٹھے اور خود حضرت مراقب ہوئے اسقدر کہ نصف سے رات متجاوز ہو گئی جب آپ نے مراقبہ سے سر اوٹھا کر فرمایا کہ لو صاحبو وقت اجابت ہے جس شخص کی جو آرزو ہو خدا سے مانگے فقیر کو امید ہے کہ کوئی شخص محروم نرہیگا چنانچہ جملہ دست بدعا ہوئے اور علاوہ خواہش باران رحمت کے جو جس نے چاہا فوراً ظہور اجابت کا آثار پایا اور جناب مولانا صاحب نے طرف واسطے نزول آب رحمت کے ہاتھ اوٹھایا اون بزرگوار نے بھی معہ اپنی جماعت مخنثوں کے صدائے آمین بلند کی کہ یک بیک غبار آندھی کا سر پر چھا گیا جب ہوا کی کسیقدر شورش کم ہو گئی ابر تیرہ و تار نظر آیا ترشح ہونے لگی جناب شاہ صاحب نے ہاتھ دعا سے کھینچا اور فرمایا کہ صاحبو جلد یہاں سے شہر کا راستہ لو ورنہ پھر کثرت بارش سے شہر کا پہنچنا دشوار ہوگا پس اوسوقت لوگ چلدیئے اور شہر میں آکر پناہ لی اور اسقدر بارش کی شدت ہوئی کہ ندی اور نالے بھر گئے کسیکو ہوس پانی کی باقی نرہی خلقت کی جان میں جان آگئی اور تمام مخلوق خدا کو برکت دعا جناب مولانا صاحب کے اوس بلائے جاں ستاں سے رہائی حاصل ہو گئی

(۳۶) ایک درویش تشریف لائے اور سلام علیک کر کے بیٹھ گئے اور پوچھا کہ بھلا بابا مولوی تم نے کس قدر کتابیں دیکھی ہوں گی مولوی اسمٰعیل صاحب نے جو

AsliAhleSunnet.com

اسوقت حاضر تھے کہا کہ اس کلاں محل کی جس قدر اینٹیں ہونگی آپ نے فرمایا کہ فی الحقیقت درویش نے فرمایا کہ حاصل اس کا پھر حضرت آبدیدہ ہوئے اور وہ درویش بھی بعد اس کے درویش بزرگ نے فرمایا کہ اللہ تم سے راضی رہے اور تم اللہ سے راضی رہو بعد اس کے تشریف لے گئے

(۳۷) ایک روز مولینا صاحب مدرسہ میں تشریف رکھتے تھے کئی فقیر ہندو گسائیں آئے اور آپ کو سلام کیا حضرت فوراً معہ اون فقراء کے دالان اندرونی مدرسہ میں تشریف لے گئے اور پردے ڈلوا دیئے۔ اور باہر دالان کے ایک شخص کو تعینات کیا کہ کوئی آنے نپاوے کچھ دیر تک اون فقرا سے گفتگو رہی بعد اس کے وہ سب رخصت ہوکر چلے گئے۔

(۳۸) ایک جگہ مجمع فقراء کا تھا اور حضرت مولانا صاحب تشریف لئے جاتے تھے درویشوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسوں ہی نے منصور کو دار پر کھنچوایا اور شمس تبریز کی کھال اوتروائی اوسوقت حضرت کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ ایک نے کہا کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے جو فرمایا ہے **بیت**

برزباں تسبیح ودر دل گاؤخر ٭ ہمچنیں تسبیح کے دارد اثر

آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب سچ کہا اب یہہ ایسی ہی تسبیح ہے اسپر وہ بہت نادم ہوئے اور عذرات کئے

(۳۹) بعد نماز جمعہ دو شخص نوجوانوں نے ایک مسئلہ کہ بہت مشکل تھا حضرت مولانا صاحب سے پوچھا آپ نے جواب دیا اُنہوں نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا حضرت نے فرمایا کہ تمکو علم ہے اونہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تمنے کیونکر جانا کہ

AsliAhleSunnet.com

درست ہے اونہوں نے بیان کیا کہ ہم نے یہ مسئلہ جناب حضرت مرتضیٰ علی امام المتقین کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تھا آپ نے اسیطور سے فرمایا تھا حضرت نے پوچھا جب تمہاری عمر کتنی تھی اونہوں نے کہا پانسو برس کی تھی پھر وہ غایب ہوگئے وہ دونوں جن تھے

(۴۰) حضرت کے ہاں ایک طالب علم تھا اوسپر ایک پری عاشق تھی ایکبر وز اوس نے طالب علم سے کہا کہ تیرا اور میرا راز افشا ہوگیا اس پر ایک جن جو بڑا عامل ہے تجویز ہوا ہے کسواسطے کہ یہ مکان شاہ عبدالعزیز کا ہے اور وہ آکر تم کو مار ڈالیگا۔ اوس طالب علم نے مولوی رفیع الدین صاحب سے جو مولانا صاحب کے بھائی تھے عرض کیا اونہوں نے فرمایا کہ تم کلام مجید کھولکر تلاوت کرو وہ گیا اور حجرہ میں چراغ جلا کر بیٹھا اس میں ایک جھوکا ہوا کا آیا اور چراغ گل ہوگیا اور اُس نے غل مچانا شروع کیا کہ کوئی میرا گلا گھونٹتا ہے اور طالب علم دوڑے اور چراغ سے دیکھا تو کلام مجید ایک طاق میں رکھا ہے اور طالب علم پڑا ہے بعد تھوڑی دیر کے وہ پری پھر آئی اور بیان کیا کہ آج تو وہ چھوڑ کر چلا گیا لیکن کل ضرور مار ڈالیگا دوسرے روز وہ پھر اسیطرح بیٹھا اور ایکدفعہ اوسپر زور شور ہوا بعد اس کے افاقت ہوگئی پھر اوس پری نے بیان کیا کہ فی الحقیقت تیرے مار ڈالنے کو آیا تھا لیکن دو جن بادشاہ کی طرف سے تعینات ہیں بروز جمعہ و منگل جناب مولانا صاحب کا وعظ سنکر رات کو بادشاہ کے سامنے بیان کیا کرتے تھے آج وہ بادشاہ کے سامنے گئے عرض کیا کہ فلاں جن جو بڑا عامل ہے شاہ عبدالعزیز صاحب کے مقابلہ کو گیا ہے بادشاہ نے سنکر دو جن کو حکم دیا کہ

AsliAhleSunnet.com

اوسکو پکڑ لاؤ چنانچہ بموجب حکم بادشاہ وہ گرفتار ہو کر قید ہو گیا

(۱۴) ایک شخص نے جناب مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ فی مابین میرے اور میری زوجہ کے کمال محبت تھی بوقت شب اوسکو حاجت پیشاب کی ہوئی اُس نے مجھ سے کہا کہ ذرا تم میرے ساتھ چلو تو میں پیشاب کر لوں میں اوس کے ساتھ گیا اور وہ پائخانہ میں گئی میں دروازہ پر رہا تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا ارے جیجی اس کو لیجا پھر دیر ہوئی تو میں نے اندر پائخانہ کے جاکر دیکھا تو کچھ اوسکا پتہ نہ ملا لاچار ہو کر تڑپنے لگا آخر شش نہایت مضطرب ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں - طاقت ایک دم کے صبر کی نہیں ہے جناب مولانا صاحب نے فرمایا رات ہونیدو جب رات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ فلاں محلہ میں مجلس سرور کی ہے تم جاکر وہاں بیٹھے رہو جب مجلس برخواست ہوگی تو سب خلقت چلے گی بعد اس کے طوائف آویں گی اور سب پیچھے ایک شخص بہت ضعیف اسباب طوائفاں لیئے ہوئے آویں گے یہ رقعہ جو میں تم کو دیتا ہوں ان کو دینا اوس نے ایسا ہی کیا بعد آدھی رات کے وہ بزرگ تشریف لائے اور رقعہ اوس نے دیا وہ بہت خفا ہوئے بعد اس کے وہ رقعہ اپنے سر پر رکھا اور دو خزف ریزہ منگا کر اوس پر کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ دونوں ٹھیکریاں یہاں ڈالدو تمکو طرح طرح کی شکلوں کی خلقت نظر آویگی تم کچھ خوف مت کرنا آخر ایک شخص تخت نشیں آویگا یہ ٹھیکری اوسکو دور سے دکھانا اوس نے ایسا ہی کیا اوس تخت نشین نے ایک شخص کو بھیجکر اوس کو بلا لیا اور حال پوچھا اور بہت خوش ہوا کہ تیرے سبب سے یہ حکم حضرت کا میرے نام آیا - بعد اس کے بادشاہ نے حکم دیا کہ دیکھو کون گی

AsliAhleSunnet.com

شخص غیر حاضر ہے ملازمان حضوری و ملازمان بحری و بری میں صرف ایک شخص
غیر حاضر تھا بموجب حکم وہ بلایا گیا اوس نے عرض کیا کہ فی الحقیقت میں اوڑا ہوا
چلا جاتا تھا اس شخص نے میرا نام لیکر کہا کہ اسکو لیجا جب میں اوس عورت کو
لیگیا مگر وہ میری ماں کی برابر ہے میں نے سوائے اوس کی خدمت کے
اور کچھ نہیں کیا اور چھجو مذکور سقہ تھا اس شخص مدعی نے اوس کے کلام کی تصدیق
کی جب بادشاہ نے اوس عورت کو بلاکر اوس کے شوہر کے حوالہ کیا اور بہت
سا مال اوسکو دیا اور چھجو کا قصور معاف کیا۔

(۳۴) نواب سعادت یار خاں اعظم رؤسائے دہلی سے جو وضعداری حسن خداداد
میں مشہور تھے اپنے مکان شب خوابی میں سوتے تھے کہ یکایک کواڑ کمرے
کے جو بند کر دیے تھے از خود کھل گئے اور ایک عورت کہ جس کے چہرہ پر نظر کو
خیرگی ہوتی ہے با زیور و لباس عمدہ نہائت چستی اور چالاکی سے نواب صاحب
کے پاس آ بیٹھی اور بیان کیا کہ میں سلطان محبوب شاہ کی دختر ہوں جو بادشاہ
جنات مغربی واقع دامن کوہ قاف کا ہے عرصہ سے تمہاری دلدادہ ہوں ہر چند
کوشش کی اور چاہا کہ فرصت پاکر تمہارے پاس آؤں مگر کوئی موقع ایسا دلخواہ
جو آج حاصل ہے ہاتھ نہ آیا اب تمنا میری یہی ہے کہ مدعائے دلی حاصل کروں
جیسا جیسا کہ اپنی امید پر غم کھایا ہے خوشی کے ساتھ بدلا کروں ہر چند کہ نواب
صاحب کو انواع انواع اندیشے پیش نظر ہوئے لیکن موقع پر منہیات سے بچنا اور
بدلیری تمام لاحول پڑھکر وسوسہ شیطانی کو دفع کرنا بجز امداد حق کب ممکن ہے
انسان ضعیف کی تو کیا بنیاد ہے یہاں فرشتہ بھی ایسے پھنسے پڑے ہیں کہ آجتک سرنگوں

AsliAhleSunnet.com

لٹک رہے ہیں جیسے کہ ہاروت و ماروت کا قصہ مشہور ہے بلا تامل مشغول عشرت
ہوئے چند ساعت یہہ راز و نیاز باہم رہ کر وہ پریزاد رخصت ہوئے ادس روز
سے یہ معمول ہوگیا کہ ایک وقت معینہ پر شب کو وہ عورت آتی اور بعد کامیابی
چلی جاتی۔ جب اسی روش پر قریب ایک سال کے گذر گیا تو ایک شب وہی عورت
خلاف وقت با حال پریشاں آئی اور بیان کیا کہ اے عزیز جلد اوٹھ اور اپنی
حفظ جان کی تدبیر کر کیونکہ میرا باپ اس بھید سے واقف ہوگیا اور غضبناک
ہوکر دو دیوزاد تیری ہلاکت کے لئے معین کئے ہیں۔ غالباً آج صبح تک
تجھکو زندہ نہ چھوڑیں گے میری یہ آخری ملاقات سمجھو میں جواب یہاں سے
جاؤں گی فوراً زنجیر گرانبار پہنا کر قید کی جاؤں گی مگر یاد رکھنا کہ میں بھی
ایک دن اسی قید میں تیرے غم جدائی میں جان سے جاؤں گی یہ کہکر وہ رخصت
ہوئی ادھر نواب صاحب نہایت گھبرائے ہوئے مثل ہے کہ ملاں کی دوڑ مسیت
تک ننگے پاؤں اور ننگے سر نہایت اضطراب کے ساتھ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا راستہ لیا جب وہاں پہنچے ہرچند خادموں نے
اندر جانے سے منع کیا لیکن یہ ایسے بیہوش تھے کہ نہ اپنی کہی اور نہ اور کی سُنی
بے اختیار جس مکان میں جناب شاہ صاحب مراقب تھے جا قدموں پر گر پڑے
جناب مولانا صاحب بھی مراقبہ سے ہوشیار ہوگئے اور فرمایا کہ نواب صاحب
اسوقت ایسے مضطرب الحال ہوکر تمہارا آنا کسی افتاد سخت سے خالی نہیں ہے
فرمائیے خیر تو ہے جب اونہوں نے تمامی حال پر ملال اپنا از ابتدا تا انتہا
مفصلاً بحضور جناب شاہ صاحب عرض کیا حکم ہوا کہ اگرچہ کردار تمہارا

AsliAhleSunnet.com

الیسی سزا کے لائق ہے جیسا کہ تم نے کار بد کیا اوس کا نتیجہ بھی پانا ضرور تھا مگر فقیر کسی ملتمس کی التجا کو رد کرنا پسند نہیں کرتا کہ عادت جبلی اور ہدایت جد امجد اسی طرح پر ہے خیر تدبیر اسکی معقول کی جاویگی - آج کی شب تم یہاں مکان فقیر پر سو رہو بلکہ فلاں حجرہ میں استراحت فرماؤ تھوڑی دیر میں فقیر بدر اوس عورت کو طلب کر کے جان بخشی کرا دیگا اطمینان رکھو پس نواب صاحب وہاں سے بدل جمعی تمام اوٹھے اور ایک حجرہ میں جو نزدیک عبادت گاہ جناب شاہ صاحب کے تھا گئے نصف پلنگ زیر آسمان و نصف زیر سقف مکان بچھا کر آرام کیا قریب تھا کہ غافل ہو کر سو جاویں کہ یکایک ایک سنگ گراں نہایت زور شور سے ایک پایہ پائین چارپائی نواب صاحب پر آ کر ایسی سختی سے گرا کہ گویا اوس کے صدمہ سے پسکر خاک برابر ہو گیا ادھر اس کا واقع ہونا ان حضرت کی نیند ہوا ہو گئی یہ چیخ مار کر اور بدحواس ہو کر جناب شاہ صاحب کے اوپر آ گرے اور بیہوش ہو گئے جناب مولینا صاحب نے کچھ پڑھکر دم کیا فوراً ہوش آ گیا دیکھا کہ علاوہ جناب شاہ صاحب کے پانچ شخص سردار صورت نہایت قوی ہیکل باادب حضور میں ایستادہ ہیں اور حضرت فرماتے ہیں کہ یہی شخص تمہارا گنہگار ہے اور مجھے بطور سفارش آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کر کے چاہتا ہے کہ آپ اسکی خطا سے درگذر فرما کر جان بخشی کر دیجئے اگرچہ اسکی خطا پر جب غور کیا جاتا ہے تو سفارش سے دل کو سو دفعہ سمجھاتا ہے لیکن کیا کیجئے کہ اب تو یہ میرے پاس آ پڑا اگر آپ میرا کہنا قبول نہ کریں گے تو جیسی ذلت اسکے ہاتھ سے آپ کو ہوئی ویسی ہی فقیر اپنی ذلت آپ کے ہاتھ سے تصور کریگا پس وہ لوگ اس کلام سے نہایت منفعل

AsliAhleSunnet.com

ہوئے اور جناب شاہ صاحب کے قدموں پر گر گر بوسے دیئے اور نواب کی خطا سے درگذرے اور اوس وقت پانچوں شخص جناب شاہ صاحب سے دست بوس ہو کر وہیں غائب ہو گئے۔

(۴۳) ایک شخص نے اپنے فرزند دلبند کی نسبت کسی شریف کے ہاں دھلی میں قرار دی جب والد دختر نے سامان شادی حسب دلخواہ جمع کر لیا ماہ تاریخ مقرر کر کے برات بلائی اودھر سے باپ نوشاہ کا بھی اپنی حیثیت کے موافق بھائی بند دوست آشنا گاڑی گھوڑے بافراط ہمراہ لے کر حاضر ہوا میزبان نے مہمانوں کی دل کھول کر دعوت کی اور حسب دستور بعد نکاح جہیز دے کر دختر کو رخصت کیا برات نے جو رخصت پائی تو ایک منزل قطع کر کے کسی مقام پر بغرض ناشتا خوری قیام کیا جو مرد تھے وہ رفع حاجات انسانی کے واسطے گئے اور مستورات ہمراہی کے واسطے ایک قنات ایستادہ کر دی تاکہ بول و براز کی احتیاج سے تکلیف نہ اوٹھائیں۔ سب عورتوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ پہلے دولھن کا تمامی ضروریات سے فارغ ہو لینا بہت ضرور ہے۔ شاید اس کو حاجت ہو اور بباعث لحاظ کے جو اوس وقت دولھن کو ہوتا ہے نہ کہہ سکے سب نے پسند کیا اور دولھن کو پس قنات جا بٹھایا جب دیر ہوئی تو مجولیوں نے جا کر دیکھا تو دولہن کا نشان نہیں حیرت زدوں نے باہر آ کر بیان کیا خدا کی قدرت ہے کہ یا تو وہ سامان خوشی کا تھا یکایک سامان غم ہو گیا عورتوں نے بہت گریہ و زاری کی آخرش کوئی ساکت کوئی ششدر کوئی کسی کی طرف دیکھ کر چپ رہگیا پھر تلاش کی فکر ہوئی سواروں نے چاروں طرف

AsliAhleSunnet.com

گھوڑے دوڑائے راہ براہ ہرکسی سے پوچھا پتہ لگایا مگر وہ ایسی کب ڈوبی تھی جو سہل ترآتی۔ سب مجبور ہو کر کوئی دس کوئی بیس کوس سے واپس آئے اور کمال یاس سے آہ بھر کر چپ ہو بیٹھے۔ تمام برات کو اس پریشانی میں چار شبانہ روز بے آب و دانہ گذر گئے نہ یہ ہمت و جرأت جو بے دولھن وطن کو چلے آئیں نہ یہ مقتضائے حمیت کہ دہلی کو جو نزدیک تھی لوٹ جائیں اس اثنا میں ایک شخص کا وہاں گذر ہو گیا۔ گویا اون مصیبت زدوں کو خضر ملگیا آگ کے تجسس میں جو اس قنات کے نزدیک گیا حال دریافت کیا براتیوں نے تمام سرگذشت اور پریشانی اپنی رو رو کر سنائی اوس وقت مسافر نووارد نے کہا کہ واقعی درد تمہارا لا دوا ہے مگر پھر بھی تدبیر شرط ہے سب نے بالاتفاق پوچھا کہ فرمائیے کیا کریں ہم سے تو کچھ بن نہیں آتا جو تدبیر آپ ارشاد کریں اوس کے انجام دینے میں ہم سب بجان و دل حاضر ہیں اوس نے کہا کہ اے صاحبو میں دہلی جاتا ہوں چند سوار تیز رفتار اور ایسے کہ جن کی صورت ظاہری و سیرت باطنی سے بھی مناسبت رکھتی ہو میرے ہمراہ کردو تو میں اون کو دہلی میں جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس لے جاؤں اور تمامی حال گوش گذار خدام والا کرکے اس درد کی دوا کا طالب ہوں میرے نزدیک اون حضرت سے بہتر ایسے دردوں کا کوئی دوسرا طبیب نہیں ہے۔ پس سب کے دلوں نے یہ امر تسلیم کیا اور ہماری ہمت قوی ہو گئی۔ چند آدمی جو اس برات میں ثقہ تھے اسپ ہائے نیرنگ پر سوار ہو کر اوس ہادی کے ساتھ ہوئے اور آستانہ جناب مولانا صاحب پر جا کر بعد حصول قدمبوسی سب سرگذشت اپنی من و عن عرض کی آپ نے فرمایا

AsliAhleSunnet.com

کہ تم اسوقت دو روٹیاں آرد ماش کی تیل سے چپڑ کر چاندنی چوک میں لیجاؤ وہاں ایک خارشی کا بتلا کتا تم کو ملیگا تم ایک روٹی اوس کے روبرو رکھدینا وہ تمہارے اوپر کیسا ہی حملہ کرے اور ڈراوے لیکن خوف نکرنا اور جگہہ سے نہ ہلنا جب وہ سگ روٹی کھائے تو تم دوسری روٹی بھی اوس کے روبرو رکھدینا اور وہ اس روٹی کو تمام نہ کر چکے کہ تم یہ پرچہ جو فقیر دیتا ہے اوس کے گلے میں باندہ دینا اور گھوڑے تیار رکھنا جب وہ کتا کہا کر کسی طرف کا قصد کرے تو تم گھوڑوں پے سوار ہوکر جہاں تک وہ جاوے اوس کے ساتھ جانا پیچھے نرہ جانا ورنہ سہل کام مشکل ہوجائیگا چونکہ یہ آدمی فہمیدہ تھے وہاں سے ہر ایک بات خوب ذہن نشیں کر کے چاندنی چوک میں آکر حسب فرمودہ جناب شاہ صاحب کتا پایا کہ وہ قبل روٹی دینے کے بہت کچھ انپر چینخا چلایا حملہ آور ہوا لیکن یہ کیا ٹلنے والے تھے اڑے رہے اور اپنا کام کیے گئے یہاں تک کہ دونوں روٹیاں کھلا رقعہ اوس کے گلے میں باندہ گھوڑوں پر سوار ہوکر قریب بیس کوس اوس کتے کے تعاقب میں چلے گئے اور بعد طے اسقدر مسافت کے اوس کتے نے ایک مقام پر ٹہیر کر پنجوں سے زمین کھودی اور تھوڑے عمق پر ایک دروازہ وسیع نظر آیا تو یہ سب باہر کھڑے رہے اور وہ کتا اندر دروازہ کے چلا گیا تھوڑے عرصہ میں چند آدمی سن رسیدہ بوضع ولباس النسانی نکلے اسی دروازہ سے معہ دولہن کے باہر آئے اور مطلوب ان کا انکے حوالہ کیا اور کہا کہ جناب مولینا صاحب سے ہمارا سلام کہکر گذارش کرنا کہ ہمارے محلہ میں ایک شخص پاجی نے ایسی حرکت کی کہ باداش ایسے کردار بیہودہ کا نہایت سختی سے کر دیا گیا چونکہ یہ خطا ہم سے بذاتہ سرزد نہیں

AsliAhleSunnet.com

ہوئے اور گنہگار سزائے کردار اپنی باحسن الوجہ پا چکا لہذا امید وار ہیں کہ یہ خطا ہماری معاف فرمائیے جاوے پس اسقدر کلام کر کے وہ صاحب جو اوس دروازے سے تشریف لائے تھے اوسی راہ سے واپس چلے گئے۔ بعد تھوڑے عرصہ کے وہی کتا اوسی حیثیت سے باہر آیا اور جسطرح یہ کہ زمین کو شگاف دیا تھا بند کر کے جانب دہلی رُخ کیا اور یہ سوار بھی اوس کے جلوہ میں وہ آگے آگے یہہ لوگ معہ عروس پیچھے پیچھے دہلی آپہنچے اور خدمت بابرکت جناب شاہ صاحب میں حاضر ہو کر بعد ادائے شکریہ او حصول اجازت کے برات سے جو اوس جنگل میں تباہ پڑی تھی آملے اور سب حال ازابتدا تا انتہا بیان کیا سب کو حیرت ہوئی اور جناب شاہ صاحب کے معتقد ہو کر وقتاً فوقتاً مرید ہوئے۔

(۴۴) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا صاحب مدرسہ میں تشریف رکھتے تھے اور چند طالب علم بھی حاضر تھے ازانجملہ ایک طالب علم بہت حسین تھا یکایک خوف زدہ ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہے عرض کیا کہ ایک عورت سامنے کھڑی ہے اور مجھکو ہاتھ سے بلاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم خوف مت کرو اوس کے پاس جاکر دریافت کرو کیا کہتی ہے وہ طالب علم گیا عورت نے کہا کہ میں تمپر روز پیدائش سے عاشق ہوں اور فی زمانہ ایک جن بھی مجھپر ایسا ہی عاشق ہے جیسے کہ میں تم پر اوس جن کو یہ حال معلوم ہو گیا ہے کہ میں تم پر عاشق ہوں اوسکا ارادہ ہے کہ آج بعد مغرب یہاں آکر تمکو زندہ نہ چھوڑے۔ طالب علم یہ بات سُنکر حضور میں واپس آیا اور جو سُنا تھا گذارش کیا حضرت نے فرمایا کہ اچھا اوس عورت سے کہدو کہ اب جاؤ اور جب دل چاہے آیا کرو وہ عورت چلی

AsliAhleSunnet.com

گئی اور بعد مغرب طالب علم بیچارہ کا کسی نے گلا گھونٹا حضرت نے اوٹھکر ایک طمانچہ اوس کے مارا وہ اچھا ہوگیا وہ عورت ہنستی ہوئی آئی اور کہا اوس طمانچہ سے اوس جن کے زخم ہوگیا شاید جانبر نہو بعدہ چلی گئی پندرہ بیس روز کے بعد پھر وہ جن آیا اور طالب علم کا گلا گھونٹا حضرت مولانا صاحب نے اوٹھکر دو طمانچہ منہ اور گردن پر اوس کے مارے پھر وہ عورت آئی اور خوش ہوکر بیان کیا آپنے اوس کے کف دست پر انگشت اشرف سے کئی خط کھینچے اور مٹھی بند کرا دی اور فرمایا اوس عورت کے سامنے جاکر کھولدو اوس نے ایسا ہی کیا عورت نے کہا میں نے تم کو کچھ تکلیف نہیں دی تھی۔ لیکن تمھاری یہی خوشی ہے تو میں جاتی ہوں تم مٹھی بند کر لو اوس نے مٹھی بند کر لی وہ چلی گئی

(۵۴) ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع میں آیۃ شریفہ فادخلی فی عبٰدی وادخلی جنتی پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیز سے اس آیۃ کے پڑھنے کا باعث پوچھا اوس نے ہاتھ اوٹھاکر بتایا کہ مجھکو یہ دو آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کنیز سے کہو کہ اون پڑھانے والوں سے جو واقع میں وہ فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالی نے اوس کو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہوکر آیا تھا تو نے اوسکو آگ پر گرم کیا اوس میں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود صرف نہیں کیا یہ دیانت و امانت تیری خداوند تعالی

AsliAhleSunnet.com

کو پسند آئی اور اوس کے عوض میں بہشت عطا فرماوے

(۲۶۴) مسٹر ولیم فریزر صاحب بورڈ دہلی نے کہا کہ میں بحکم سرکار ولایت کابل کو جاتا ہوں حضرت مولینا صاحب نے حال راستہ کا مفصل بیان فرمانا شروع کیا فریزر صاحب نے سب حال انگریزی میں لکھ لیا کسی مقام پر بفاصلہ بعید حضرت مولانا صاحب نے چند درخت اور ایک چاہ بیان فرمایا تھا فریزر صاحب جو وہاں پہنچے چاہ نتھا لوگوں سے پوچھا اونہوں نے ناواقفیت بیان کی ہنگام واپسی صاحب موصوف اوس جگہ قیام پذیر ہوئے اور ایک موضع قریب کے باشندوں سے بلاکر دریافت کیا اونہوں نے چاہ تبلایا اور کہا کہ زمین میں دب گیا ہے صاحب نے اوس مقام کو کھدوا کر دیکھا تو واقعی چاہ تھا جب صاحب دہلی میں آئے اور جناب مولانا صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو صاحب نے عرض کیا کہ جو راستہ میں آپ نے مقام اور نشان تبلائے تھے سب پائے لیکن جس جگہ آپ نے کئی درخت اور چاہ تبلایا تھا سو درخت تو پائے مگر چاہ نہیں ملا حضرت نے فرمایا چاہ وہاں ضرور ہے مٹی میں دب گیا ہوگا جب صاحب نے مفصل حال عرض کیا۔

(۲۷۴) ایک روز حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ عمر شباب میں مجھکو ساٹھ ستر ہزار شعر عربی و فارسی و ہندی یاد تھے اب بھی دس گیارہ ہزار یاد ہوں گے پھر آپ نے ایک رباعی جناب سرور کائنات کی شان مبارک میں تصنیف فرمائی تھی وہ پڑہی (رباعی)

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر

AsliAhleSunnet.com

لا یمکن الثنا کما کان حقہ ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(۲۸۴) جب حضرت مولینا صاحب کا اس جہان فانی سے انتقال ہوا ہے

کئی دن سے کچھ کھانا نہیں کھایا تھا اور مرض کی شدت تھی وعظ کا دن آیا حضرت

نے فرمایا کہ مجھکو پکڑے رہو جب میں بیان کرنے لگوں تب چھوڑ دیجو ویسا ہی

کیا پھر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزاروں آدمی جمع ہوتے تھے اور جس قدر

آواز اشخاص قریب کے کان میں پہنچتی تھی اوسیقدر اشخاص بعید کے کان میں

پہنچتی تھی جو عالم فاضل سمجھتا ہے اوسیقدر جاہل سمجھتا تھا راقم نے ایک مرتبہ

بچشم خود دیکھا ہے کہ دو دکاندار زیور فروش آپس میں کہنے لگے کہ بھائی

آج میرا جانا وعظ میں حضرت کے نہیں ہوا۔ تو گیا تھا کیا بیان فرمایا تھا دوسرے

نے سب حال مفصل بیان کیا۔ بعد اس کے وعظ آیۂ شریف ذوی القربٰی والیتامٰی

والمساکین وابن السبیل کا فرمایا اور اس کے مطابق حضرت نے نقدی و اسباب

سب تقسیم فرمایا بعد اس کے کچھ اشعار عربی کے پڑھے اور کچھ فارسی کے اور

یہ شعر مشہور ؎ من نیز حاضر میشوم تصویر جاناں در بغل ؎ آپ نے فرمایا ؎

من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل ؎ اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع

مصنف کا اور دوسرا اپنا پڑھا کئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے کا

ہو جو میں پہنتا ہوں۔ کرتا آپ کا دھوتر کا اور گاڑھے کا پاجامہ ہوتا تھا

اور فرمایا کہ نماز جنازہ کی باہر شہر کے ہو اور بادشاہ میرے جنازہ پر نہ

آوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد آپ ذکر و اذکار میں مشغول ہوئے اور

اسیحالت میں آپکی روح مقدس جسم عنصری چھوڑ کر عالم بالا میں پرواز کر گئی جسوقت آپکی روح نے بدن سے

AsliAhleSunnet.com

جدائی کی ہے یہ الفاظ آپکی زبانپر جاری تھی تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ روح کے بدن سے مفارقت کرتے ہی گھر والوں کے زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا نعرہ بلند ہوا گو آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور سینہ اندوہ ملال سے لبریز تھی لبِ تھرتھر کانپ رہی تھی مگر زبانیں شکر الٰہی کیساتھ گویا تھیں جب شاہ صاحب دنیائی فانی سے کروٹ لیکر عالم باقی میں سدہار گئیں تو آپکے گھر والے آپکی وصیت کے مطابق تجہیز و تکفین میں مصروف ہوئی چونکہ آپ حالت زندگی میں ہمیشہ دہوتر کا کرتا گاڑھی کا پاجامہ زیب تن فرمایا کرتے تھی لہذا آپکی تکفین آپکی وصیت کی موافق دہوتر گاڑہی ہی سے کیگئی اور جب کفنا کر فارغ ہوئے تو شہر سے باہر نکلکر نماز جنازہ پڑہی لوگ جوق جوق آتی اور نماز جنازہ پڑہتے کہتے ہیں پچپن ۵۵ دفعہ آپ کی نماز جنازہ پڑہی گئی کوئی متنفس الیسا نہ تھا جو آپکے انتقال پر ملال سے اندوہگین نہ تھا یہ حسرت انگیز ناک واقعہ بروایت صحیح ۱۲۳۹ ہجری ساتوین شوال صبح یکشنبہ کو واقع ہوا۔ ایک قطعہ تاریخ حکیم مومن خاں کہ جو انہوں نے تحریر فرمایا تہا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حکیم مومن خان دہلوی نے آپکی سن وفات کو ذیل کے اشعار میں اور بھی ظاہر کر کے بیان کیا ہے

انتخاب نسخۂ دین مولوی عبد العزیز — بے عدیل و بے نظیر و بیمثال و بے مثل
جانب ملک عدم تشریف فرما کیوں ہوے — آگیا تہا کیا کہیں مردو کے ایمانمیں خلل
ہے ستم اے چرخ تو کسکو یہاں سے لیگیا — کیا کیا یہ ظلم تو نے بیکسوں پر اے اجل
جب اٹھائی نعش ایک عالم تہ و بالا ہوا — لوٹتا تھا خاک پہ ہر قدسیٔ گردوں محل
کیا کس و ناکس پہ تھا صدمہ کیا جسوقت دفن — ڈالتا تہا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلس درد آفریں تعزیت میں میں بھی تہا — جب پڑھی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل

دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہوگئے
فقر و دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل

۱۲ ھ ۲۹

شاہ صاحب کے ملفوظات وارشادات

احقر نے آپ کے ملفوظات نہایت تجسس اور تلاش سے بہم پہنچا کر ۱۳۱۲ھ میں جو فارسی زبان میں تھے طبع کرائے تھے۔ اب اونہیں سے ضروری اور مفید ملفوظات کا اقتباس کر کے اور اردو میں ترجمہ کر کے فائدہ عوام کی غرض سے اس کتاب میں درج کیے جاتے ہیں **آپ نے ارشاد فرمایا** کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت والد ماجد کے روبرو ایک شخص نے اپنا حال بیان کیا کہ میں شہر شیراز میں بطور سیر کے گیا حضرت شیخ سعدی رح کی قبر شہر کے اندر اور حافظ رح کی قبر شہر کے باہر ہے جگہہ خوب ہے اکثر رند مشرب اور شراب خوار وہاں جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ خود حافظ صاحب نے فرمایا ہے۔ مصرع

کہ زیارت گہہ رنداں جہاں خواہد بود۔

شہر کے آدمی شام کے وقت لوٹ گئے مجھے چونکہ ہوا وہاں کی اچھی معلوم ہوئی لہذا میں ٹہر گیا اور میں نے کہا کہ اے حافظ آج میں تیرا مہمان ہوں میں بھوکا ہوں اور میرے پاس راستہ کا خرچ بھی نہیں ہے ایک پہر یا اس سے زیادہ رات گذری ہو گی کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مشعل ہاتھ میں لیے ہوئے اور ایک شخص کے سر پر خوان رکھے ہوئے چلا آتا ہے پہلے تو میں ڈرا جب وہ قریب آیا اوس نے آواز دی کہ حافظ صاحب کا مہمان کہاں ہے میں دروازہ کھول کر سامنے آیا۔ میرے سامنے وہ خوان پیش کیا میں نے حقیقت حال دریافت کی کہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہا کہ میں سو رہا تھا کہ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرا مہمان ہے اور بھوکا ہے اور مصرف راہ بھی نہیں ہے کچھ اوس کے پاس لیجاؤ فوراً آنکھ کھل گئی

NAZIRIA COLLECTION

AsliAhleSunnet.com

اگرچہ کھانا تقسیم ہوچکا تھا مگر جو کچھ بچا کھچا تھا وہ حاضر ہے تناول فرمایئے اور پانچ اشرفیاں دیں اور چلدیا

ایک مرید نے عرض کیا کہ اولیا کی خرق عادات اور کرامتیں جو لوگ بیان کرتے ہیں مثلاً اینٹ کو سونا کرنا۔ پانی پر چلنا۔ ہوا پر اڑنا وغیرہ وغیرہ یہ صحیح ہیں یا زمانہ دراز گذرنے کی وجہ سے اختلاف روایات میں اسقدر حد تک مبالغہ ہوگیا ہے۔

فرمایا مبالغہ بھی کسی قدر ہے لیکن بعض اولیا اللہ کی کرامتیں جیسی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تواتر کے مرتبہ تک پہونچ گئی ہیں کہ کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا پہلے زمانہ میں کرامتیں بہت وقوع میں آتی تھیں یہ وجہ تھی کہ خرق عادات کو ریاضات شاقہ میں بہت دخل ہے اب فقیروں میں ریاضتیں کم ہوتی جاتی ہیں ایک مرید نے عرض کیا کہ اس حضور اور فنا و بقا کا کمال یہی ہے کہ عشق اور شوق کے ساتھ شریعت محمدی کا اتباع کیا جاوے **فرمایا** بیشک فرمایا اولیا چار قسم کے ہوتے ہیں بعضے مستغرق ہوتے ہیں جیسے عبد الحق ردولوی اور عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کو امتیاز کی طرف بہت کم توجہہ ہوتی ہے بعض اہل حدیث ہوتے ہیں جیسے قطب اور غوث وغیرہ بعض اہل تجرید اور اہل تفرید کہلاتے ہیں مثل عارفوں کے کہ ہر مظہر میں حق کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اشیار کی حقیقت پر آگاہی پاتے ہیں جیسے حضرت شیخ اکبر اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہما **ایک مرید نے** عرض کیا کہ بعض اعمال حدیث شریف میں وارد ہوئے ہیں کہ دنیا اور دین دونوں کے کام ان سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے نماز حاجت ہے۔ اور طرح طرح کی دعائیں واقع

AsliAhleSunnet.com

ہیں۔ مگر جب اُن کو پڑھتے ہیں تو اثر نہیں پاتے اسکی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اس کا جواب عالم تین طرح پر دیتے ہیں ایک یہ کہ شرطیں آجکل مفقود ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب شرط فوت ہوتی ہے تو مشروط بھی فوت ہو جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ دعاؤں کے خواص اور اُن کی اجابت کے وقت مقرر ہیں ایسا نہ ہوتا تو بہت بڑا محذور لازم آتا تھا۔ مثلاً ایک شخص نے پانی برسنے کے لیئے دعا مانگی۔ دوسرے نے اسی وقت میں اپنی مصلحت دیکھکر بارش بند ہونے کی دعا مانگی۔ علی ہذا القیاس۔ تیسرا جواب یہ ہے۔ اور یہ جواب تحقیقی ہے کہ گناہوں کی تاریکی کی وجہ سے دعا نتیجہ عمدہ نہیں دیتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ برسات کے موسم میں اسباب خواہ کیسی ہی خشک جگہہ حفاظت سے رکھیں مگر کسی قدر نمی اس میں اپنا اثر کر ہی جاتی ہے اور خشکی کو مغلوب کر دیتی ہے اور اس کے بالعکس اگر موسم گرما ہو تو سکے خلاف اثر ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے ہی گناہ کی تاریکیوں کی وجہ سے اوّل تو دعاء کی توفیق کم عطا ہوتی ہے اور اگر دعا کی ہوئی بھی تو وہ مفہوم نہیں ہوتی اور اگر مفہوم بھی ہوئی تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا اور بعض مصلحتوں کی وجہ سے جو باری تعالیٰ کے علم ازلی میں مقرر ہیں اس کو وہ چیز عطا نہیں کرتا ہے۔

میر احمد علی شاہ نے عرض کیا کہ قرآن مجید ختم کرنیکے بعد پھر شروع سے تھوڑا سا پڑھ لیتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے فرمایا ہے حضرت نے کہ اچھا وہ آدمی ہے کہ جب منزل پر پہونچے پھر اپنا سامان سفر باندھے یعنی جب قرآن شریف تمام کرے پھر شروع کرے یہ وجہ ہے فرمایا کہ والد ماجد

AsliAhleSunnet.com

کا دستور تھا کہ بعد ختم قرآن شریف حدیث شریف بیان فرمایا کرتے تھے آدمی جسقدر کہ قرآن مجید سنکر متلذذ ہوتے تھے اسیقدر حدیث سے ہوتے تھے اور مجھکو بھی جسقدر قرآن مجید میں معانی عجیبہ حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں نہیں۔ حدیث شریف میں کتابوں کی لکھے ہوئے کے بموجب بیان کرتا ہوں۔

ایک مرید نے عرض کیا کہ تین روز ہوئے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت کی صورت میں دیکھا گویا کہ مجھکو توجہ دیتے ہیں۔ میں نہایت مسرور اور متلذذ ہوا۔ اسوقت سے میرا دل سبک اور ہلکا ہو گیا اور دل میں اُس صورت و شکل کی محبت بہت کچھ اثر کئے ہوئے ہے ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر حضرت کو دوسرے آدمی کی شکل میں دیکھا جاوے تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا اسمیں مختلف مذہب ہیں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت میں دیکھے حضرت کا جمال باکمال حقیقت میں دیکھنا ہے اور اگر دوسری صورت میں یعنی سیاہ رنگ وغیرہ دیکھا تعبیر کا محتاج ہے مگر اول صورت میں نہیں راجح مذہب یہی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے سیاہ حضرت کو دیکھا اسکے مرشد نے کہا کہ تیرے دین و ایمان میں کچھ خلل ہے اور محدثین کے نزدیک حدیث من رآنی میں داخل نہیں ہوا۔

ایک مرید نے عرض کیا کہ ہمزاد کس کو کہتے ہیں اور اسکی اصل و حقیقت کیا ہے **فرمایا** حدیث شریف میں اسیقدر واقع ہوا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ ہمراہ رہتا ہے آدمی کے سایہ کیساتھ اس کو محبانہ رابطہ

AsliAhleSunnet.com

اور تعلق ہے۔ اس جن کو بعض عامل سایہ کے تصور و خیال سے مسخر بھی کرتے ہیں مگر سایہ اور چیز ہے جن اور شے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہر آدمی کے لئے شیطان ہے یہاں تک کہ میرے لئے بھی۔ مگر مجھکو اللہ تعالیٰ نے اُس کے شر سے سالم اور محفوظ رکھا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ فرمایا کہ میرا شیطان اسلام لے آیا ہے یعنی مسلمان ہو گیا۔ دوسری حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام کا شیطان مسلمان نہوا اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا لیکن صحت کے درجہ تک نہیں پہونچی۔ اگر یہ تحقیق نص ہو جاتی

فرمایا کہ ایک شخص شیعہ حضرت سلطان المشائخ رح کی درگاہ شریف پر حاضر تھا۔ جب شہر کی خلقت علما و فقرا و فضلا یعنی عوام و خواص حاضر ہوتے تھے یا کوئی خاص شہر کے فاضل ہوتے تو طبیعت سے تراش تراش کر سوالات کیا کرتا تھا۔ ایک سوال کیا کہ نو مسلم قبول اسلام کے بعد کونسا مذہب اختیار کرے اور کیسے تحقیق ہو کہ یہ مذہب اسلام حق ہے۔ اگر علم پڑھے اس کے لئے مدت دراز درکار ہے اور انجام پھر خطرہ و وسوسہ ہے۔ لوگوں نے مختلف جواب دیئے کہ دونوں جانبوں کے مختار اور پسندیدہ اعمال اختیار کر لے بعد اختیار کرنے کے جو عمل عمدہ معلوم ہوئے اسکو اپنا مذہب قرار دیوے آخر میں بندہ پر منحصر کیا۔ اسکو میرے سامنے لائے۔ میں نے پوچھا ہر چند کہ جانتا تھا کہ شیعہ ہے۔ اس پردہ میں اگر الزام چاہتا ہے۔ انسان اگر عقل رکھتا ہو تو چھ طریقہ سے جان سکتا ہے کہ حق کون مذہب ہے۔ اول یہ کہ خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے دیکھو اسمیں کون دین جاری ہے اور کون کون مذاہب مفقود ہیں۔ ایسے ہی مدینہ منورہ

AsliAhleSunnet.com

دوسرے قرآن مجید کسکو یاد ہو جاتا ہے اور کسکو نہیں ہوتا تیسرے نبوت کے بعد
جو ولایت ہوتی ہے وہ کس دین میں پائی جاتی ہے چوتھے عیدین اور جمعہ جو
اسلام کے طریق ہیں کہاں ہیں پانچویں ہندوستان میں جہاد کس سے جاری
ہوا۔ سلطان محمود غوری وغیرہ کون تھے

فرمایا کہ لالہ اُتم چند ایک مرد دوست پرست اور مسلمان بمقام بدیر نے عرض
کیا کہ ایسے آدمی کو مسلمان کہنا چاہیے **فرمایا**۔ کہ اگر برادری کے خوف سے
ظاہر نہ کرے تو گنہگار بھی نہیں ہے ورنہ غائت درجہ فاسق اور عاصی کہا جائیگا
وہ شخص فرصت اور تنہائی میں نماز پڑھا کرتا تھا کلام اللہ کی تلاوت اسکا
معمول تھا وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرتا تھا بُت پرستی وغیرہ ترک
کردی تھی۔ سید احمد صاحب نے جو حضرت کے بڑے خلفاء سے تھے اور پہلے ان
کا ذکر بھی ہو چکا ہے حضرت سے عرض کیا کہ قنائیت اور عشق کی وجہ سے جو
حضرت کے ساتھ عاجز رکھتا ہے مجھکو نہائت محبت پیدا ہو گئی ہے۔

فرمایا خدا جزائے خیر دیوے۔ بھائی یہ امر اختیاری نہیں ہے کسی نے کیا خوب
کہا ہے ؎ تا دل بکہ باید داد یا دل زکہ باید برد
دل دادن و دل بُردن ایں امر خداداد است

ایک بار تذکرہ کے طور پر **فرمایا** کہ میں نے اپنے والد ماجد کے برابر حافظ کسی کا
نہیں دیکھا مگر ایک شیعہ کا حال سُنا ہے کہ عبد الملک ابن مروان حاکم وقت
نے اس کا امتحان کیا ایک روز اسکو اپنے سامنے بلا کر اپنے جمع خرچ کے تمام
کاغذات معہ دیہات اور پرگنہ جات کے تفصیل اور ملک عراق کے چار روز

صوبوں کے کاغذ کہ نہایت آباد ملک تھا ایک بار ہکے روبرو پڑھے۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد بلا کر اُن کی یادداشت دریافت کی تمام حالات دفتر کے کاغذات کی مطابق سُنا دیئے۔ یہ بھی سُنا ہے کہ امام ترمذی اپنی نابینائی کے زمانہ مین کہ لڑکپن میں مرض چیچک سے آنکھیں جاتی رہیں تھیں اونٹ پر سوار کسی جگہ جاتے تھے۔ شتربان نے کہا کہ ذرا سر نیچا کر لیجیئے اوپر درخت کی شاخ ہے کبھی سر میں لگ جائے ایک زمانہ دراز کے بعد امام ترمذی کا اسطرف کو گذر ہوا۔ اس مقام پر پہونچتے ہی خود بخود سر نیچے کر لیا۔ شتربان نے کہا کیوں۔ فرمایا کیا درخت کی شاخ ہمیں ہے۔ کہا نہیں۔ کہا اگر میرے حافظہ میں اسوقت ذرا بھی خلل ثابت ہو۔ حدیث شریف کی روایت بالکل چھوڑ دوں۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ بتیس برس ہوئے یہاں ایک درخت تھا ہوا کے زور سے ایسا گر پڑا۔ فرمایا اس کا مضائقہ نہیں۔ اسی ضمن میں کسی شخص نے ایک بنگالی مولوی کا ذکر کیا کہ وہ اس قدر ملکہ رکھتے ہیں کہ سبق بھی دیتے ہیں مسودہ بھی لکھتے ہیں فرمایا۔ یہ امر مزاولت سے تعلق رکھتا ہے اگرچہ حافظہ اور ذہن بھی شرط ہے۔ چنانچہ ہمنے اپنے لڑکپن کے زمانہ میں ایک گانیوالی عورت کا تماشہ دیکھا ہے کہ چھوٹی سی تھالی میں ننھی ہوئی ناچتی تھی اور اُس تھالی کو جگہہ جگہہ لے جاتی تھی اور سر پہ آئینہ رکھے ہوئی تھی۔ آئینہ سے بھی کھیلتی تھی۔ ہاتھوں میں بھی کچھہ چیزیں تھیں اس سے جدا کھیلتی تھی۔ دانتوں سے ایک ایک موتی یا پوتھہ تاگے میں پروتی جاتی تھی۔ غرضکہ حکمار کے مسئلہ کا بطلان اس موقع پر خوب طرح سے ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آن میں نفس ناطقہ کی توجہ دو طرف نہیں ہو سکتی ہے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے

AsliAhleSunnet.com

کہ شاہ محمد عاشق صاحب میرے والد کے شاگرد اور بڑے خلیفوں میں سے تھے سبیل الرشاد وغیرہ کے مصنف ہیں۔ ایک شاگرد کو نہایت وقت سے پڑھاتے تھے اور میں نے عین مشغول ہونیکے وقت دیکھا ہے کہ نہایت جوش میں ہوتے تھے

ایک مرید نے عرض کیا کہ جزو لایتجزی حکماء کے نزدیک کس کو کہتے ہیں۔

فرمایا۔ ان کے نزدیک یہ ایک جزو غیر منقسم ہے جس کا مرتبہ صرف مفہومی ہے۔ جیسا نقطہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ وقت کا ادنیٰ جزو ہے کسی شاعر نے کہا ہے

ے اے آنکہ جزو لایتجزی را دہان تست ۔ طولی کہ ہیچ غرض ندارد میان تست
کردی بخندہ نقطۂ موہوم را دو نیم ۔ پس مبطل کلام حکیمان دہان تست

فرمایا۔ استعداد کے لئے محبت شرط ہے ع مرد چوں کور ست عینک لعبت است

فرمایا۔ جسوقت کہ میں پرانی دہلی میں انبیاء کے کوچہ میں رہا کرتا تھا ایک سید کے گھر میں ایک پوربن جاہلہ باندی کو دیکھا میرے خیال میں اس نے اپنی عمر بھر میں کبھی نماز نہ پڑھی ہوگی لیکن چونکہ بڑھیا تھی اور ان بزرگ کے صاحبزادوں کی پرورش اس نے کی تھی۔ اس لئے وہ اسکی بہت خدمت و خاطر کرتے تھے۔ جب اس باندی کی موت کا وقت قریب آیا۔ ایک آواز اسکے منہ سے مشرقی لہجے کے انداز پر نکلتی معلوم ہوتی تھی۔ مگر کسی کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ تمام حکیموں اور صالحوں کو بلا کر پوچھا کسی نے نہ سمجھا سب سے آخر میں میرے چچا پر جن کا شاہ اہل اللہ نام تھا نوبت پہونچی انہوں نے اسکو سمجھا کہا یہ کہتی ہے کہ لاتخافی ولاتحزنی یعنی اے عورت تو کچھ خوف نہ کر اور غمگین نہ ہو۔ اوس کے دوستوں میں سے کسی نے کہا

AsliAhleSunnet.com

کہ آپ یہ پوچھئے کہ یہہ لفظ تو کیوں کہتی ہے بہت پوچھنے کے بعد اُس نے کہا
کہ ایک جماعت کھڑی ہوئی میرے سامنے کہہ رہی ہے۔ پھر پوچھا اس کے کیا
معنی ہیں۔ کہا معنی میں نہیں جانتی ہوں اتنا معلوم ہے کہ اس جماعت کے لوگ
میری تسلی کے لئے یہ کلمہ کہتے ہیں۔ پھر اوس کو تکلیف دی کہ اون جماعت
والوں سے پوچھ کہ کون سے عمل کے قبول ہونے کی وجہہ سے یہ تیری تسلی کرتے
ہیں بہت دیر کے بعد کہا کہ یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تو نے کچھ نماز روزہ وغیرہ
نیک کام نہیں کیا ہے مگر ایک دن جاڑے کے موسم میں بازار سے تیل لینے
کے لئے گئی تھی۔ اوس تیل میں سے ایک روپیہ نکلا اول تو میں نے یہ چاہا کہ چپ
چاپ اپنے کام میں لے آؤں اسواسطے کہ کسی کو خبر تو ہے ہی نہیں پھر غور کیا
کہ نہیں اللہ تعالیٰ تو دیکھتا ہے یہ خوف کر کے روپیہ روپیہ والے کو واپس کر دیا
صرف یہ کام تیرا اللہ کو پسند آیا ہے اور اوسی کے بدلے میں ہم تجھکو خوشخبری دیتے
ہیں کہ تو کچھ خوف نہ کر اور کچھ غمگین نہو فرمایا۔ اسی زمانہ میں وہاں ایک
بزرگ تھے میں اپنے چچا کے ہمراہ ان کے مرض موت میں عیادت کے لئے
گیا دیکھا کہ وہ بزرگ تسبیح پڑھنے کے طور پر کچھ انگلیوں پر شمار کر رہے ہیں اور
سو عدد پورے ہونے کے بعد نشان کر دیتے ہیں اور بیہوش پڑے ہوئے ہیں میرے
چچا نے کہا کہ دیکھو نیک کام کا محاورہ کرنا بھی کام آجاتا ہے جب ملکہ ہو جاتا ہے تو
بے ارادہ بھی فعل وقوع میں آتا ہے ایک مرید نے عرض کیا کہ جب حکماء وقت کو
جزو وغیرہ منقسم کہتے ہیں پھر ایک آن میں دو طرف توجہہ کیونکر ہو جائیگی فرمایا
ہو سکتی ہے رخود حکماء نے لکھا ہے۔ کہ بلکہ ہو جانے سے کے

بعد بے توجہ نفس بھی افعال صادر ہوتے ہیں بعض یہ کہتے ہیں کہ جو فعل مستمر اور مسلسل ہوتا ہے اسکی توجہ بھی مسلسل اور مستمر ہوتی ہے

ایک مرید نے عرض کیا کہ باوجود اس کے کہ حضرت کا التفات امراض وغیرہ کی طرف ہوتا ہے یا گفتگو میں مشغول ہوتے ہیں مگر پھر بھی حضور کی برکات قلبیہ ہم پر اثر کرتی ہیں۔ **فرمایا** توجہ چار قسم کی ہوتی ہے۔ اول انعکاسی یہ سب طریقوں میں مروج ہے یعنی جب قلب قلب کے مقابل ہوتا ہے تو آئینہ کی طرح جو چیزیں مقابل میں ہوتی ہیں جلوہ گر ہو جاتی ہیں اس کے لئے صرف قلب کی صفائی کی ضرورت ہے۔ دوسری القائی یعنی کسی چیز کو ایک شیشہ سے دوسرے شیشہ میں ڈالتے ہیں اس کے لئے قصد و ارادہ شرط ہے۔ تیسرے جذبی یعنی طالب کے قلب اپنی طرف کھینچکر قابو میں لاویں اور متاثر کریں جیسے خشک کپڑا تر کپڑے کے نیچے دھکنے سے تر ہو جاتا ہے۔

ایک مرید نے عرض کیا کہ فرق صرف اتنا ہوا کہ ایک میں قلب کو بزور اپنی طرف کھینچتے ہیں دوسرے میں بزور نہیں کھینچتے ہیں **فرمایا** کھینچنے کے لئے زیادہ قوت درکار ہے۔ چوتھی قسم یہ ہے کہ توجہ دینے والے کے تمام اوصاف طالب میں سرایت کر جاویں یہاں تک کہ صورت ظاہری بھی ایک ہو جاوے **مرید نے** عرض کیا کہ جب پیر سے بدرجہ کمال صحبت ہو اور پیر میں ہی فنا ہو جائے تب یہ بات حاصل ہوتی ہے **فرمایا** بیشک پھر **فرمایا** کہ حضرت شاہ باقی باللہ صاحبؒ کے مکان میں چند مہمان آئے۔ آپ کے یہاں اس وقت کچھ موجود نہ تھا۔ حضرت بار بار آتے تھے اور خادم کو بھیجتے تھے کہ کہیں سے جا کر

AsliAhleSunnet.com

لاوے۔ مگر کچھ بھی دستیاب نہ ہوتا تھا۔ مرید نے عرض کیا سچ ہے بشریت رفع نہیں ہوتی فرمایا مہمانوں کی تعظیم و تکریم خاطر و مدارات ضرور چاہیئے۔ الغرض وہاں ایک نان پز تھا اُس نے خادم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تو فکر مند بار بار اسطرف کو آتا جاتا ہے ہر چند کہ خادم کو منظور نہ تھا کہ فقیر کا عیب ظاہر کرے مگر بضرورت مجبور ہو کر کہا کہ چند مہمان حضرت کے مکان پر تشریف لائے ہیں ماحضر نہیں ہے۔ لہذا تشویش و فکر ہے۔ وہ نان پز تمہاری طیار کر کے حضرت کے سامنے لے گیا۔ آپ نہایت خوش ہوئے اور مہمانوں کو تقسیم فرمائی۔ دوسرے وقت میں اُس سے فرمایا کہ اے نان پز آ مانگ کیا مانگتا ہے جو تو کہے وہی دعا تیرے حق میں کروں۔ کہا کسی وقت کہدوں گا۔ آخر اپنا موقع دیکھکر کہا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ جیسا ہو جاؤں ہر چند حضرت نے عذر و معذرت کی مگر اُس نان پز نے قبول نہ کیا۔ آخر کار نماز ظہر کے بعد اس کو حجرہ میں لے گئے۔ عصر کے وقت دونوں نکلے دیکھا تو وہ دونوں ایک صورت و شکل اور ایک لباس میں تھے صرف فرق اتنا تھا کہ حضرت با ہوش تھے اور نان پز بے ہوش۔ پھر وہ سات روز کے بعد مر گیا۔ اسی ذکر کے ضمن میں فرمایا کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بے مرشد ظاہر کے بھی جذب ہو جاتا ہے مگر بہت کم چنانچہ اصحاب کہف کا حال دیکھ لیجئے کہ بے پیغمبر اور بے مرشد کے ان کو ہدایت حق نصیب ہو گئی۔ اسی کے متعلق کلام اللہ شریف کی ایک آیت پڑھی فرمایا۔ اگر کوئی مشکل آن پڑے اور اصحاب کہف کی روح کو ثواب بخشا جاوے جلد مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ بہت مجرب ہے۔

AsliAhleSunnet.com

ایک مُریدنے عرض کیا۔ میں تو کرتا رہتا ہوں فرمایا۔ مشکل و سختی کے وقت کرنیکا ایک خاص طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ پونے چار سیر گیہوں کا آٹا۔ پونے چار سیر بکریکا گوشت اسکے نصف گھی لیوے اور پیاز اور دہی وغیرہ ملاکر بہت اچھی طرح تیار کرکے آدھ آدھ سیر کے سات حصے کرے اور سات آدمیوں کو جو صالح اور متقی ہوں دیدیوے خواہ وہ خود کھالیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو دیدیویں اور ایک روز پہلے سے کسی کتے کی دعوت کردیں اگر آجاوے تو بہتر ورنہ جو کتا ملے اس کو باقی کھانا کھلادیویں ایک مریدنے عرض کیا کہ شیخ سعدی کے اس شعر کے کیا معنی ہیں ؎

سگ اصحاب کہف روزے چند ؎ پئے نیکاں گرفت مردم شد

فرمایا۔ بعض لوگوں سے یہ سُنا ہے کہ قیامت کے دن برصیصا راہب کی شکل بنکر اصحاب کہف کا کتا بہشت میں داخل ہوگا۔ اس لئے کہ اس کتے کا بہشت میں کیا کام ہے۔ برصیصا راہب کا قصہ جو حضرت موسیٰ کیساتھ واقع ہوا ہی اسطرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ عمالقہ کی قوم پر جو نہایت قوی الجثہ تھے تسلط کریں اور اُن کو نکالدیں جب موسیٰ وہاں تشریف لے گئے عمالقہ کی آدمیوں پر غالب ہوئے وہ آدمی بلعم باعور کے پاس گئے اور کہا کہ کچھ دعا کرو۔ اس نے جو باہر آکر دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے گرداگرد فرشتے موجود ہیں کہا اب میری دعا و عمل کچھ کارگر نہوگی۔ آخر اسکی عورت کو جو نہایت اسکی محبوبہ تھی تیس ہزار اشرفی کا لالچ دیکر اس سے تدبیریں دریافت کیں اُسنے کہا کہ عمدہ تدبیر یہی کہ بدکار عورتونکو اُن کے لشکر میں بھیجدو لوگ اُنپر مفتوں ہوں گے۔ بدکاری

AsliAhleSunnet.com

کریں گے اللہ کا فضل اُن پر سے اُٹھ جائیگا ایسا ہی کیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے آدمی مبتلائے عصیاں ہو گئے۔ لہذا موسیٰ مغلوب ہوئے اور بد دعا کی کہ کتے کی شکل ہو کر دنیا سے اُٹھو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کتے کی صورت میں وہ مر گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر ایک زمانہ کے بعد ان کی اولاد سے یہ ملک فتح کیا۔

فرمایا۔ بزرگ چار قسم کے ہوتے ہیں اول سالک مجذوب کہ ابتدائے زمانہ میں تو خود کوشش کی اور آخر میں کشش ہوئی یہ سب سے بہتر ہیں۔ دوسرے مجذوب سالک کہ اولاً جذب سے سرفراز ہوئے۔ پھر سلوک اختیار فرمایا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ آگ لینے کو تشریف لیگئے تجلی باری نصیب ہوئی۔ تیسرے سالک بحت کہ مشرف بجذب نہیں ہوتے ہیں چوتھے مجذوب محض کہ تجلی باری کی وجہ سے ان کی عقل سلب ہوگئی ہے۔ یہ لوگ بانجھ عورت کی مثل ہیں۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ سلوک اور جذب کے کیا معنی ہیں **فرمایا۔** سلوک اجتہادات کسی کا نام ہے جذب محض عنایت خداوندی ہے ؏

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے ✲ کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

ایک مرید نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ جذب کے مرتبے ہیں **فرمایا۔** ہاں۔ **ایک مرید نے** عرض کیا کہ خلاف شرع شریف حرکات کرنا سد راہ ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ **فرمایا** بیشک خلاف شرع افعال سے کدورت ضرور حاصل ہوتا ہے اور بعض افعال خلاف شرع کا تو یہ اثر ہے کہ جو نسبت طالب کو اللہ کے ساتھ حاصل ہوئی ہے بالکل قطع کر دیتے ہیں جیسے مکر و دغا بازی۔ فریب دہی

AsliAhleSunnet.com

نخوت، تکبر، خودنمائی، طلب دُنیا، طلب جاہ وغیر بعض سے صرف یہ ہوا ہے کہ اگر سہواً کبھی کوئی گناہ صغیرہ ہوگیا تو دل پر بجائے نورانیت کے ایک قسم کی ظلمت اور تاریکی معلوم ہونے لگتی ہے

فرمایا برہان الدین ابوالخیر بلخیؒ لڑکپن میں اپنے والد کے ہمراہ جاتے تھے برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ بھی تیز تیز جا رہے تھے۔ برہان الدین کی طرف دیکھکر کہا کہ میرا خدا کہلواتا ہے کہ یہ لڑکا مرجع خلائق ہوگا اُن کے باپ نے کہا آمین۔ اب برہان الدین ابوالخیر کی قبر کی خاک میں یہ تاثیر ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے اس کا حافظہ اور ذہن اچھا ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ دین میں پانچ حالات کی رعایت واجب ہے۔ عقل کی حفاظت نفس کی حفاظت۔ دین کی حفاظت۔ نسب کی حفاظت۔ مال کی حفاظت ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ خواب کی ڈر کی وجہ سے تم نے معلوم ہوتا ہے یا شدید بہت پڑھ ہے۔

فرمایا۔ بزرگوں کے رشتہ دار اکثر بد اعتقاد ہوتے ہیں اور ہمعصر لوگ خواہ مخواہ نفرت کیا کرتے ہیں۔ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بڑے پہلے ہر قسم کے کام انہیں ظاہر ہوتے ہیں اور ہر طرح کا اُن سے معاملہ پڑتا ہے۔ لہذا ناخوش رہتے ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔ المعاصرۃ اصل المنافرۃ۔ چنانچہ لڑکپن کے زمانہ میں میں نے سُنا ہے کہ بعض لوگ وعظ کے روز اپنی چھتوں پر کھڑے ہوکر باآواز بلند پکارا کرتے تھے کہ یار لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور آدمی جوق جوق سننے کے لئے آتے ہیں۔ پھر کچھ تعریف سلوک السلوک فرماتے رہے۔

AsliAhleSunnet.com

مُریدنے عرض کیا کہ حضرت عورتیں بہت خوش عقیدہ ہوتی ہیں اور اُن کو کمال درجہ بزرگوں سے خلوص اور محبت ہوتی ہے فرمایا بیشک سُفیان ثوری رحمۃ اللہ کا قول سچ ہے کہ علیکم بدین العجائز یعنی تم لوگ بڑھیوں کا طرز اختیار کرو یعنی جیسے بڑھیا عورتیں ہوتی ہیں کہ باوجود خراب عقیدہ ہونیکے بھی اپنے عقیدہ کو نہیں چھوڑتی ہیں اور پکّی رہتی ہیں ایسے ہی تم بھی اپنے نیک عقیدہ دین میں مضبوط اور پکے رہو۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ مُردہ کے قبر میں پکّی اینٹ کا رکھنا کیسا ہے فرمایا اندر نہ رکھنا چاہیئے باہر مضائقہ نہیں ہے۔ کچّی اینٹ یا کھو کرے بالس رکھدینا بہتر ہے فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیری کا درخت کا کاٹنا بُرا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ کاٹنے والا دوزخ میں اوندھے منھ کرکے ڈالا جاویگا۔ پس چاہیئے کہ بے ضرورت نہ کاٹے۔ اور کاٹنے سے مراد جڑ سے کاٹ دینا ہے اگرچہ فقیہ لوگ اس پر فتویٰ نہیں دیتے ہیں مگر احتیاط اسی میں ہے۔ اگر قبر میں بیری کے درخت کے تختے رکھے جاویں سب سے بہتر ہے۔

فرمایا محمد علیخاں ارکانی کے لڑکے نے تحفہ اثنا عشریہ کا مولوی اسلمی سے عربی میں ترجمہ کرا کر ملک عرب میں بھیجا تھا۔ ایک نسخہ میرے پاس بھیجنے کا بھی قصد کیا تھا۔ مگر شاید اتفاق نہیں ہوا۔ کسی نے تحفہ کی تاریخ کہی ہے۔ قطعہ

تحفہ را یک فن مداں کہ درد ؛ سوئے ہر معرفت سراغ آمد
سوئے الفاظ معانی اش بنگر ؛ ہست دریا کہ در ایاغ آمد
بسکہ نور ہدایت است و یقین ؛ سال تصنیف او چراغ آمد

AsliAhleSunnet.com

ایک شخص نے سوال کیا کہ قدم شریف کی اصل بھی کچھ حدیث شریف سے ثابت ہے
یہ لوگ جا بجا مشتہر کرتے پھرتے ہین فرمایا۔ محدثین صحیح نہین جانتے ہین
مگر علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے مینے ہر چند اسکی سند کو تلاش کیا مگر
نہ پایا۔ البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقش قدم مکہ مین موجود ہے اور حضرت
کی بغلہ یعنی مادہ اشتر کے قدم کا بھی اس موقعہ کا جبکہ وحی نازل ہونے کے
وقت بار وحی سے حضرت زمین پر گر پڑے تہے اور تاب نہ لا سکے تھے۔
نشان موجود ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ایسے مقام پر جہان قدم شریف
معلوم ہو فاتحہ پڑھنا یا بوسہ دینا واجب ہے۔ فرمایا۔ فقہا تجویز نہین کرتے
ہین۔ مگر محبت کا تقاضا یہہ ہے کہ درود شریف ضرور پڑہے۔ پھر پوچھا کہ مان
باپ یا اور بزرگونکی قبر پر بوسہ دینا۔ پھول بکھیرنا اس کا کیا حکم ہے۔ فرمایا
قبرونکی زیارت کے باب مین کثرت سے بدعتین ہو گئی ہین۔ فقہا بوسہ وغیرہ
سب کو منع کرتے ہین۔ کہتے ہین کہ اگر خاص طور سے مان باپ کی قبر کو لمس کرے
یا بوسہ دے تو مضایقہ نہین ہے۔

فرمایا کہ بعض امر مجھکو تجربہ سے حاصل ہوئے ہین۔ ایک تو یہہ کہ مطالعہ
کتابون کا وہ شخص خوب دیکھیگا جس کو علم نحو خوب یاد ہوگا۔ مناظرہ مین وہ
شخص ہمیشہ غالب رہیگا۔ جس کو اصول خوب یاد ہونگے۔ فکر گہر مین بیٹھکر
وہ خوب کریگا۔ جسکو منطق خوب یاد ہوگی۔ فرمایا پختہ عالم وہ ہے کہ جسکو
چار چیزون مین ملکہ ہو۔ درس۔ تدریس۔ مطالعہ کتب۔ تحریر و تقریر۔ مناظرہ
پھر فرمایا ہر علم کے درس کا طریق جدا گانہ ہے۔ چنانچہ بیان فرمایا کہ تصوف کا

AsliAhleSunnet.com

درس ہم اسطرح کرایا کرتے تھے کہ بجائے میزان کے اول لوائح پڑہایا کرتے تھے بعد اوسکے لمعات بعد اوسکے شرح لمعات پہر درہ فاخرہ جو شاگرد محی الدین قونوی کی تصنیف ہے بعد اوسکے فصوص پہر فتوح الغیب۔

ایک مرید نے عرض کیا فقط نام کے واسطے مرید ہو جانا یہہ بھی برکت سے خالی نہین ہے فرمایا ہان۔ تجربہ ہے کہ نام کا مُرید بھی کبھی پیران طریق کا خاص منظر بنجاتا ہے۔

فرمایا علم تصوف نہایت دقیق علم ہے جس کو یہہ علم حاصل ہو گیا ہے وہی خوب جانتا ہے کہ صدرا وغیرہ کی اسکی سامنے کچھ حقیقت نہین۔

سید احمد صاحب نے سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ جاڑے کے دنون مین کوئی کا پانی گرم ہو جاتا ہے اور گرمیون مین سرد ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہہ بات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھی گئی تھی۔ آفتاب چونکہ گرمی مین دن کو بہت دیر تک گردش آسمان پر کرتا ہے جس سے دن کا بڑا ہونا مراد ہے۔ لہذا پانی کوئے کا کہ اسفل مین ہے سرد رہتا ہے اور جاڑے مین چونکہ زمین کے نیچے زیادہ سفر کرتا ہے۔ جس سے رات کا طویل ہونا مراد ہے۔ لہذا پانی مین آفتاب کی حرارت زیادہ اثر کرتی ہے اور گرم رہتا ہے۔ حکمار نے بھی اسی کے قریب قریب بیان کیا ہے وہ کہتے ہین یہ مسئلہ مسلم ہے کہ جسوقت طپش کسی مقام مین زیادہ ہو گی تو برودت اس مکان مین نہ آئیگی۔ ایسے ہی جس مقام مین سردی ہو گی رطوبات کا اس مکان مین گذر نہو گا۔ ایسے ہی گرمی مین چونکہ طپش زیادہ ہوتی ہے تو اجزاء مرطوب اس مقام سے علیحدہ ہو کر کوئے کے اندر چلے

AsliAhleSunnet.com

جاتے ہین اور سردی مین اسکے برعکس - ہواسطے گرمیے تو ظاہر ہے کہ ایک وقت
اور ایک جگہہ مین دو ضدونکا جمع ہونا محال ہے۔
نواب نوازش علی خانصاحب نے ہزاری روزہ کی نسبت دریافت کیا۔
فرمایا مین نے حدیث شریف مین نہین دیکھا ہے۔ مگر شیخ عبدالحق اپنی کتاب
مین لکھتے ہین لیکن مجکو اُس حدیث صحت مین کلام ہے - مگر البتہ دن بہت اچھا
ہے اور اچھا اور مبارک ہے۔ کیونکہ معراج کی شب کے متعلق ہے۔
دوسرے یہہ ہے کہ رجب کا روزہ نہایت مبارک ہے تیرہ یہ تین روزے ہر
مہینے مین سنت ہین۔ اول کا نام غرا ہے اور آخر کا نام سرا ہے اور درمیان
کے دنون کو ایام بیض کہتے ہین- الغرض یہہ روزہ کسی صورت مین ثواب کثیر سے
خالی نہین۔ البتہ لفظ ہزار کی تخصیص مین بوجہ عدم ثبوت کلام ہے - ایک مرید
نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کبھی کبھی عورتون
کی امامت کی ہے **فرمایا** یہی وجہ تو عورتون کی امامت مکروہ ہونیکی ہے۔
حضرت کے زمانہ مین صحابہؓ جب جماعت مسجد مین نپاتے تھے تو اپنے گھرمیں
آکر اہل وعیال کے ساتھہ جماعت کرلیتے تھے۔ یہی مسئلہ ہے کہ محارم مین سے
ایک آدمی بھی ہو اور جماعت کرلیوے تو مضائقہ نہین ہے۔ مگر عورتون کی
جماعت اس طرح سے کہ عورت امام ہو اور مقتدی بھی عورتین ہون مکروہ ہی
بطور تذکرہ کے **فرمایا** کہ لڑکپن مین ایک روز کا ذکر ہے کہ مین قرآن شریف کا
ورد کررہا تہا۔ سورہ طٰہٰ اس وقت تلاوت مین تہی مسیطلہ کے لفظ پر پہونچا تہا
کہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک عورت اور اس کا خاوند شیر کو تنگ کئیے ہوے گہر گہر تماشا

AsliAhleSunnet.com

دکھاتے پھرتے ہین۔ ہمارے گھر بھی لائے سیبطلہ کا لفظ میری زبان سے سنتے ہی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ دیکھو تو شیر قابو سے نکلا جاتا ہے اور ہمارا جادو اور سحر سب باطل ہوا جاتا ہے جلد چلو اور کچھ تدبیر کرو۔ چنانچہ اوسیوقت اُس کو مضبوط پکڑ کر لے گئے فرمایا۔ ایک عورت نے ایک بار ایک ہندو کو مار ڈالا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اسی طرح کئی خون کئے۔ مجبور ہو کر غازی الدین خان وزیر نے اس کو شہر بدر کرا دیا۔ فرمایا گرم مُلک مین ہاتی نہین زندہ رہتا یہی وجہ ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین ہاتھی کا نشان نہین ہے۔ ایک بار یزدجرد کی لڑائی مین کہ خلیفہ اول کا زمانہ تھا۔ مدینہ کے اندر ایک سپید رنگ کا ہاتی آ گیا تھا۔ چنانچہ خلیفہ رض نے تمام شہر مین اوسکی تشہیر کی تہی اور لوٹا دیا تہا۔ البتہ حبش کے مُلک مین ہاتی زیادہ ہوتے ہین اور وہان حبشی لوگ ہاتھی کا گوشت بھی کہاتے ہین چنانچہ سُنا گیا ہے کہ شاہ حبش کے باورچی خانہ مین تین ہاتھی روز پکتے ہین۔ پیگو کے مُلک مین ہاتھی سپید رنگ کا ہوتا ہے فرمایا ؎

شب خیال چہرۂ شوخان بدل پیچیدہ رفت۔ ساعتی شبقدر چون از بزم او جوشیدہ رفت
خانۂ زرین است و دنیا عیش او پا در رکاب۔ آنکہ آمد زود دامن چیدہ رفت
سوزش اہل جنون را مرگ ہم تسکین نداد۔ گردباد خاک مجنون تا فلک پیچیدہ رفت

پھر ایک موقع پر فرمایا۔

بیا ساقی بگردان جام مل را — حنابندی است امشب شاخ گل را

فرمایا۔ حضرت اویس قرنی رح کی دندان شکنی کا قصہ جو مشہور ہے غلط ہے غلبۂ حال سے ایسے مورد تورع مین آجاتے ہین۔ مگر انسان اسوقت معذور ہوتا ہے

AsliAhleSunnet.com

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا تھا۔ آنحضرت
حضرت نے فرمایا تھا کہ کسی کا خون اسکے ہاتھ سے ہوگا اور یہ اوسکی عوض مین
قتل کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پانچوین رجب کو جب یزید بادشاہ ہوا اور
تخت شاہی پر بیٹھا۔ تین آدمیون نے اس کی بیعت نکی اور مکہ کو بھاگ آئے
ایک تو عبداللہ بن زبیر تھے۔ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور عبداللہ بن عباس رضؓ
اور حضرت امام حسینؓ تھے۔ مخالف لوگ اگرچہ ظالم اور سرکش تھے۔ مگر مکہ معظمہ
کی نہایت درجہ حرمت اور تعظیم کرتے تھے۔ لہذا ان پر مکہ معظمہ مین پناہ گزین ہونے
کے سبب سے فوج کشی نہین کی۔ اب بھی مسئلہ یہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو
قتل کرکے مکہ معظمہ مین چلا جاوے تو وہان جا کر اُس کو نہ قتل کرنا چاہئے۔ البتہ
تنگ کرکے وہان سے اوسکو نکالدیوین تو کچھ مضایقہ نہین ہے۔ پھر تھوڑے زمانہ
کے بعد طیبہ ثقفی نے اُن کا خون زمین پر گرایا بعض کہتے ہین کہ کہیل بن زیاد شقی
کو جو حضرتؓ کا نہایت یار تھا شہید کیا۔ حضرت حسن بصریؒ بھی نہایت ترسان رہے
فرمایا۔ خارجی لوگ شیخین کے سوا سب سے عداوت رکھتے ہین۔ البتہ حضرت
حسنین رضی اللہ عنہ اور سادات وغیرہ سے معتقد ہین۔ ایک فرقہ ناصبی ہے وہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسینؓ کو دشمن سمجھتے ہین فرمایا
خارجیون کا آجتک کسی ملک پر تسلط نہین ہوا عمان اور مسقط وغیرہ جو انکے
ہین اونہین مین آباد ہین۔ فرمایا رہیلہ کو مین نے دیکھا ہے اگر تم حضرت
علی رضی اللہ عنہ کا ذکر اون کے سامنے کرین تو بددل ہوجاتے ہین۔ چنانچہ
حافظ آفتاب ہمیشہ میرے وعظ مین آیا کرتا تھا۔ ایک روز حضرت امیر علیہ السلام

AsliAhleSunnet.com

کا ذکر شروع ہوا۔ میری یہ عادت مقرر ہے کہ جب کسی صحابہ کا ذکر شروع ہوتا ہے
تو جہانتک مجھکو معلوم ہوتے ہین اُن کے فضائل اور مناقب بیان کرتا ہون
بیٹے اپنی حسب عادت ایسا ہی کیا۔ حافظ آفتاب بددل ہوکر اور مجھکو شیعہ
سمجھکر میرے وعظ مین سے اُٹھ گئے اور اُس روز سے وعظ مین آنا قطعًا موقوف
کردیا۔ ایسا ہی قصہ ایک بار میرے والد ماجد کے ساتھ پیش آیا۔ کسی نے اُن
سے شیعون کے کافر ہونیکی نسبت دریافت کیا۔ والد صاحب نے یہ فرمایا
کہ حنفیہ کا اُن کے کفر کے بارہ مین اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کو نہایت
تحقیق سے ثابت کیا۔ اُس نے مکرر پوچھ دریافت کیا والد صاحب نے پھر یہی
جواب دیا وہ شخص یہہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ مولوی صاحب شیعہ معلوم ہوتے
ہین۔ فرمایا ایکبار شاہ عباس نے ملا دوپیازہ سے کہا کہ آؤ مذہب کی صداقت
کا امتحان کرین اپنی اپنی تسبیح کی گرہ کھولکر پانی پر لٹکائین۔ جسکی تسبیح معلق
رہے اُسی کا مذہب حق ہے ملا کی تسبیح پتھر کی تہی اور بادشاہ کی تسبیح لکڑی
کی تہی۔ ملا نے کہا کہ پانی پر کیا امتحان کیجیے گا۔ آگ منگوائیے اُس پر امتحان
کیا جائے۔ آپ بھی آگ مین تسبیح ڈالین اور مین بھی ڈالون جسکی تسبیح بچ نکلے
وہی حق پر ہے۔ بادشاہ نے ایک مرتبہ ایک سُنی سے پوچھا کہ ملا شیعہ ہے
یا سُنی۔ اس نے کہا کہ شیعہ ہے کہا کیسے معلوم ہوا کہ شیعہ ہے کہا کہ گوہ کھاتا ہے
فرمایا کہ ایک روز ایک کرگس دیوار پر بیٹھا ہوا تہا۔ شاہ عباس نے بندوق
منگوائے کہ اُس کو مارے۔ پھر خود بخود ہی ہاتھ روک لیا اور یہہ کہا کہ سُنا ہے
کہ کرگس کی عمر بہت دراز ہوتی ہے شاید یہہ کرگس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

AsliAhleSunnet.com

کی زمانہ مبارک کا ہو اور اسنے جمال باکمال حضرت رسول اکرم کا دیکھا ہو لہذا اسکا مارنا مناسب نہین طانے
سنکر کہا کہ جب آنحضرت کی صحبت بابرکت کا اسقدر لحاظ او رپاس ہے کہ مردار جانور بھی صرف آپکی زیارت سے مشرف
ہونے کے گمان پر نہین مارے جاتے تو صحابہ نے کیا خطا کی ہی جو انکے
ساتھ اسقدر بے ادبی کیجاتی ہے کسی شخص کے سوال کے جواب مین۔
فرمایا کہ جسوقت حضرت سرور عالم صلعم کا نام مبارک صراحتاً یا کنایتاً سُنا
جائے تو درود شریف پڑھ لینا سنّت ہے اور امام کرخی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہین کہ واجب ہے فرمایا۔ حدیث مین آیا ہے کہ چیونٹی اور گلہری
اور مینڈک اور شہد کی مکھی اور ہُدہُد کو نہ مارنا چاہیئے۔ علماء اسکی وجہ یہہ فرماتے
کہ چیونٹی کا قصہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تاثیر
صحبت چیونٹی مین اس قدر اثر پذیر ہو گئی تھی کہ اُسنے اپنی عقل سے یہ سمجھ لیا
تھا کہ اگر مین سلیمان علیہ السلام کے لشکر مین اب جاؤن گی تو ان کے صحابی
مجکو ہرگز ایذا اور تکلیف نہ دین گے اسلیئے کہ نبی کے صحابی ہین۔ کیا اتنے زمانہ
تک حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحبت کا فیض اٹھانیکے بعد بھی موذی
اور سخت قلب رہے ہونگے۔ ہرگز نہین اور شہد کی مکھی کی یہہ وجہ ہے کہ اُسکی طرف
وحی منسوب کی گئی ہے۔ مینڈک کے نہ مارنیکی یہہ وجہ بیان کی ہے کہ اس نے
جہانتک اس سے ہوسکا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھانیکی کوشش
کی تھی۔ ہُدہُد کی یہہ وجہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیغامبر تھا۔ مگر
البتہ گرگٹ کو جہان پاؤ مار ڈالنا چاہیئے۔
اس جگہہ ایک نکتہ نہایت لطیف سمجھنے کی قابل ہی کہ سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی

AsliAhleSunnet.com

کو اس قدر عقل بھی کہ اُسنے سمجھ لیا کہ جن بزرگون نے صحبت عامہ حضرت سلیمان
کی اوٹھائی ہے وہ ہرگز قصداً مجکو ایذا دینگے افسوس ہے رافضیونکی عقل پر
کہ وہ حضرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اتنا بھی نہین سمجھتے ہین اور حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیض صحبت کو اسقدر بھی موثر نہین تصور کرتی
کہ اپنے شب و روز کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ لوگون مین بھی اثر نڈال سکے۔ معاذ اللہ منہا
فرمایا اس پنکھے کو جو مکانون مین لٹکایا جاتا ہے فارسی مین بادآمیخ وغیرہ
کہتے ہین فرمایا ایک ہندی کی پہیلی ہے۔ ایک نار ات سندری دائین
ایکھی کھور۔ چھاتی لاگ پیا کی دیکھی اور کی کٹھور ہ۔ سچ ہے جب آدمی باخدا
ہو جائیگا۔ پھر کیون دوسری طرف دیکھے گا شعر

زاہد بیا کہ میکدہ دنیائی دیگر است ٭ آب دگر ہوائے دگر جائی دیگر است

پھر اس شعر کے کچھ معنی تصوف کے اعتبار سے بیان فرمائے اور یہہ فرمایا
کہ میکدہ سے یہان دُنیاوی شراب خانہ مراد نہین ہے۔ کبھی کوئی احمق سمجھ
جاوے۔ بلکہ وصال الٰہی اور قربت حضرت نامتناہی کا شراب خانہ مقصود
ہے۔ جہان پہونچکر آدمی اس دنیا و مافیہا سے بیخبر ہو جاتا ہے۔
ایک سوال کرنیوالے کے جواب مین فرمایا کہ یا حیُّ حین لا حی فی د
یموسۃ ملکہ وبقائہ۔ یا حیُّ روزمرہ دو سو بار اسطرح سے کہ چھ چھ بار اول آخر
درود شریف پڑھ لیا کرو کیسی بیماری سخت ہو انشاء اللہ جاتی رہیگی۔ نہایت
مجرب ہے ایک شخص نے پوچھا کہ جو سر اور گنجفہ بھی ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ
شطرنج حرام ہے فرمایا۔ بلکہ اس سے زیادہ۔ جامع صغیر مین روایت ہے

AsliAhleSunnet.com

کہ شطرنج کھیلنے والے اور دیکھنے والے دونون پر لعنت ہے۔ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف بھی کہا ہے۔

فرمایا کافر حربی سے سود لینا بھی درست ہے۔ کیونکہ اس کا مال ہمارے حق مین مُباح ہے۔ لیکن اگر وہ بخوشی وہ مال سود یا بازی کار دبیہ ادا کرے تب جائز ہے جبر کر کے روپیہ لینا اس سے جائز نہین۔ کیونکہ جبر کرنے مین نقض عہد لازم آتا ہے جو ہمارے اور اُن کے درمیان مین ہو چکا ہے۔ نواب نوازش علی خان نے ہنڈیون کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا اس کی بابت کسی کتاب مین نہین دیکھا۔ مگر مین یہ سمجھتا ہون کہ ہنڈوی کا روپیہ بمنزلہ قرض کے ہے جو تلف ہو جانے کے خوف سے دیا جاتا ہے۔ لہذا اس طرح سے دینا چاہئے کہ مثلاً انیس ۱۹ روپے نقد اور روپیہ کے پیسے دیوے اور کہدے کہ یہ پیسے یا اسقدر روپیہ کے ساتھ مینے بیچدیئے۔ اس صورت سے تو البتہ مباح ہو جائیگی۔

فرمایا اگر نسب آدمی کا ماں کی طرف سے صحیح ہو اور باپ کیطرف سے خراب ہو تو صاف ظاہر کر دینا چاہئے۔ مثلاً سیدہ کسیکی ماں ہے اور باپ شیخ زادہ تو کہدینا چاہئے کہ مجکو ماں کی طرف سے سید ہونیکا فخر حاصل ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ مولی القوم منہم وابن اخت القوم منہم ایسے ہی غلام کو بھی چاہئے کہدیوے کہ مین قریشی یا ہاشمی ہون۔ اور کس طرف سے ہون آیا ماں کی جہت سے یا باپ کی۔

ایک مرید نے عرض کیا کہ مرغ بٹیر۔ و تیتر وغیرہ جانورون کے لڑانے کے

AsliAhleSunnet.com

بارہ مین کیا حکم ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل وحوش
وطیور کے آپس مین لڑوانیکی نسبت یا اُن کو لڑائی پر آمادہ کرنیکی نسبت
سخت ممانعت فرمائی ہی۔ البتہ پالنا طیور کا اگرچہ صحرائی ہون مضائقہ نہین
ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کن
جانورونکی پرورش کا حکم فرمایا ہی فرمایا کہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے۔ لیکن بہت
جگہ دیکھے گئے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا ہی منگا کر پال لو
اسی سے دل بہلایا کرو بعضون نے ہرن پالا ہے۔ حضرت انس ابن مالک
رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی نے جو نہایت کم عمر تھے ایک مرتبہ لال پالا تھا
وہ لال اتفاقاً مر گیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر مزاحاً یہہ جملہ ارشاد فرمایا
یا ابا عمیر ما فعل النغیر یہہ جملہ چونکہ با قافیہ تھا اسلیئے لڑکے کا دل سنکر خوش
ہوا اور لال کے مرنیکا جو غم تھا حضرت کی تعزیت فرمانے کے سبب جاتا رہا۔
بعض حدیثون مین یہہ بھی آیا ہے کہ آپنے حکم فرمایا کہ کبوتر پالو۔ کیونکہ جن کی نظر
تمہارے بچون پر سے اس سے دفعہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس طرح پالنا جو کہ
اس زمانہ مین کبوتر اوڑانا کہا جاتا ہے۔ بیشک منع اور ناجائز ہے فرمایا
کہ طبیبون نے بھی اسکے پالنے مین بہت سی خاصیتین لکھی ہین۔ چنانچہ لکھا ہے
کہ کبوتر کے پرونکی ہوا مین یہہ تاثیر ہے کہ لقوہ اور فالج اور خفقان دفع ہو جاتا
ہی ایک کتاب خواص الحیوان ہے۔ اس مین عجیب عجیب تاثیرات اور خواص
جیوانون کے لکھے ہین۔ فرمایا کہ عشق کے رفع ہو جانیکی ایک عجیب تدبیر
ہے دو تین مرتبہ اس کا تجربہ بھی کرایا ہی کہ جس جگہہ تجربہ بتاتے ہون ننگا ہو کر اسطرح

AsliAhleSunnet.com

خاک پر لوٹے کہ تمام بدن مین مٹی لگجاوے۔ کوئی جگہہ ایسی باقی نرہ جاوے جہان مٹی کا اثر نہ پہونچا ہو۔ دو ایک مرتبہ ایسا کرنے سے حضرت عشق فوراً رفوچکر ہو جاوینگے۔ اگر عشق مرد پر ہو تو نر یعنی خچر کے بند منے کی جگہہ پر لوٹے اور اگر عورت کے ساتھ ہو تو مادہ اُستر یعنی خچرنی کی جگہہ پر لوٹے۔ دوسری ترکیب عشق جاتے رہنے کی یہ بھی ہی کہ ایسے مقتول کی قبر کی مٹی لادے جو امر ناحق پر مار اگیا ہو اور تلوار سے ٹکڑے کئے ہون اس کا قصاص بھی کسی نے نہ لیا ہو اس مٹی کو پانی مین ملا کر بطور شربت مریض عشق کو جرعہ جرعہ پلائین۔ تیسری ترکیب یہہ ہے کہ چھچڑی عاشق کی آستین مین باندھ دی جاوے۔ غالباً عشق رفع ہو جائیگا۔

فرمایا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت زید شہید سے زیادہ تر روایت کیا کرتے ہین۔ امام محمد باقر اور امام زین العابدین سے کم روایت کرتے ہین۔ امام اعظم صاحب کے شاگرد بہت لائق لایق ہوئے ہین۔ جیسے فضیل ابن عیاض۔ ابراہیم ابن ادہم۔ عبداللہ ابن مبارک وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا مذہب تمام اماموں کے مذہب کی نسبت زیادہ روشن اور صاف ہے پھر کچھ دیر تک امام اعظم صاحب کی پرہیزگاری کا حال اور اون کی کرامتون کے قصے بیان فرماتے رہے۔ ایک قصہ بیان فرمایا کہ حضرت امام صاحب کو کچھ شبہ ہو گیا۔ لہٰذا سات برس تک بکرہ کا گوشت نہین کھایا۔

پھر کچھ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان فرمائے۔

ایک مرید نے عرض کیا کہ اختلاف امتی رحمۃ جو حدیث شریف مین آیا ہے

AsliAhleSunnet.com

کیا معنی ہین فرمایا - حدیث مین یہہ قصہ واقع ہوا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کوئی بات نہ کہون گا۔ اُسکے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اب حکم شرع کیا ہی کہا کہ تمام عمر بات نکرو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ فرمایا چالیس سال بات نکرو۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہا چھ ماہ کسی سے کلام نہ کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا فرمایا کہ ایک نماز کے وقت تک بات موقوف رکھو یہہ سب قصہ حضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر نقل کیا۔ آپنے سب صحابہ کو بلا کر دلائل دریافت کئے۔ کیونکہ سب مجتہد تھے۔ لہذا سب نے اپنے اپنے دلیل کلام اللہ سے بیان کی۔ اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ اختلاف امتی رحمۃ یعنی میری امت کا اختلاف رحمۃ ہے۔ ایک موقع پر یہہ بھی ارشاد فرمایا کہ اختلاف صحابی رحمۃ یعنی میرے صحابہ کا اختلاف رحمۃ یعنی میرے صحابہ کا اختلاف رحمۃ ہے رحمت کے معنی یہی ہین کہ حالت اختلاف مین جسکے قول پر بھی عمل کر لیویگا مواخذہ سے بری ہو جائے گا۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر ضرورت کے وقت حنفی شافعی کے قول پر عمل کر لیوے یا شافعی حنفی کے مذہب پر یہہ صحیح ہو سکتا ہے یا نہین فرمایا اگر کوئی ضرورت شرعی سے مجبور کرے تو جائز ہے ورنہ نفسانی حیلہ کے تقاضے سے ایسا نکرنا چاہئے کہ مثلاً ایک امام کی تقلید کرتا ہے۔ کسی مسئلہ مین عملاً دوسرے امام کا قول آسان اور سہل پایا اسوقت اوسکو ہی اختیار کر لیا۔ یہہ بُری بات ہے۔ مین نے اسکی تفصیل ایک خط ہی مین لکھی ہی۔

AsliAhleSunnet.com

ایک مرید نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کو خلقت کی پیدائش سے اپنی بندگی ہے مقصود ہے۔ یہہ بات نہین ہے کہ حکماء کہتے ہین کہ نجات امر عقلی ہے فرمایا۔ ہان۔ مگر بعض جگہہ عمل کی تاثیر ادسی طور پر ہوتی ہے۔
ایک مرید نے عرض کیا کہ تانبے کے برتن اور برنجی برتن کے استعمال کا کیا حکم ہے فرمایا کہ تانبے کے برتن کا استعمال درست ہے۔ مگر چونکہ بغیر قلعی کے مین کہانا خراب ہوجاتا ہے اسلیئے اوس پر قلعی کرلینا چاہیئے اور برنجی برتن مین چونکہ ہندؤن کی مشابہت لازم آتی ہے اسلیئے اون کا استعمال مکروہ ہے مگر ان کو بھی اگر قلعی کراکر استعمال کرایا جاوے تو علت مشابہت بھی جاتی رہیگی۔ جیسے اکثر مسلمان تہالی اور لوٹہ وغیرہ قلعی کراکر استعمال کرتے ہین اور سقّے جو راستے مین پانی پلاتے پہرتے ہین۔ اکثر پیتل کے کٹورے قلعی دار رکہتے ہین۔
فرمایا۔ کچہہ اللہ تعالےٰ نے۔ پہلے لوگون کی عمر مین برکت عطا فرمائی تہی۔ شیخ جلال الدین سیوطی مصری شافعی کی تصانیف اسقدر ہے کہ ایکروز جو حساب کیا گیا تو انکی پیدا ہونے کے زمانہ سے انتقال کے وقت تک روزمرّہ بارہ ورق تصنیف کے ہوتے ہین اب تعجب ہے کہ حج کس زمانہ مین کیا ہوگا۔ قرآن شریف کس وقت مین حفظ کیا ہوگا۔ علوم کس فرصت کے زمانہ مین پڑہے پڑہائے ہونگے عقل حیران ہے کچہہ سمجہہ مین نہین آتا ہے۔ فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز شکر بار کی تصنیف سے جو رسالہ عزیزیہ ہے فی الحقیقت نہایت عمدہ رسالہ ہے۔ انہون نے ایک رسالہ غینیہ وحدت الوجود کے باب مین لکہا ہے

AsliAhleSunnet.com

وہ بھی قابل دیکھنے کے ہے اور آداب السلوک وغیرہ رسائل لکھے ہین الغرض ان کی سب تصانیف عمدہ ہین فرمایا ایسا یاد آتا ہے کہ دنیا مین ایکسو پچاس علم ہین۔ کچھ تو پہلے آدمیون مین رائج تھے اور کچھ اس زمانہ مین موجود ہین ایک مرید نے عرض کیا کہ چودہ علم جو مشہور ہین یہہ کیا بات ہی فرمایا یہ علوم تحصیل عربی کے اعتبار سے زیادہ مشہور ہین۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ نظم خطبہ کا جو ہندوستان سے ہی رواج ہوا ہی یہ جایز ہے یا نہین فرمایا کہ مکروہ ہے اگر کبھی کوئی شعر نثر مین آجاوے تو مضائقہ نہین

ایک مرید نے عرض کیا کہ شیعون کے گھر کا کھانا کھانا اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے فرمایا کھانا کھالینا چاہئے۔ بشرطیکہ شبہہ کسی ناچیز کی امیزش کا نہو۔ ذبیحہ سے البتہ نفرت کرے اور بہتر ہے کہ نکھاوے۔

حسب تذکرہ فرمایا کہ فواد الفواد علم سلوک کا دستور العمل ہے اور نہایت عمدہ کتاب ہے ہر چند کہ خسرو نے بھی ملفوظات جمع کئے ہین۔ لیکن ہمقدر مقبول نہین فرمایا حضرت سلطان المشائخ رح بہت بڑے بزرگون مین سے تھے۔ دیکھو ان کے کیسے کیسے خلیفہ ہوئے۔ بہائی سراج اور نصیر الدین ہی کو ملاحظہ کرلو۔

فرمایا۔ کہ فال دیکھنے کی مزدوری لینا یا گھر بتلانیکی مزدوری لینا۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ فلان شخص کا گھر کہان ہے اس پر مزدوری لینا ناجایز ہے۔ خود فال بینی بھی ناجایز ہے کہ علم اس کا یقینی نہین ہے مگر تعویذ نویسی کی اجرت یا جہاڑ پہونک وغیرہ کی اگر کوئی خوشی سے دیوے حلال ہی۔ حدیث شریف مین

AsliAhleSunnet.com

آیا ہے کہ چند صحابہ کہین گئے تھے۔ وہان کسی شخص کو جن چمٹا ہوا تھا ان لوگونکی خبر سنکر وہان کے لوگ آئے کہ ایسے پیغمبر کے پاس سے آتے ہو جن کا شہرہ شرق سے غرب تک ہی کچھ اس جن کی تدبیر کرو انہون نے کہا کہ لوگ ہماری دعوت کرتے ہین۔ لیکن تمنے نہین کی اگر کچھ دینا قبول کرو مضایقہ نہین۔ غرض تین روز تک فاتحہ پڑہی اس شخص کو صحت ہوگئی جو کچھ انہون نے دیا تھا حضرت کی خدمت مین لائے اور حضرت نے حلال فرمایا اور اونکی خاطر و اصرار سے کچھہ خود بھی تناول فرمایا فرمایا قرآن شریف کی تعلیم پر اُجرت لینا یا اذان پر اُجرت لینا یا جنازہ کی نماز پر اجرت لینا منع ہے۔ پہر فرمایا کلّیہ یاد رکھو کہ اُجرت فرض عین پر لینا یا فرض کفایہ پر لینا یا حرام کام کی اُجرت لینا جیسے مزامیر وغیرہ کے سب حرام ہین اور جو اس قسم سے نہو درست ہی۔ اور رشوت کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ خواہ واجب کے ترک کرنے پر لیا جاوے یا واجب کے ادا کرنے پر دونون صورتون مین رشوت ہی کہا جاویگا۔

فرمایا میرے شاگردون مین تین آدمی نہایت لایق اور عمدہ تھے۔ مولوی رفیع الدین و مولوی الہی بخش اور کلکتہ مین مولوی مراد علی ہین۔ لیکن انہون نے پڑھنے پڑہانیکا شغل چھوڑ دیا ہے تجارت کرتے ہین۔

فرمایا مولوی رفیع الدین نے ریاضیات مین اسقدر ترقی کی کہ اس فن کے موجد محمد علی نے بھی اس سے زیادہ نہ کی ہو گی فرمایا کہ حضرت والدماجد صاحب نے ہر فن کا ایک آدمی طیار کیا تہا۔ جو مدرس جس فن کے لایق ہوتا تہا اس کو وہی فن سپرد کرتے تھے۔ خود معارف گوئی اور معارف نویسی مین

AsliAhleSunnet.com

مشغول رہتے تہے اور حدیث شریف پڑہا کرتے تھے۔ مراقبہ کے بعد جو کشف ہوتا تہا لکھ لیتے تھے۔ باوجود محنت شاقہ بہت کم بیمار ہوتے تھے عمر شریف اکسیٹھ برس چار ماہ کی ہوئی چوتہی شوال ۱۱۱۴ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ اور انتیسوین محرم ۱۱۷۶ھ کو وفات پائی۔ وفات کی تاریخ امام اعظم دین ہے فرمایا حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ مین نصاریٰ کا تسلط ہوگا۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ وہ یہی نصاریٰ ہین یا اور ہونگے فرمایا یہی ہون یا اور آوین۔ کیونکہ اہل اسلام مین ظلم نہایت درجہ شایع ہوگیا ہے۔ یاد رکھو کہ ملک کفر کے ساتھ تو قایم رہ بھی سکتا ہی۔ مگر جہان ظلم و ستم ہوگا وہ ملک کبھی بامراد اور سرسبز نہوگا۔ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانون اہل فارس تمہارے ساتھ ایک دو ٹکر یعنی مقابلہ کرینگے۔ پہر گم ہوجاینگے۔ پہر یہ بات واقع ہوچکی اور فرمایا تہا کہ اہل روم یعنی نصاریٰ یکے بعد دیگرے جماعت جماعت مقابلہ کرینگی۔ کیونکہ یہہ صابر ہین اور آہستہ آہستہ کام کرتے ہین فرمایا ان کو حضرت مہدی علیہ السلام موعود قتل کرینگے۔ پہر ایک حسرت کے ساتہہ کہا کہ جسکی قسمت مین ہے وہ یہہ زمانہ دیکھے گا فرمایا کہ چنگیز خان ہلاکو کا نواسہ خود مسلمان ہوا تہا اور اُس روز تین لاکھ آدمیون نے اسلام قبول کیا۔

اسی اثنا مین ایک شخص نے مثنوی شریف کے دو شعرون کا مطلب دریافت کیا وہ شعر یہہ ہین۔

ہم چو سبزہ بارہا روئیدہ ام
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

کور کورانہ مرد در کربلا
تا نغفتی چون حسین اندر بلا

فرمایا۔ اہل تناسخ تو یہ کہتے ہین کہ آدمی ایک جان سے دوسری جاندار کے بدن ہین چلے جاتے ہین۔ دیکھتے نہین ہو کہ پہلے سبزہ تھا اس کو کھایا قوت نطفہ بلکہ مادہ نطفہ کا اسی سے حاصل ہوا ہے۔ پھر نطفہ سے علقہ اور مضغہ انسان وغیرہ ہین بنجاتے ہین۔ مگر یہ تحقیق غلط ہے مولانا صاحب کا مطلب اولیاء اللہ کے مراتب کا بیان کرنا ہے۔ چونکہ اُن بزرگون کو فنا اور محویت ہر آن کے بعد ہوتی رہتی ہے لہذا وہ لوگ ہر محویت کے بعد کے زمانہ کو ایک نیا وجود اور ہستی سمجھتے ہین ایک اور مرتبہ بھی صوفیہ کرام کے ہان ہوتا ہے اور یہہ مرتبہ نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے کہ انانیت مطلقاً نیست و نابود ہو جاتی ہی۔ پس وہ اپنے کو بھول کر سرورین خود بخود کہہ بیٹھتا ہے کہ ہین ایسا ایسا ہون دوسرے مصرع مین جو تا ہے وہ تا وقتیکہ معنول ہین ہے۔ یعنی اندھا دھند کربلا کو مت جا۔ پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام جیسی بلائین تو اپنے اوپر برداشت کر لے۔

فرمایا۔ مجکو جن جن روحون سے فیضان ہوتا ہے وہ پانچ ارواح مبارک ہین اول رسول اللہ صلعم کی روح مبارک۔ دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح تیسری حضرت غوث الاعظم رح کی روح چوتھے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ کی روح پانچوین حضرت معین الدین چشتی رح کی روح۔ اسی اشعار ہین۔

فرمایا کہ مُردہ کی قبر پر چراغ جلانا نچاہیئے کہ باعث لعنت ہی اور شادی وغیرہ ہین بعض مصلحت۔ بلکہ ضرورت کی وجہ سے جلاتے ہین۔ البتہ شب برات وغیرہ

AsliAhleSunnet.com

مین کبھی روشنی نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہہ عمل مشرکون سے لیا گیا ہی۔
فرمایا فقہانے یہ لکھا ہے کہ جب مطلع صاف ہو ابر وغیرہ نہو۔ ایسی حالت مین جب تک جم غفیر یعنی کثیر آدمی چاند کا ہونا نہ بیان کرین۔ قاضی کی عدالت مین بیان مقبول نہوگا۔ البتہ ابر ہونیکی حالت مین دو شاہدون کا بیان جبکہ دونون عادل ہون کافی ہوجائے گا۔ اور حدیث شریف مین صرف اسیقدر آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے چاند دیکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا تو مسلمان ہے۔ عرض کیا۔ ہان۔ فرمایا منادی کردو کہ کل روزہ رکھین۔ اس حدیث سے بعض لوگ کہتے ہین کہ ایک شخص کی ہی شہادت کافی ہوتی ہے۔ مگر اور حدیثین ہین جن سے دو شخصون کی شہادت ثابت ہے۔ جم غفیر کی تعداد بھی محدثین نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہین کہ کم سے کم پچاس آدمی ہون اور بعضون نے کہا ہے کہ پچیس ہی کافی ہین۔
فرمایا جو آدمی راست گفتار ہوتا ہے بہت ہی اچھا ہے۔ سلوک کی کتابون مین مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ کسی زمانہ مین ایک چور تھا اس نے اپنے بھائیون سے یہ عہد کرلیا تھا کہ مین سوائے پادشاہون کے اور کہین چوری نہین کرونگا ایک مرتبہ رات کو موقع دیکھکر پادشاہ کی اٹاری پر جا پہونچا۔ دیکھا کہ پادشاہ جاگتے ہین اور اپنی بیوی سے کچھ باتین کررہے ہین۔ انہین باتون مین اپنی صاحبزادے کی شادی کا تذکرہ شروع کردیا۔ پادشاہ نے کہا کہ بیوی ہم کو گردونواح کے بادشاہون کے یہان تو شادی کے ہوئے نہایت عار آتا ہی۔ ہماری

مرضی تو یہہ ہے کہ کوئی اگر صالح اور متقی آدمی ملجائے تو اس سے لڑکی کی شادی کرین - بیوی صاحبہ نے کہا کہ پھر تمہارے نزدیک صالح اور متقی کسکو کہتے ہین اور وہ کون ہے کہا ایسے شخص سے لڑکی کی شادی کرونگا کہ جسکی ایک سال تک تکبیر اولی فوت نہوئی ہو البتہ کسی عذر سے کبھی فوت ہوگئی ہے تو معذور ہے - ایسا شخص صالح ہوگا - چور یہہ باتین سنکر وہان سے لوٹا اور مسجد مین داخل ہوا شب و روز نماز ہی مین سرگرم اور مستغرق رہتا - کسی وقت کی تکبیر بہی فوت نکرتا تہا - بعد تھوڑے زمانہ کے بادشاہ نے اس امر کی تفتیش کے لئے منادی کرائی - سوائے اُس چور کے اور کوئی اس صفت کے ساتھ موصوف نپایا گیا - بادشاہ صاحب یہہ حال سنکر مسجد مین خود تشریف لائے ملاقات کی - بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارا پیر و مرشد کون ہے - اس نے سچ سچ کہدیا کہ میرے پیر و مرشد تو حضرت آپ ہین - اسواسطے کہ صرف آپکی ہی باتون پر یہہ عبادت شروع ہوگئی ہے - اور تمام قصہ اپنا شروع سے نقل کیا - بادشاہ نے اُس وقت قبول نکیا اور کہا کہ اسی قدر نیک عمل مین مشغول رہو - انشاءاللہ تعالی درست ہوجاؤ گے - پھر حضرت احمد جام کا قصہ نقل فرمایا کہ ابتدا مین اُن سے کوئی رجوع نہ کرتا تہا - مزدورون کو مزدوری دیکر بلاتے تہے - جب لوگ فیض صحبت سے لذت پذیر ہوگئے اور مرید ہوئے - تب اسقدر مشہور ہوگئے ہین - فرمایا بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیر کو مرید سے فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ اسی قبیل کا ایک قصہ ارشاد فرمایا فرمایا اسباب خیر کے حاصل ہونے کو عربی مین توفیق کہتے ہین اور اسکے برعکس کو خذلان کہتے ہین -

AsliAhleSunnet.com

فرمایا کہ خان دوران خان کی حویلی مین جو کالا محل کر کے مشہور ہے پُرانی دہلی کے ویران ہونے کے بعد مین بھی تہوڑی روز رہا ہون۔ یہ امر صحیح ہے کہ اس مین پہلے جن رہتے تہے اور جو شخص وہان جا کر رہتا تہا اسکو نہایت سخت سخت تکلیفین اور ایذا دیتے تہے۔ چنانچہ مجھ سے بھی ملاقات ہوئی مین نے اُن سے صاف کہدیا کہ اگر تم مجکو اور میرے متعلقین کو ایذا دوگے تو مجکو بھی تمسے کچھ سروکار ہوگا ورنہ مین بھی جہانتک مجھ سے ہوسکیگا کمی نکرونگا اس روز سے مجکو کچھ تکلیف نہین پہونچائی۔ ایک ولایتی آدمی بھی وہان رہتا تہا البتہ اس کو سخت تکلیف دی تہی۔ نواب نجابت علی خان نے انگریزون کے زمانہ مین اس کو خرید لیا تہا۔ انہون نے عجیب ترکیب کی تہی جب کبھی کسی جن کی شکل نظر آتی فوراً غلامون سے کہتا کہ تلوار ننگی کر و اور ان کو مارو وہ لوگ ننگی تلوار کرتے اور جن رفوچکر ہو جاتے۔ چند بار اس طرح کرنے سے بالکل جاتے رہے ایک موقع پر فرمایا کہ کم پانی پینے سے آدمی لسان اور زبان آور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سنائی نے کہا ہے ؎

ذہن ہندی ونطق اعرابے　　　　بود از کم خوری و کم آبے

حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ کا تذکرہ شروع ہوا

فرمایا کہ شیخ صدیقی تھے اُن کی کتابین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑے علامہ اور نہایت کامل شخص تھے۔ فرمایا ہر قوم کو کسی نہ کسی فن کی ساتھ مناسبت ذہنی ہوتی ہے۔ چنانچہ ہندؤن کو حساب کے ساتھ نہایت مناسبت ہے۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے دمڑی اور کوڑیون تک کا حساب بہت جلد

AsliAhleSunnet.com

اور صحیح لگا لیتے ہیں۔ اہل فرنگ کو ہاتھ کی صنعت اور جزوی کاریگریوں مین نہایت کمال ہوتا ہے۔ فن ریاضی مین بھی نہایت درجہ دخل ہوتا ہے۔ مگر علم منطق اور الٰہیات و طبیعات کی باریکیٔن بالکل نہین سمجھتے ہین۔ یہہ اہل اسلام کا حصّہ ہے۔

فرمایا۔ حکما کہتے ہین کہ دو میوے ایسے ہین۔ جن سے تینون حسین لذت پذیر ہوتی ہین ولایت مین سیب ہین اور ہندوستان مین آم۔ کہ آنکھ ان کے رنگ دیکھنے سے دماغ اُنکی خوشبو سے۔ زبان ان کے ذایقہ سے متلذذ ہوتی ہے

فرمایا ہندوستان مین باعتبار پیشہ تین اصول ہین۔ باقی فرع ہین۔ زراعت صناعت۔ تجارت۔

فرمایا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کیمیا خواہی زراعت کن کہ خوش گفت آنکہ گفت ۔ ذرع ثلثش زرہست ثلث دیگر ہم زرہست

کیونکہ عربی مین عین زر کو بھی کہتے ہین۔

فرمایا۔ کہ جب مین پرانے شہر مین تھا رافضی اور بدکار لوگ جو برادری کے بھائی ہوتے تھے اور مجھ سے ایک قسم کا حسد رکھتے تھے مجکو نہایت درجہ ستاتے تھے اور بہت تکلیف دیتے تھے۔ چنانچہ بعض لوگ میرے مکان کے قریب تعزیہ کھڑا کرتے تھے اور تمام شب ناجائز امور مین مشغول رہتے تھے۔ مین مکان چھوڑ دیا کرتا تھا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک فاجرہ و بدکار عورت شراب پئے ہوئے میرے سامنے آکھڑی ہوئی۔ مین تراویح پڑھ رہا تھا قریب آکر باواز بلند یہ شعر پڑھنے لگی ؎

AsliAhleSunnet.com

در کوئے نیک نامی مارا گذر نداد ند   در تو نمی پسندی تغیر کن قضا را

اور کبھی ایسے ایسے امور کرتے تھے۔ جس سے مجھ پر قرأت مشتبہ ہو جاتی تھی۔ ایک حکیم صاحب تشریف لائے۔ عرض کیا کہ آج عجیب واقع گذرا ہی نواب نوازش علی خان کا چپراسی اپنی والد کی بیماری کی خبر سُنکر رخصت حاصل کر کے آیا تہا۔ یہان آکر باپ کو مردہ پایا جب اوسکی ارتھی بنا کر لیگئے اور آگ دینے لگے خود بخود اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا مجکو پائے برہنہ کانٹون سے راستہ سے چند لوگ نہایت تکلیف سے اوپر کیطرف لے گئے وہان نقیبون نے دیکھکر یہہ کہا کہ لیجاؤ یہہ شخص نہین ہے ہم نے اور شخص کو بلایا ہے۔ اس نے وہین سے چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ یہہ روح قبض کرنیوالون کی غلطی ہے۔ حکیم نے عرض کیا کہ ایسا بھی ہوتا ہے فرمایا ہم نے بہت سُنا ہے۔ فرمایا میرے والد ماجد کے مریدون مین سے ایک عورت لاڈلی خانم نام تھی ہم بچے تھے تو ہم سب سے نہایت درجہ اوس کو اُنس تھا۔ کبھی کبھی ہم جا کر اوس سے قصہ گوئی کی فرمایش بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فارسی در اصل ہمنے اوسی مغلانی سے سیکھی ہے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ بھی حضرت قطب صاحب مین زیارت کے لئے گئی۔ اس کو وہان سکتہ ہو گیا اور بالکل موت کے آثار اوس کی صورت و جسم پر نمایان ہو گئے۔ میت سمجھکر غسل دیا گیا اور تکفین کی گئی اس نے جھٹ پٹ آنکھین کھول دین اور اوسکے اندر روح آگئی مگر ضعف بہت ہو گیا تہا اس کو دہلی لائے اور ایک روز کے بعد اس سے کیفیت مرض دریافت کی اُسنے کہا کہ اول مجکو یہہ معلوم ہوا کہ ایک سرسری میرے انگوٹھے سے

چلنا شروع ہوئی۔ مین اسی وقت بیہوش ہوگئی۔ چند لوگ مجکو ایک جگہ لے گئے وہان ایک بزرگ تھے لے جانیوالون سے اونہوں نے کہا کہ ہم نے لاڈلی خانم بنت فلاں کی نسبت کہا تہا تم کس کو لے آئے۔ انہون نے فوراً مجکو چھوڑ دیا۔ تحقیق جو کیا گیا تو اُسی وقت وہ دوسری عورت مری تہی۔ مگر یہہ خانم اگرچہ اس قصہ کے بعد دو برس تک زندہ رہے۔ مگر در حقیقت مر ہی گئی تہی اسلیئے کہ قوت حواس بالکل منتفی ہوگئی تہین۔ کہانیکا مزہ پہلون وغیرہ کا مزہ زبان پر مطلقاً معلوم نہوتا تہا۔ ترش چیزین نہایت مرغوب تہین حرکات سکنات ذکاوت۔ فطانت وغیرہ مین فطور آگیا تہا۔ اسی قبیل سے ایک اور قصہ بھی نقل فرمایا۔

فرمایا بسم اللہ سمیری ساہری سمر دنا اندؔ ونا اس کا تعویذ بنا کر فلان شخص کو بواسیر کے خون بند ہونے کے سلئے دیدو۔ کہہ دو کہ ناف کے نیچے پشت کی طرف باندہے اور او دانا نہما اسمت سمیری سواہا بواہا ساہری سمر دنا اندؔ نا اس کا تعویذ کرکے اس کو ڈہیلے پر ملکر مشہ کے مقام مین۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ تپ لرزہ کے لیئے کچہہ تحریر فرمادیجئے فرمایا لکہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علےٰ ابراہیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یرید اللہ ان یخفف عنکم یا غفور الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ذالك تخفیف من ربکم ورحمتہ یا غفور یا غفور یا غفور بسم اللہ الرحمن الرحیم الان خفف اللہ۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ پہلے جو آدمی اولیاء کی خدمت مین حاضر ہوا

ہوتے تھے تو اپنے مطلب پر کامیاب ہوتے تھے اب یہ کیفیت ہے کہ بے
نیل مرام واپس آتے ہین اور پھر غیر معتقد ہو جاتے ہین فرمایا اگر بزرگ
کے پاس یہ نیت کرکے جاتے ہو کہ ہماری تقدیر کے بھی خلاف کر سکتا ہی
تو اول ہی غیر معتقد ہونا چاہیئے۔ اسواسطے کہ بزرگ یا فقیر کے قدرت مین
تقدیر کا بدلنا نہین ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا
کہ وہ کب چاہتے تھے کہ ایسا ہوئے۔ جو اللہ کو منظور تھا سو ہوا۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے تین بار دعا فرمائی کہ حضرت علیؓ خلیفہ اول مقرر فرمائے
جاوین۔ مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی خلیفہ اول مقرر ہوئے۔ پھر ایک بار دعا
فرمائی کہ میری امت مین میرے بعد جدال و قتال نکرے۔ ارشاد باری ہوا
کہ ضرور کریگی اور دعا مقبول نہوئی۔ الغرض اللہ کی شان بے نیازی ہے
اسکے حکم مین نہ کسی فقیر کو دخل ہے نہ امیر کو ولی و نبی کو ؎
دست سلطان ہرچہ خواہد آن کند + فرمایا اولیاء اللہ کی نسبت وہی اعتقاد
رکھنا چاہیئے۔ جو معتبر کتابون مین لکھے ہین۔ خلاف کتاب اعتقاد مین افراط
و تفریط کو گنجایش نہ ہوے۔ کرامتین و خرق عادات اولیاء اللہ کے حق مین
کسی مریض کی پیاس اگر انکی تصرف سے جاتی رہے یہ بھی اونکا کمال ہے
بہت سے آدمیون کی پیاس ایک مرتبہ ایک ولی کے تصرف سے جاتی ہی
تھی فرمایا۔ انبیاء معصوم ہوتے ہین اور اولیاء محفوظ ہوتے ہین۔ یہی فرق
ولی اور نبی مین ہے۔ معصوم وہ ہے کہ گناہ کا صادر ہونا اوسکی ذات سے
محال ہو۔ باوجودیکہ استعداد گناہ کی اوسکے اندر موجود ہے۔ محفوظ وہ ہے

AsliAhleSunnet.com

کہ گناہ کا صادر ہونا اوس سے ممکن ہو۔ گو یہہ ممکن تمام عمر مین کبھی بھی واقع نہو پس دونون مین یہہ فرق ہوا کہ اول محال کو مستلزم ہے اور دوسرا ممکن غیر واقع ہے۔

فرمایا شعبان کی پندرہوین رات کو مغرب کے وقت سے صبح صادق تک آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول اور تجلیات الٰہی کا ورود ہوتا رہتا ہے اگر آدمی سے ہو سکے تو تمام رات ورنہ نصف رات تک ضرور جاگے اور اللہ سبحانہ کی عبادت کرے۔ مشائخ فرماتے ہین کہ اس رات کو سو رکعتین اس طرح پڑہنا چاہئین کہ اول رکعت مین قل ہو اللہ احد دوسری مین قل اعوذ برب الفلق پڑہے اور دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا رہے۔

فرمایا حدیث مین آیا ہے۔ اگرچہ ضعیف حدیث ہے کیونکہ سند صحیح نہین ہی کہ اول رکعت مین چودہ بار سورہ الحمد وسورہ اخلاص وسورہ فلق وسورہ والناس پڑہے۔ دوسری مین ایکبار آیت الکرسی ایک بار آیت حریص علیکم آخر تک پڑہے اور بعدہٗ دعا اپنے لئے اور اپنے تمام دوستون اور عزیزون کے لئے مانگے اور یہہ بہی فرمایا کہ سورہ یٰسین شریف ایک بار پڑہ کر دعا مانگی انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔ فرمایا چارون دفتر جن کا پہلے ذکر ہوچکا ہے تقدیر مبرم اُن مین زیادہ تر ہے معلق کو کم دخل ہے۔ پھر ایک قصہ ارشاد فرمایا کہ روزینہ ایک شخص کا تقدیر مین جسقدر لکھا ہوا تہا ایک بار ملگیا سب خرچ کر دیا اوسکے بعد اور ملا۔

فرمایا کہ مولوی رفیع الدین صاحب کا فن ریاضی مین ہند اور ولایت مین

AsliAhleSunnet.com

مثل موجود نہ تھا۔ اہل قصبات کو ان فنون سے کم مناسبت ہوتی ہے۔ مگر مولوی عبدالعلی صاحب کو نہایت ملکہ تھا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ ایک ہی پیر سے دوبارہ بیعت کرنا جایز ہے **فرمایا** نعوذ باللہ اگر کوئی کام خلاف شریعت و طریقت سرزد ہو گیا ہو واجب ہے کہ پیر سے اور اگر پیر موجود نہو تو خلیفہ یا مرید سے تجدید بیعت کرلے ورنہ مستحب ہے **فرمایا** ایک بزرگ تھے وہ ٹوپی اور کپڑوں وغیرہ سے ہر روز بیعت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ آداب المریدین ایک کتاب ہے اوس مین تمام امور لکھے ہین۔ مگر یہ فن اور علم اصل ہین اور رشتے ہے ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شاہ صاحب کے فتاوے

اگرچہ شاہ صاحب کے فتاوی بہت سے ہین اور ایک ضخیم جلد مین آپکے فتاوے فتاوی عزیزی کے نام سے طبع ہو گئے ہین۔ مگر چند فتوے ضروری یہان درج کئے جاتے ہین۔

سوال۔ جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہ کو حضرت ابوبکر و عمر عنہما سے افضل کہے اوسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہین اور اہل سنت اوسکے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ تفضیلیہ لوگ دو قسم ہین ایک تو وہ لوگ ہین کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہ کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل جانتے ہین اور

AsliAhleSunnet.com

حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور تعظیم اور تعریف اور انکی پیروی اور اون کے قول و فعل سے سند لیتے ہین سرگرم اور مضبوط ایسے ہین جیسے اہل سنت کہ باوجودیکہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے افضل جانتے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کمال رسوخ اور محبت رکھتے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی و طریق ہین سرگرم ہین اور اونکے قول و فعل سے سند لیتے ہین تو اس قسم کے تفضیلیہ سنیون ہین داخل ہین لیکن اس مسئلہ ہین انسے خطا ہوئی ہے انکا خلاف تمام اہل سنت و جماعت سے ایسا ہی جیسے اشعریہ کا ماتریدیہ سے سو اس قسم کے تفضیلیہ کی امامت جائز ہے اور کچھہ علماء و اہل سنت اور صوفی بھی ایسے ہوئے ہین مثل عبدالرزاق محدث و سلمان فارسی و حسان بن ثابت اور بعضے اور صحابہ۔

اور دوسری قسم تفضیلیہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ ہم محبت حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کی اور اونکی اولاد و اتباع کی اور اونکا طریقہ کافی ہے اور اون کے قول و فعل سے سند لینے کافی ہے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ہم برا نہین کہتے نہ اور اصحابہ کو مگر ہم اون سے کچھہ سروکار نہین رکھتے نہ ہمین انسے عداوت ہے اور نہ اونکا اتباع کرین نہ ترک اتباع نہ ہم اونکے قول و فعل سے سند لین اور نہ اعراض کرین تو اس قسم کے تفضیلیہ بیشک مبتدع ہین اون کی امامت کا حکم بھی وہی ہے جو اور مبتدعون کی امامت کا حکم ہے اور کوئی اہل سنت سے اس قسم کا تفضیلیہ نہین ہوا۔

سوال ۔ حنفی مذہب اگر بعضے احکام ہین شافعی مذہب پر عمل کرے جیسے

AsliAhleSunnet.com

رفع یدین وغیرہ اُسکا کیا حکم ہے۔

جواب۔ حنفی مذہب کو شافعی مذہب پر سوائے ان تین وجہوں کے عمل کرنا جائز نہیں۔

اوّل۔ یہہ کہ ایک مسئلے مین دلیلین قرآن وحدیث کی شافعی مذہب کو ترجیح دیتا

دوسری وجہہ یہ کہ کسی حنفی کو ایسی مشکل پڑہی کہ بدون مذہب شافعی کے گذارہ نہ ہو جیسے پانی کا مسئلہ اس ملک مین کہ ہند وغیرہ لوگون سے کنوؤنکا پاک رہنا بموجب حنفی مذہب کے ناممکن ہے۔ یا مفقود کے مسئلہ مین مفقود اوسکو کہتے ہین جسکے مرنے جینے کی کچھ خبر ہی نہو تو اوسکی بیوی حنفی مذہب مین نوّے برس تک انتظار کرے دوسرا نکاح نہ کرے اور اماموں کے نزدیک چار برس

تیسری وجہ یہ ہی کہ کوئی شخص صاحب تقوی ہو اوسکو عمل مین احتیاط منظور ہو اور احتیاط شافعی مذہب مین اُس مسئلہ مین نہ ہو مثلاً صدقہ دو سیر سے زیادہ دینا یا مور کا گوشت کھانا اور علیٰ ہذا لقیاس۔ لیکن ان تین وجہون مین ایک شرط اور بہی ہی وہ یہ کہ تلفیق نہو جاوے یعنی ایسی صورت نہو جائے کہ دونون مذہبون مین نارو ا ہو جاوے اوسکی مثال جیسے ایک شخص کو وضو ہے اور وہ فصد کو ناقص وضو جانتا ہے پہر اوسی وضو سے امام کے پیچھے نماز مین الحمد نہ پڑہی اب دونو مذہبون مین اوسکی نماز جائز نہین حنفی مین تو فصد سے وضو نرہا اور شافعی مذہب مین الحمد نہ پڑہنے سے نماز نہ ہوئی پس اگر سوا ان تین وجہون کے حنفی کا اقتدا چھوڑ کر شافعی کا اقتدا کرے یا برعکس اسکے کرے تو مکروہ قریب حرام کے ہے کہ یہ دین مین کھیل ہوا۔

AsliAhleSunnet.com

سوال۔ علم منطق و علم انگریزی کے تحصیل کرنے مین مشغول ہونا جائز ہی کہ نہین اور نیز علم فارسی ہین جو قران و حدیث سے سوا ہو کیا حکم ہے اور ہنتی تابع محمدؐ کے فتاوی سراج المنیر مین جو عبارت دیکھی ہے وہ ہی گذارش کیجاتی ہے اوسکی یہ عبارت ہے۔

تَعَلُّمُ الْعِلْمِ يَكُوْنُ فَرْضًا عَيْنًا وَهُوَ قَدْرُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَفَرْضًا

علم سیکھنا فرض عین ہے بقدر حاجت کے اور فرض

كِفَايَةً وَهُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِيَنْتَفِعَ غَيْرُهُ وَمَنْدُوْبًا وَهُوَ التَّبَحُّرُ فِي

کفایہ ہی جو حاجت سے زیادہ ہو کہ اس سے غیر کو نفع ہو اور مستحب ہے جو

الْفِقْهِ وَحَرَامًا وَهُوَ عِلْمُ الْفَلْسَفَةِ وَالشَّعْبَدَةِ وَالتَّنْجِيْمِ وَالرَّمْلِ

فقہ مین تبحر جائے اور حرام ہی علم فلاسفہ اور علم شعبدہ اور علم نجوم اور رمل

وَعِلْمُ الْقَائِفِيْنَ وَالسِّحْرُ وَدَخَلَ فِي الْفَلْسَفَةِ عِلْمُ الْمَنْطِقِ انتہی كلامہ

اور علم قیافہ اور جادو اور فلسفہ مین داخل ہی علم منطق بھی آخر ہوا کلام اسکا

اور انصاری کی نوکری کا کیا حکم ہے۔

جواب ۔ منطق پڑہنے مین کچھ مضایقہ نہین اسلیے کہ منطق کچھہ بالذات علم نہین ہی بلکہ آلہ ہے جیسے اور علم آلہ مثل نحو و صرف کی ہین اور آلہ کا حکم وہ ہے جو ذی آلہ کا ہو اوسکی مثال جیسی توپ خانہ و گھوڑا و ہتھیار لڑائی کا آلہ ہی اگر لڑائی عبادت ہے جیسے جہاد کرنا اور چورون اور رہزنون کو دفع کرنا تو استعمال آلہ کا یعنی توپخانہ وغیرہ عبادت ہے جیسے جہاد کرنا حرام اور گناہ ہے جیسے باغی ہونا و رہزنی کرنا تو استعمال بھی اس آلہ کا یعنی توپ وغیرہ

AsliAhleSunnet.com

کا حرام اور گناہ ہے اسیطرح ہر آلہ کا حکم وہی ہے جو ذی آلہ کا ہے نہایت کار یہ
ہے کہ اگر کوئی منطق پڑھ کر مذاہب باطلہ کی تائید کرے وہ عقاید حقیہ مین
شک ڈالنے کو استعمال کرے تو البتہ گنہگار ہوگا اس کام مین نہ کہ علم حاصل
کرنے مین اب سنو وہ جو قدما نے اس علم کی ہجو کی ہے اور اوسکی تحصیل سے
منع کیا ہے تو اس سے غرض دو باتین ہین یا تو یہہ کہ اونکی مراد یہہ ہے کہ اس
مین ایسا محو و مشغول ہو جاوے کہ اسکو مقصود بالذات سمجھ لے اور تمام عمر
اسمین صرف کرے اور علوم مقصود بالذات سے باز رہ جاوے تو اسو جہ سے
تو تمام علوم آلیہ مثل صرف و نحو و معانی و بیان سب منع اور حرام ہین اور
یا اونکی مراد یہ ہے کہ اس زمانہ مین اس علم کا استعمال تائید مین مذہب معتزلہ کی
اور فلسفہ کے رائج تھا اور حد و د و رسوم و قیاس اشکال و مسائل قدم عالم
و اثبات ہیولی و صورت وغیر ذلک مین مستعمل ہوتا تہا اور جو اس علم مین
مشغول ہوتا تہا اوسکا دین اس مزخرفات مین بہر جاتا تہا اور رفتہ رفتہ
اوسکے دین مین ان باتون کا رسوخ ہو جاتا تہا اس جہت سے حرام اور گناہ
ہوا اور اب یہہ سب باتین علم منطق سے برطرف ہو گئین اور اہل حق نے اوسے
اجزائے علم کلام مین جو رد ارعلوم دینیہ کا ہے داخل کیا ہے اور حرام اور
گناہ ہونا بہی برطرف ہو گیا۔ اِذَا الحُكْمُ دِرُ تَغَيَّرُ بِارُتِفَاعِ العِلَّةِ
جب علت جاتی رہتی ہے تو حکم بہی جاتا رہتا ہے
اور وہ جو فتاوی سراج المنیر مین لکہا ہے کہ علم منطق فلسفہ مین داخل ہے مراد
اس سے وہی علم منطق ہے جو جزو فلاسفہ تہا اور اسکی مثالین فلسفہ کے مسائل

AsliAhleSunnet.com

مین نکلی تہین نہ یہ منطق مجرد جو علم کلام کا جزو ہے واللہ اعلم بالصواب۔
اور سیکھنا علم انگریزی کا یعنی طریق خط وکتابت ولغت وصطلاح اونکی جاننے کچھہ مضائقہ نہین اگر بہ نیت مباح ہو اسلئے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ زید ابن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے یہود ونصاری کی روش خط وکتابت ولغت اونکی سیکھی تہی اس غرض سے کہ اگر آنحضرت کی حضور مین کوئی خط اونکا اس لغت وکتابت مین آوے تو اوسکا جواب لکھہ سکین اور اگر فقط اونکی خوشامد اور اون سے میل جول کرنے کو انگریزی سیکھے اور اس وسیلہ سے اونکا مقرب بنے تو البتہ مکروہ وحرام ہی اور اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ آلہ کا حکم وہی ہی جو ذی آلہ کا ہو اور نوکری نصاری کی بلکہ کل کافرونکی کئی قسم کی ہے بعضی مباح اور بعضی مستحب وبعضی حرام وبعضی مکروہ وبعضی کبیرہ قریب حد کفر کے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اگر کافر اوسکو نیک رسمون کے قایم کرنے کو اور اچہے کامون کے سرانجام کو نوکر رکھے تو بلاشبہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ جیسے چورون اور رہزنون کے دفع کرنے کو اور عدالت مین بموجب شریعت کے فتوی دینے کو اور پل بنانے اور ایسی عمارتین جو نافع ہون جیسے سرائے وغیرہ دلیل اوسکی ذکر ہی حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا کہ جب بادشاہ کافر تہا تو خزانون کی داروغگی کی درخواست کی کہ تقسیم مین عدل کرین اور حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ شریفہ نے فرعون کی نوکری کی حضرت موسی علیہ السلام کو دودہ پلانیکی اور اگر اور امر کی نوکری کری اور اختلاط لازم آئے کافرونسے اور بری رسمین اور بری ضعیف بس نوکری ہی دیکھے اور ظلم کی مدد شل منشی گری خدمتگاری سپاہ گری یا اونکی تعظیم زیادہ اپنی ذلت بیٹھنے مین اور کہڑے رہنے مین تو حرام ہی اور جو مسلمانونکے قتل کرنے۔ اور ریاست کے درہم وبرہم کرنے کے یا کفر کے رواج دینے کے اور دین مین عیب نکالنے کے اور اس کی مانند تو بڑا کبیرہ گناہ سرحد کفر کا ہی

AsliAhleSunnet.com

سوال: برتقدیر ثابت ہونے کُلُّ دُخَانٍ حَرَامٌ کے حقہ حلال ہے یا حرام اور حدیث صحیح ہے یا نہین۔ مَنْ اَکَلَ الْبَنْجَ لُقْمَۃً فَکَاَنَّمَا زَنیٰ بِاُمِّہٖ

جو بھنگ پیے ایک گھونٹ تو گویا اوسنے زنا کیا ہے

سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَمَنْ زَنیٰ بِاُمِّہٖ مَرَّۃً فَکَاَنَّمَا ھَدَمَ الْکَعْبَۃَ سَبْعِیْنَ

اپنی مان سے ستر مرتبہ اور جو زنا کرے اپنی مان سے ایکدفعہ تو گویا اوسنے کعبہ ڈہایا ستر مرتبہ

مَرَّۃً اَیْضًا مَنْ اَکَلَ الْبَنْجَ وَمَاتَ عَلٰی ھٰذَا حَشَرَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

اور جسنے بھنگ پی اور اوسی حال مین مرگیا قیامت مین اوسکو اللہ اوٹہائیگا

فِی الْقِیَامَۃِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ ھٰذَا اٰیِسٌ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ صحیح ہے

لکھا ہوا اور درمیان دونون آنکھون کے یعنی پیشانی پر کہ یہ نا امید۔

یا نہین چنانچہ علاؤالدین محمد ابراہیم تبریزی نے جو بڑا امامیہ ہے تنبیہ الغافلین مین تحقیق کیا ہے۔ کہ قول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

جواب۔ کُلُّ دُخَانٍ حَرَامٌ یعنی ہر دہوان حرام ہے حدیث نہین ہے اور حقہ کے حلال اور حرام ہونے مین اختلاف ہے بہت صحیح یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اس سبب سے کہ حقہ پینے والے کے منھ سے بدبو آتی ہے۔ جیسے کہ پیاز و لہسن کے مُنہ سے بدبو آتی ہے اور اس سبب سے کہ دوزخیون سے مشابہت ہے کہ اونکے اندر سے دہوان نکلے گا اور مَنْ اَکَلَ الْبَنْجَ الخ حدیث کی کتابون مین نہین ہے بلکہ ان دونون کلامون کے الفاظ ناموزون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ موضوع اور جعلی ہیں اور علاؤالدین تبریزی کے لکھنے کا کچھ اعتبار نہین اسلئے کہ اس باب مین محدث معتبر کا اعتبار ہے جو حدیث بیان کرے اور واعظ غیر معتبر

AsliAhleSunnet.com

حاشیئیں خوف اور ڈرانے کو بیان کر دیتے ہیں اور اون کے حال سے کچھ خبر نہیں رکھتے
حقہ کے مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ تماکو میں کوئی وجہ حرام کی نہیں ہے اس لیئے کہ نباتات
کے حرام ہونے میں دو علتیں ہوتی ہیں کہ نشہ ہو یا زہر ہو اور تماکو نہ تو زہر ہے اور نہ
اس میں نشہ ہے مگر اوس کے اسطرح کے استعمال میں کہ اوس کے دہوئیں کو اندر
کھینچیں تین وجہ کراہت کی ہیں ایک تو یہ کہ حقہ پینے والے کے منہ سے بدبو آتی ہے
دوسرے دوزخیوں سے مشابہت ہے یہ بھی علت کراہیت کی ہے جیسے کہ کولے
پہ ہاتھ رکھکر کھڑا ہونا اور لوہے کی انگوٹھی پہننی شرع میں منع ہے۔ تیسرے یہ کہ
حقہ پینے والے کو آگ سے کام پڑتا ہے اور آگ سے ملابست مکروہ ہے کہ خدا
تعالی کے عذاب کی صورت ہے اسیواسطے داغ دینے سے منع کیا ہے اور مکروہ
ہے اور ہر چند یہ تینوں وجہیں مکروہ تنزیہی ہیں لیکن تینوں کے جمع ہونے سے مکروہ
تحریمی ہے اور بعض مندلق پڑھے کہتے ہیں کہ کل دخان حرام ہر چند حدیث نہو
لیکن کلام صحیح و درست ہے اسواسطے کہ دہواں اہل عقل کے نزدیک دو چیزوں کی
مرکب ہے وہ بھی حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حرام ہونا ارضیت اور ناریت کا
بسبب سمیت یعنی زہر ہونے کے ہے اور جب یہ نہو حرام نہیں جیسے پان کیساتھ
چونہ اور گل ارمنی اور طین مختوم جو دواؤں میں ہے پس استعمال اس دہوئیں کا اصلاح
بدن کیطور پر ہو تو حرام نہیں جیسے ریاح کے تحلیل اور قبض کے رفع ہونے کے واسطے
اور بعضی کتابوں میں حقہ کو حرام اس آیتہ سے لکھا ہے کہ تاتی السماء بدخان مبین
یغشی الناس ھذا عذاب الیم یعنی دہواں عذاب ہے اور عذاب کا استعمال کرنا درست
نہیں اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دلیل نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ دہواں جیسے

عذاب کے واسطے ہے ویسا تنعم کے واسطے بھی ہے جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ بہشتیوں کیواسطے عود رطب انگیٹھیوں میں سلگائیں گے اور نیز آلہ عذاب کا استعمال مطلق حرام نہیں ہے اس لئے کہ قوم نوح علیہ السلام پر عذاب طوفان پانی کا تھا اور پانی کا استعمال حرام نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

سوال جسکو ماں باپ عاق کر دیں وہ بخشا جاویگا یا نہیں اور ورثہ پائیگا یا نہیں۔

جواب۔ عاق جو عوام میں مشہور ہے یعنی اولاد کو اپنی فرزندی سے نکال دینا اس کی کچھ اصل نہیں ہے بے اصل امر ہے اولاد خارج نہیں ہوتی اولاد کے احکام سے یعنی ورثہ وغیرہ سے شریعت میں حقوق والدین ماں باپ کو ایذا دینے کو کہتے ہیں اور ماں باپ کو ایذا دینی گناہ کبیرہ ہے اور اہل سنت وجماعت کے مذہب میں کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا یا اول ہی ماں باپ اوس کو معاف کر دیں یا اللہ تعالی کے حکم سے معاف کر دیں یا شفاعت سے حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بخشا جاویگا یا اپنے گناہ کی قدر دوزخ میں عذاب پا کر بخشا جاویگا۔ سوال۔ سود دینا حربیوں کو جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ فقہہ کی کتابوں کی عبارت عام ہے یعنی دینا اور لینا دونوں بیان ہیں کہ لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب یعنی سود نہیں ہے مسلمان اور حربی میں دار الحرب میں اور قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے رسالہ میں سود دینے کی وجہ بھی لکھی ہے۔ اس وقت فقیر کو یاد نہیں لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ حربی سے سود لینا اسوجہہ سے جائز ہے کہ حربی کا مال مباح ہے جو اوس میں عہد شکنی نہ ہو اور حربی جو خود بخود دیوے تو بے شک حلال ہوگا در حربی

AsliAhleSunnet.com

دینا اسوجہ سے حلال ہے کہ حرام کھلانا مسلمان کو درست نہیں اور حربی تو حرام خور ہیں اگر بطریق سود کے دیا جاوے تو اس سے زیادہ نہیں کہ حرام کھلایا لیکن ذمی ہرچند کافر حرام خوار ہیں۔

دارالاسلام میں سود دینا اسوجہ سے حلال نہیں کہ دارالاسلام میں سود کا رواج ہوتا ہے اور دارالحرب میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں پس مباح ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ سود دینا بالتبع حرام ہے اسواسطے کہ کسی کا مال لینا بلکہ اپنا مال دینا ہے اور اپنا مال دینا گو کہ اوس میں نقصان اپنا ہو خصوصاً واسطے دافع حاجت اور دفع ظلم کے مباح ہے سود میں حرام ہونے کی یہی دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ غیر کو حرام کھلانا ہے۔ مثل قاضی اور حاکم کو رشوت دینے اور دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں سود کا رواج ہوتا ہے اور اسیواسطے سود دینا بےبسی کی حالت میں دارالاسلام میں بھی جائز رکھا ہے غرضکہ دینے اور لینے میں بہت فرق ہے۔ گو اصل گناہ میں دونوں شریک ہیں

مکتوب مولانا قدس سرہٗ بنام بیگم صاحبہ۔ معظمہ محترمہ سلامت۔ فقیر عبدالعزیز کی طرف سے ابعد سلام اور دعائے خیر کے معلوم فرمائیں کہ آپ کا خط پہنچا مسائل مرقومہ معلوم ہوئے جناب من جس وقت آدمی مرتا ہے اوسکی روح کو ملک الموت قبض کر کے بدن سے نکال کر جو فرشتے اون کے ساتھ آتے ہیں اون کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اگر آدمی مومن ہے تو فرشتہ اوس کو جامہ حریر میں لیتے ہیں یعنی بہشت کا جو خوشبو میں بسا ہوا ہوتا ہے اوس کو ہاتھوں ہاتھ تبرک کی طور پر لیتے ہوئے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ اوسکی واسطے

AsliAhleSunnet.com

کھل جاتے ہیں اور دربان آسمان پر اوسکو آفرین کہتے ہیں اور اوسپر رحمت بھیجتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ کیسی پاک اور معطر روح زمین سے آتی ہے اور فرشتے اس روح
کو اٹھاتے ہوئے مقام اعلی علیین تک پہونچاتے ہیں کہ عرش کے نیچے اور ساتویں
آسمان کے اوپر ہے اور اوس مقام کے داروغہ اوس روح کا نام نیکوں کے دفتر
میں جو کہ اوس مقام پر ہے لکھتے ہیں اور یوں تحریر کرتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں
یا دختر فلاں نیکوں کے شمار میں داخل ہو گیا پھر اوس روح کو آسمان سے دنیا کی فرشتوں
میں سے ایک فرشتہ جسکا نام اسمٰعیل ہے اپنے ہاتھ میں لیکر جہاں مردہ کا جسم ہے
وہاں لاتا ہے اور مردہ کے سرہانے کے پاس کھڑا رہتا ہے اور وہ روح اپنے مردہ
بدن کے حال کو دیکھتی ہے کہ اوسکو کیونکر غسل کرتے ہیں اور کس طرح کفن دیتے ہیں
اور کسطرح اوٹھاتے ہیں اور کہاں دفن کرتے ہیں اگر خوش ہوتا ہے دعای خیر کرتا ہے
اور اگر ناخوش ہوتا ہے بد دعا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مردہ کو قبر میں چھوڑ کر واپس
جاتے ہیں اوسکو وہ فرشتہ جسکا نام اسمٰعیل ہے اور روح کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہے
اوس روح کو نتھنے کے راستہ سے مردہ کے دماغ میں داخل کرتا ہے اور خود الگ ہو
جاتا ہے اور مردہ ہوشیار ہو جاتا ہے اور منکر نکیر سوال و جواب کے لئے آتے ہیں اور
اوس سے پوچھتے ہیں پروردگار تیرا کون ہی اور تو کون سے دین میں تھا اور کون سے
پیغمبر پر تو ایمان لایا ہے۔ اگر مردہ نیک ہی تو ٹھیک ٹھیک جواب دے گا اور جناب
الٰہی سے حکم ہوگا کہ یہ بندہ میرا ہے اوس کے واسطے بہشت کا فرش اور
لباس اور کھانا لاؤ اور ایک دروازہ بہشت کی طرف سے اوسکی طرف کھولدینگے
تاکہ بہشت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو اوس کے پاس جاتی رہے بہشت میں جو مکان

AsliAhleSunnet.com

اوس کے لئے مقرر کی ہے اوسے دکھاتے ہیں تاکہ خوش ہو جاوے اور اوس کے رشتہ داروں
اور دوستوں کی ارواح کو حکم ہوتا ہے کہ اوس کے دل بہلانے کو آئیں اور اوس کی روح
کو اجازت ملتی ہے کہ جہاں چاہے سیر کرے بعض انبیاء اور اولیاء کبار اور بعض مومنین
کی ارواح کو سنہری قندیلوں میں جو عرش کے ساتھ معلق ہیں سبز طوطوں
کا قالب دیکر رکھتے ہیں اور اجازت ملتی ہے کہ بہشت کا میوہ کھاؤ اور بہشت
کی نہروں سے سیراب ہو اور ان قندیلوں کو آشیانہ بناؤ اور ایسا ہی شہیدوں
کا حال ہے جو راہ خدا میں جان دیتے ہیں اور مارے جاتے ہیں اور مسلمانوں
کے خورد سال بچوں کو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہما السلام کے
حوالہ کر دیتے ہیں وہ صاحب اون کو پرورش کرتے ہیں اور ان کی سب ارواحیں
سدرۃ المنتہی کے نیچے ہیں جو بیری کے درخت جیسا ہے اور حضرت ابراہیم اور سارہ
علیہما السلام کی تجویز کے موافق اوس کو کھانا پینا ملتا ہے اور صالحین میں سے
بعض ارواح حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی سپردگی میں آسمان دنیا پر
رہتے ہیں اور عوام مومنین کی ارواح کو جن میں زیادہ نیک بختی نہ تھی چاہ زمزم
میں جگہ ملتی ہے اور مرتبے کے موافق اون کو رزق ملتا ہے اور جب کوئی قبر کی زیارت
کو جاتا ہے تو باوجود تفاوت مقام کے مردہ کی روح حاضر ہوتی ہے مثل
شعاع آفتاب اور مثل نگاہ کے ایک لمحہ میں آٹھ آسمانوں سے گزر جاتے
ہیں اور جناب الٰہی کی طرف سے فرشتہ بھی مقرر ہیں۔ جب کوئی کھانا یا میوہ
یا نقد یا کپڑا خدا کے واسطے دیکر مردہ کی روح کو ثواب بخشتا ہے
فرشتہ اس چیز کو بعینہ ہی ایک طباق میں رکھکر خواہ مشرق میں

AsliAhleSunnet.com

ہو یا مغرب میں ہو اوس روح کو پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ
ہدیہ تجھے بھیجا ہے اور جسوقت کوئی روح نئی دنیا سے جاتی ہے تو پہلے مردوں کی
ارواح اوس کے پاس جمع ہوتی ہیں اور پہنے پس ماندوں کا احوال پوچھتی ہیں
اسیطرح اوس کے قرابت داروں اوسکی ملاقات کو آتی ہیں اون سے اوسکا
جی بہلتا ہے اور مردوں کی ارواح اون کے خواب میں آتی ہیں لیکن اسمٰعیل فرشتہ
کی اجازت سے اگر وہ اجازت نہیں دیتا تو نہیں آتیں اگرچہ اوس کے اقرباء اون
کے مشتاق ہوں یہ تو بخشے ہوئے مردوں کا حال ہے اگر مردہ بد ہوتا ہے تو جو
فرشتے ملک الموت کے ہمراہ آتے ہیں وہ اوسکی روح کو ایک موٹی اور بدبودار کملی
میں لیتے ہیں اور جب اوسکو آسمان کے متصل لیجاتے ہیں آسمانوں کے دروازے
بند ہو جاتے ہیں اور آنے کے روادار نہیں ہوتے اور آسمان کے دربان اوس پر
لعنت کرتے ہیں فرشتے اوسکو اوپر لیجاتے ہیں اور مقام سجین کو پہنچاتے ہیں جہاں
دہواں اور سانپ اور بچھو اور گندھک بدبو بہت سی ہے اور اُس دفتر میں اُس کا
نام لکھا جاتا ہے۔ بعض ارواح کو وہیں قید کر کے عذاب دیتے ہیں بعض ارواح کو
مردہ کے سرہانے لاتے ہیں اور قبر میں رکھتے ہیں اور منکر نکیر کا سوال ہو کر تنگی قبر اور
مار دھاڑ اور طرح طرح کے عذاب ہوتے ہیں اور بعض ارواح کو چاہ برموت میں رکھتی
ہیں جو کہ زمین بابل میں واقع ہے اور نہایت تاریک ہے اور دردناک عذاب اور
بدبو سے بھرا ہوا ہے لیکن اکثر علماء نے لکھا ہے۔ کہ مسلمان جس کا خاتمہ بالخیر
ہو گیا ہے اوس کو عذاب جمعرات سے پہلے پہلے ہوتا ہے جمعرات اور جمعہ
کے آتے ہی موقوف ہو جاتا ہے اگر کوئی زیادہ بدنصیب ہوتا ہے۔ رمضان

AsliAhleSunnet.com

تک عذاب میں رہتا ہے پھر رمضان کی برکت سے قبر کا عذاب منقطع ہو جاتا ہے اور قرآن خصوصاً تبارک و یٰسین پڑھ کر بخشنا اور خیرات کرکے اور بھوکے پیاسے لوگوں کو کھلا پلا کر مردہ کو ثواب بخشنا عذاب قبر کے دور ہونے کے لیئے بہت نافع اور نہایت موثر ہے۔ جب شوہر مر جاتا ہے اور بیوی زندہ رہتی ہے یا بیوی مر جاتی ہے اور شوہر زندہ رہتا ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اسیواسطے عورت کو جائز ہے کہ بعد وفات شوہر کے دوسرا نکاح کرے اور شوہر کو جائز ہے کہ بیوی کی بہن سے اوس کے مرنے کے بعد نکاح کرے اگر نکاح منقطع نہ ہوتا تو یہ امر جائز کیوں ہوتا اسواسطے کہتے ہیں کہ بعد وفات میاں بیوی سے اور بیوی میاں سے نامحرم ہو جاتی ہے لیکن یہ نامحرم ہونا بدن کے حکم میں ہے کہ ایک کا بدن دوسرا نہ دیکھے نہ ہاتھ لگاوے اور روحوں کا تعلق باقی ہے جب قیامت ہوگی اور روحیں بدن میں داخل ہونگی اوسوقت محرم ہو جاوینگی۔ لیکن اگر عورت نے بعد مرنے شوہر کے دوسرا نکاح کر لیا ہے تو وہ پہلے شوہر کو نہ پہونچیگی بلکہ دوسرے شوہر کو اور مرد نے جتنے نکاح کیئے ہیں قیامت میں وہ سبکا مالک ہوگا وہاں قید عدد کی نہ ہوگی۔ مگر اتنی بات ہے کہ بیوی کی رضامندی میاں سے دیکھی جاویگی اور دونوں کا بہشتی ہونا شرط ہے اگر معاذاللہ بیوی بعد شوہر کے کافر ہو گئی یا اوس نے دوزخیوں کا عمل کیا اسیطرح شوہر نے اوس کے بعد کیا تو وہ آپس میں نہیں ملسکتے اور قیامت زمین اور اوسکا مقام ملک شام میں بیت المقدس کے آس پاس ہوگا اور بیت المقدس ایک پتھر معلق ہوا میں ہے اوس کو صخرہ کہتے ہیں۔ وہاں تجلی الٰہی عرش پر ہوگی۔ حساب سے فرصت پانے کے بعد پل صراط عبور کرنے کے

AsliAhleSunnet.com

بعد آسمانوں پر مخلوق کو لے جاویں گے مگر اوس وقت آسمان بہشت میں ہونگے
اور زمین دوزخ میں ہوں گی دونوں کے درمیان پل صراط قایم ہوگی اور
قبر سے اوٹھنے کے وقت سب لوگ اہل وعیال کو پہنچائیں گے لیکن بسبب شدت
ہول کے ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور جب بعد حساب کتاب کے
بہشت میں جاویں گے وہاں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے جس طرح کہ
دنیا میں کرتے ہیں۔ سوال۔ اگر کوئی گائے یا بکرا یا مرغ کسی شہید یا ولی کے
نام ذبح کرے یا صرف مالیدہ یا شیر برنج کسی بزرگ کی نیاز کی نیت سے لکائے اور
نیک بخت لوگوں کو کھلاوے ان دونوں کا کیا حکم ہے اور طعام نذر و نیاز کا فقیروں
کو جائز ہے اور غنی اور مالداروں کو کیا حکم ہے۔
جواب۔ ذبح کرنا جانور کا غیر خدا کے نام خواہ پیغمبر خواہ ولی خواہ شہید خواہ اور
کوئی انسان حرام ہے اور اگر بقصد تقرب ان کے نام ذبح کرے وہ ذبیحہ جانور بھی
حرام ہے اور مردار ہے اور ذبح کرنے والا بھی مرتد ہے اس فعل سے منع کرنا لازم ہے
تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری میں اور اور تفسیروں میں لکھا ہے کہ علماء نے کہا ہے کہ اگر
مسلمان ذبح کرے اور غیر اللہ کے تقرب کا اس سے قصد ہو تو ذبح کرنے والا مرتد ہے
اور وہ ذبیحہ مرتد کے ذبیحہ ہے انتہیٰ۔ اور اگر مالیدہ اور شیر برنج کسی بزرگ کی فاتحہ
اور ایصال ثواب کے واسطے لکا کر کھلاوے۔ مضائقہ نہیں جائز ہے اور طعام نذر اللہ کا
غنی کو کھانا حرام ہے اور نذر اللہ کا کھانا یہ ہے کہ جیسے کوئی کہے اگر میرے بیمار کو شفا ہو جاوے
یا میرا مسافر آجاوے یا میرا وہ کام ہو جاوے تو میں خدا کے واسطے اسقدر طعام کھلاؤں گا
یہ نذر اللہ ہے اور اگر فاتحہ کسی بزرگ کے نام دیں تو غنی کو بھی اوس کو کھانا درست ہے

AsliAhleSunnet.com

عملیات مجربہ خاندان شاہ صاحب

حضرت شاہ صاحبؒ اور اون کے بزرگوں نے جو اعمال و وظائف وقتاً فوقتاً اپنے مریدوں کو بتائے اور بعض کتابوں میں درج کیے ہیں فائدہ عوام کی غرض سے اس کتاب میں درج کیے جاتے ہیں۔ واللہ الموفق بالطریق السداد

جب کوئی سخت مشکل پیش آئے یا شادی یا سفر یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کیے نہ کرے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے کاموں میں صلاح نہ لینا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے جس کام کو استخارہ کر کے کیا جائیگا تو انشاء اللہ العزیز اوس میں ضرور کامیابی ہوگی اور پریشانی نہ اوٹھانی پڑیگی۔ استخارہ نیت کر کے دو رکعت نفل بعد عشا کے پڑھے۔ اس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ط اور جب ھٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے تو اوس کام کو دھیان میں لاوے۔ جس کے لیے استخارہ کیا ہے۔

اور پھر بعد فارغ ہونے کے پاک اور ستھرے بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سوجاوے۔

جب سو کر اُٹھے اوس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے

نہی بہتر ہے اوسی کو کرنا چاہیئے۔ اگر ایک دن میں کچھ نہ معلوم اور دل میں خلجان اور تردد باقی رہے تو پھر دوسری رات اسیطرح کرے ان شاء اللہ العزیز سات روز کے اندر اندر اس کام کی برائی بھلائی معلوم ہوجاویگی

عامل کو چاہیئے کہ یا عزیز کو اکتالیس ۴۱ مرتبہ یا چھیانوے ۹۶ مرتبہ پڑھکر ہر روز صبح کو اپنے منہ پر دم کرلیا کرے۔ کیونکہ حفظ آبرو وحرمت کے واسطے یہ عمل بے نظیر ہے اور جسوقت کسی صاحب حکومت کے پاس جانا ہو تو بھی یہ عمل کام میں لاوے مجرب ہے۔ اور اگر اس اسم کو چاندی کی انگوٹھی میں جس کا نگینہ بھی چاندی کا ہو اور چوراس بنی ہو جسوقت قمر شرف میں ہو اور قمر ہر مہینہ شرف ہوتا ہے جس روز ہو اہل نجوم سے دریافت کرے اوس روز اس شکل مربعہ کو نقش کراکر عطر میں بسا کر اپنے پاس احتیاط سے رکھے جب اہل حکومت کے سامنے جاوے داہنے ہاتھ کی چھوٹی اونگلی میں پہنکر جائے جب عدالت وکچہری میں بیٹھے تو پہنکر بیٹھے مجرب ہے اور شکل مربع یہ ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ ہر ایک بیماری سے شفا دینے والی ہے چنانچہ سحر زدہ اور لاعلاج مرض کے لئے سفید چینی کی تشتری میں یہ اسم اعظم لکھکر یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَآئِہٖ یَا حَیُّ اور سورہ فاتحہ پوری لکھے اور تشتری دھوکر مریض کو پلاوے چالیس ۴۰ دن اسیطرح کرے انشاء اللہ شفاء کلی حاصل ہوگی اور ہر مراد پوری ہونے کے لئے الحمد شریف کا پڑھنا بھی بہت بہتر ہے۔ اس ترکیب سے پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد کی لام کے ساتھ ملاوے یکشنبہ کے دن سے شروع کرے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں ستر بار پڑھے دوسرے دن اوسیوقت ساٹھ بار ہر روز

AsliAhleSunnet.com

دس بار کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتہ کے روز دس بار پڑھے یہ ترکیب اہل مطلب کے واسطے کافی ہے

دیگر درد دنداں اور درد سر اور ہر قسم کے ریاحی درد کی تکلیف رفع کرنیکو یہ عمل کرے کہ ایک تختی یا پٹرے پاک پر ریت ڈالے اور کیل یا گھونٹے سے ریتے پر اَبجَد ہَوَز حُطّی لکھے اور کیل یا گھونٹے کو الف پر زور دباوے اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کی جگہ زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھے کہ تجھے آرام ہوگیا یا نہیں اگر آرام ہوگیا تو فبہا ورنہ پھر کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف منتقل کرے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر پوچھے کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہوگئی تو ہوالمراد نہیں تو جیم پر کیل کو رکھے اور تین بار سورہ الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر نقل کرتا جاوے اور الحمد شریف ہر بار بڑھاتا جاوے انشاءاللہ العزیز آخیر حرف پر پہونچنے سے پہلے آرام ہوجاویگا

دیگر اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو یا کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی بیمار ہو ان سب مقاصد پورے ہونے کے واسطے سورہ فاتحہ اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھنا بہت مفید ہے۔

دیگر تین دفعہ آیت قطب اور اکتالیس بار سورہ فاتحہ معہ وصل میم بسم اللہ کے الحمد کی لام کے ساتھ اور تین تین مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھکر سوا پاؤ گھی گھانی کے تیل پر دم کرے اور چالیس روز تک وقت مقررہ پر جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو مالش کرے خداوند تعالی اوسکو شفائے کامل عطا فرماویگا۔

دیگر جس شخص کو قرآن نہ حفظ ہوتا ہو تو سوتے وقت عشا کی نماز کے بعد ہر رات سو دفعہ

AsliAhleSunnet.com

الحمد شریف پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز قرآن شریف یاد ہو جائیگا۔ مجرب ہے۔

برائے قضائے حاجات

دیگر۔ قضائے حاجات کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے کہ سورہ فاتحہ سات بار اور یہ درود شریف دو سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اور یَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ۔ پانچسو بار الحمد شریف سات بار اور درود مذکور دو سو مرتبہ اور یا قاضی الحاجات پڑھے اور اپنی حاجت گڑگڑا کر خداوند تعالیٰ سے مانگے بہت جلد برآئیگی عامل۔ اگر مریض کا حال معلوم کرنا چاہے تو یہ ترکیب کرے کہ الحمد شریف سات مرتبہ آیۃ الکرسی سات مرتبہ سورہ کافرون سات بار سورہ اخلاص سات بار۔ اور سورہ فلق اور سورہ ناس سات سات بار پڑھکر مریض پر دم کرے اگر مرض بڑھ جاوے۔ آسیب ہی اور اگر کم ہو جاوے تو جادو ہے۔ اور اگر بدستور مرض رہے تو بیماری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کے لئے دل اور خلاصہ ہے اور قرآن شریف کا دل اور خلاصہ سورہ یٰسین ہے جو کوئی اوسے ایکبار پڑھے دس قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب پاوے اور اوس کے تمام پچھلے گناہ دور ہو جاویں اور اپنے مردوں کے پاس اوسے پڑھو

سورہ یٰسین کا عمل بھی ہر مہمات کے واسطے مشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔ جب کوئی ضرورت پیش آوے تو سورہ مذکور اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر ہر لفظ مبین سے از سر نو شروع کرتا رہے۔ جب اس طریقے سے دور ختم ہو جاوے تو سر ننگا کر کے سجدہ میں جا کر اپنی حاجت نہایت عاجزی سے چاہے۔ اور تا حاصل مطلب ہر روز اس کا معمول رکھے۔

AsliAhleSunnet.com

دیگر۔ آیۃ کریمہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم سورہ یٰسین کا دل ہے اور سورہ یٰسین قرآن شریف کا دل ہے پس اس آیۃ کریمہ کا نقش شرف آفتاب میں بساعت شمس یا مشتری اہل نجوم سے معلوم کرکے تانبے کی تختی پر کندہ کرادے اور چالیس یوم روز بلاناغہ بعد نماز فجر یٰسین شریف بترکیب مذکورہ بالا پڑھے اور جب اس آیۃ شریف پر پہونچے تو آٹھ سو اٹھارہ بار آیۃ مذکور پڑھے اور عمل کے وقت تختی کندہ کو اپنے سامنے رکھے اور نقش کو دیکھتا رہے جب سورہ مسطورہ ترکیب مذکورہ سے ختم کرے تو ایک سفید کاغذ پر لکھے اور اوسپر دم کرے اور تعویذ کو اپنے پاس رکھے اسیطرح ہر روز نیا تعویذ لکھتا رہے اور پہلا تعویذ دریا میں ڈالتا رہے اور تختی مذکور اپنے پاس یا تکیہ میں عطر وغیرہ سے بسا کر نہایت حفاظت سے رکھے اور مچھلی ہینگ پیاز و لہسن خام اور گائے کے گوشت سے پرہیز رکھے۔ اس عمل کے بعد حسب ضرورت اور حاجت کیواسطے کاغذ یا ہرن کی جھلی پر مشک و زعفران و گلاب سے یا صرف سیاہی سے لکھکر کام میں لائیگا انشاء اللہ تعالی ضرور مفید ہوگا۔ عامل کو چاہیئے کہ عمل کی تاثیر باقی رہنے کے واسطے سورہ یٰسین اور آیۃ کریمہ کا طریقہ مذکورہ سے ہمیشہ ورد رکھے اور پڑھتے وقت تختی مذکور ضرور روبرو رکھ لیا کرے اور نقش مذکور یہ ہے۔

سَلَامٌ [illegible]	قَوْلًا ۲۱۰	مِّنْ رَّبٍّ ۲۰۷	رَّحِیْم ۲۰۴
رَّحِیْم ۲۰۸	مِّنْ رَّبٍّ ۲۰۳	قَوْلًا ۱۹۰	سَلَامٌ ۲۰۹
قَوْلًا ۲۰۲	سَلَامٌ ۲۰۵	رَّحِیْم ۲۱۲	مِّنْ رَّبٍّ ۱۹۹
مِّنْ رَّبٍّ ۲۱۱	رَّحِیْم ۲۰۰	سَلَامٌ ۲۰۳	قَوْلًا ۲۰۶

دیگر۔ جن دو شخصوں میں ناجائز محبت ہو اور اون میں عداوت کرانی چاہے تو یہ عمل کرے کہ ایک کورہ آبخورہ مع ڈھکن کے لیوے اور سورہ یٰسین شریف اکتالیس بار اس ترکیب سے پڑھے کہ جب خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ پر —

اور عذر و مبین پر پہونچے آبخورہ میں دم کرے اور ڈھکن ڈھک دیوے اور اپنے حسب مطلب دعا مانگے جب اس ترکیب سے سورہ مسطورہ بہ تعداد مذکور پڑھ چکے اور اوس بند آبخورہ کو بحفاظت تمام لے جاکر اس جگہ پر جہاں وہ دونوں پاس پاس بیٹھے ہوں توڑ دے یعنی زمین پر دے مارے انشاء اللہ مفید مطلب ہو۔

دیگر۔ کوئی چیز چوری گئی ہو اور چور نا معلوم ہو تو دو شخص آمنے سامنے بیٹھکر ایک بدھنی کلمہ کی انگلیوں سے پکڑیں اور جن جن پر گمان چوری کا ہو نام اون کا چھوٹے چھوٹے کاغذ کی چٹھیوں پر لکھیں اور سورہ یسین اول سے لفظ من المکرمین تک پڑھے پس اوس میں اگر چور ہوگا تو بدھنی پھرنے لگے گی اور اگر نہ ہوگا تو نہ پھرےگی اگر نہ پھرے تو ان چٹھیوں میں سے ایک ایک کرکے پھر عمل کرے یہاں تک کہ بدھنی اصلی چور کے نام پر پھرے اور چور پر مطلع ہو مگر یقین اوسکی چوری کا نہ کرے اور اوسکے گناہ کو ظاہر نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَلَا تَقْفُ) یعنی کسی کے درپے مت ہو۔ عامل کو چاہیے کہ وسعت رزق کے واسطے جمعہ کے روز سورہ کہف اور ہر روز عشا کی نماز کے بعد سورہ واقعہ دوبار معمول رکھے کیونکہ کہا ابن مسعود رضی نے کہ سنا ہیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے سورہ واقعہ ہر شب نہیں پہونچیگا اوس کو فاقہ۔

عامل ہر روز سورہ اخلاص کا اکتالیس مرتبہ اندر اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ معمول رکھے کیونکہ ایک دفعہ پڑھنے سے ایک ثلث قرآن شریف کے برابر ثواب ہوتا ہے اور اس کا نقش جس حاجت کے واسطے مشک و زعفران و گلاب سے لکھا جائیگا۔ مفید ہوگا اور جس مطلب کے واسطے لکھے نقش کی پشت پر وہ مطلب لکھی

AsliAhleSunnet.com

اگر تسخیر کے واسطے لکھے تو یہ عبارت اوسکی پشت پر لکھے المسخر فلاں بن فلاں علی مسخر فلاں بن فلاں) یعنی طالب و مطلوب مع والدہ کے نام کے لکھے اور گیارہ روز تک فتیلہ بناکر اور اوسپر نئی روئی لپیٹے اور ہر روز کورے چراغ میں چنبیلی کے تیل میں روشن کرے واسطے تسخیر کے مجرب ہے وہ نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

عامل کو چاہیئے کہ آیۃ الکرسی کا پانچوں وقت فرضوں کے بعد ورد رکھے کیونکہ یہ رحمت پروردگار سے ایک خزانہ ہے اور تمام نقصان پہونچانے والوں سے امن وامان میں رکھتی ہے اور اوس کا نقش نظر بد اور ہر طرح کی حفاظت کے واسطے مجرب ہے بچہ کے گلے میں اور بڑے کے بازو پر موم جامہ کرکے پاک کپڑے میں رکھکر سی کر باندھے۔ نقش آیۃ الکرسی اس ورق یعنی صفحہ ۱۸ پر تحریر ہے۔

نقش آیۃ الکرسی یہ ہے

۸ ۳۶۷۱	۱۱ ۳۶۷۴	۱۴ ۳۶۷۷	۱ ۳۶۶۴
۱۳ ۳۶۷۶	۲ ۳۶۶۵	۷ ۳۶۷۰	۱۲ ۳۶۷۵
۳ ۳۶۶۶	۱۶ ۳۶۷۹	۹ ۳۶۷۲	۶ ۳۶۶۹
۱۰ ۳۶۷۳	۵ ۳۶۶۸	۴ ۳۶۶۷	۱۵ ۳۶۷۸

دیگر واسطے محبت زن وشوہر کے وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ کا نقش مشک وزعفران گلاب سے لکھکر فلیتہ بناکر کورہ چراغ میں تیل ڈالکر روشن کرے اور فلیتہ کی پشت پر المسخر فلان بن فلاں) لکھے اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے گیارہ روز تک یا ۲۱ روز تک یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب برآوے اس آیۃ شریف کا نقش اسطرح لکھے

AsliAhleSunnet.com

دیگر واسطے میاں بیوی کی محبت کے ہرن کی جھلی پر مشک زعفران گلاب سے یہ آیت شریف لکھے اور طالب اپنے پاس رکھے انشاءاللہ العزیز مطلب

۷۸۶

وَأَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلَىٰ عَيْنِي
عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلَىٰ عَيْنِي	وَأَلْقَيْتُ
مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلَىٰ عَيْنِي	وَأَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ
وَلِتُصْنَعَ	عَلَىٰ عَيْنِي	وَأَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي
عَلَىٰ عَيْنِي	وَأَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ

راضی ہوجاویگا۔ آیۃ شریف یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عَسَى اللّٰهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ دیگر اس فلیتہ کو لکھکر ابیر نیلہ میں لپیٹے اور کوئلوں کی آگ سے جلاکر آسیب زدہ کے نتھنوں میں دھواں پہنچادے اور مریض کا نام معہ نام اوس کی ماں کے فلیتہ کی پشت پہ لکھے وہ فلیتہ یعنی نقش یہ ہے

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ہامان	۱۱۳
ابلیس	ہامان	۱۱۳	فرعون
ہامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	ہامان
فرعون عنب	ابلیس دفت	ہامان و	۱۱۳ د
العجل	الساعۃ	الوحاً الوحاً	الوحاً

دیگر آسیب کا خلل دفع ہونے کے واسطے مریض کے بائیں کان میں یہ آیۃ ۷ بار پڑھے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝

دیگر دفع آسیب کے یہ بھی عمل چلتا ہوا ہی کہ مریض کے کان میں ساتبار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق اور سورہ حشر کی ۱۲ آیتیں ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۃ صافات ساری پڑھے۔

AsliAhleSunnet.com

دیگر جو شخص جادو میں مبتلا ہو اُسکے دفعیہ کیواسطے یہ عمل بہت مجرب اور چلتا ہوا ہے کہ موذتین یعنی قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس اور قرآن پاک کی وہ آیتیں جنمیں جادو کا ذکر ہے جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں ایک پاک کاغذ پر لکھیں اور بہتے پانی کی خواہ گنگا کا ہو یا جمنا کا یا کسی اور دریا یا ندی کا ایک اوسط درجہ کی ٹھلیا منگا کر اُس پانی میں یہ تعویذ ڈالیں جب حروف پانی میں گھل جائیں تو تھوڑا سا پانی اُس مریض کو پلائیں اور تھوڑے سے ہاتھ پاؤں دھلائیں اور بقیہ پانی سے غسل دیں مگر پانی زمین پر نگرے اور مستعملہ پانی زمین میں دفن کردیں یہ عمل ہفتہ کے ہفتہ کرنا چاہیے اگر چند دفعہ اس ترکیب سے کیا جائیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا بالکل اثر باقی نہیں رہیگا۔ جن آیتوں میں جادو کا ذکر ہے وہ یہ ہیں فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۔ دیگر قرآن مجید کے حروف کے اعداد کا نقش جادو و دیگر مصائب سے بچنے کیواسطے لکھکر بہت حفاظت سے اپنے پاس رکھے اور اور دھو کر اوسکا پانی پیوے انشاء اللہ العزیز کسی قسم کا ضرر نہیں پہونچے گا۔ اور نیز عزت و حرمت کیواسطے بھی مجرب ہے نقش ہذا یہ ہے

۷۸۶

۶۶۲۳۴۴۷۰۰۴	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۱۰	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۹
۶۶۲۳۴۴۷۰۰۳	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۵	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۶
۶۶۲۳۴۴۷۰۰۳	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۸	۶۶۲۳۴۴۷۰۰۱

دیگر نظر بد و جادو و سحر بلکہ جسمی بیماری کے واسطے بھی مفید ثابت ہوا ہے اور کثرت سے تجربہ میں آچکا ہے

AsliAhleSunnet.com

ایک کوری مٹی کی ہنڈیا درمیانی جسکو پانی نہ لگا ہو لیوے اور ٹھیک دو پہر کو ڈہائی مٹھی سیاہ ماش مریض اپنے ہاتھ سے اسمیں ڈالے اور ان ماشوں پر یہ تعویذ سیتھے کاغذ پر لکھکر رکھے اور ہنڈیا کے منہ کو چینی سے ماش کے آٹے کے ساتھ بند کرے اور مریض کے سر سے پاؤں تک اس ہنڈیا کو ۳ دفعہ لادے پھر ایک شخص مقررہ اسکو علیحدہ جگہہ جہاں آدمیوں کی آمدورفت کم ہو لیجا کر ایک پتھر کا چولہہ بناکر ڈہائی سیر لکڑیاں اسکے نیچے جلادے تاکہ اس ہنڈیا میں جوش آوے اور اسکے منہ سے ماش نکلنے لگے جب عرق نکلنا بند ہو جائے تو اس ہنڈیا کو زمین میں دفن کردے اور جو شخص اسکو جلاد ہو وہ نہاکر گھر میں آوے اس عمل کی میعاد چالیس روز تک برابر کرے اگر درمیان میں آرام ہو جائے تو عمل کرنا چھوڑ دے وہ تعویذ یہ ہے ۱ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب اعوذ باللہ الواحد الصادق من شر کل طارق بحق ایاک نعبد وایاک نستعین الٰھی بحرمتہ این تعویذ فلان بن فلان را صحت دھی یا اللہ یا اللہ یا اللہ یارب یارب یا غفور یا غفور یا غفور ہ دیگر آسیب کا خلل دفع ہونے کے واسطے مریض کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب ط دیگر دفع آسیب کے لئے یہ بھی عمل چلتا ہوا ہے کہ مریض کے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق اور سورہ حشر کی ۳ آیتیں ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے انشاء اللہ العزیز آسیب

جلجاویگا - دیگر جس مکان میں جن یا شیطان کا اثر ہو یا پتھر پھینکتا ہو تو چار کو ہے
کی لمبی کیلیں لیوے اور ہر کیل پر پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ بار پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
وَّاَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ پھر انکو گھر کے چاروں
کونوں میں گاڑدے دیگر دفع جن کے واسطے یہ بھی عمل کرے کہ اصحاب کہف کے
نام گھر کے دیواروں میں لکھے وہ نام یہ ہیں یَمْلِیْخَا - مَکْسَلْمِیْنَا - مَسْتِیَا -
مَرْنُوْش - بَرْنُوْش - شَاذْنُوْش - مَرْطُوْنُس - قِطْمِیْر ف اصحاب
کہف کی تعداد اور ناموں اور مسکن میں اختلاف مورخین و مفسرین کا بہت ہے
یہ نام موافق تحقیق صاحب تفسیر حسینی کے جو بروایت امیر المومنین حضرت علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہے لکھے ہیں - دیگر جس لڑکے کو کسی عورت ڈائن کی نظر
لگی ہو تو ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَيُحِقُّ
اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ
شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے
اور کہے میں نے چھری گاڑدی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اسکو ڈھاک دی رکابی
کے نیچے یا طباق کے نیچے - دیگر جب کوئی سخت حاجت پیش آئے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط بارہ ۱۲ دن تک بہ نیت حصول مطلب
بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر دس دس ۱۰ دفعہ
درود شریف پڑھنا ضرور ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار
بہیأت اجماعی ایک مجلس میں پڑھے یا ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو
بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال
قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اُس پانی
میں ہاتھ اپنا ڈالکر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس
روز تک اسی ترتیب سے پڑھے غرضکہ اس آیت شریف کا پڑھنا ہر حالت میں ضرورت
کے واسطے تریاق مجرب ہے اور بہت سے مشائخ معتبرین کا اسپر اتفاق ہوا سو واسطے
کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی
اور مشائخ کے اقوال سے بھی خلاصہ یہ ہے کہ اسکی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں۔
دیگر رفع حاجت کے واسطے بارہ ۱۲ دن تک بارہ سو بار يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ
بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ دس دس ۱۰ دفعہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھے خداوند
تعالیٰ ضرور حاجت پوری کریگا۔ **دیگر** جسپر جادو یا نظر بد کا اثر ہو اور جس مریض کو
طبیبوں نے جواب دیدیا ہو تو اُسکو چاہیئے کہ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُوْمَةِ
مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ کو ہر روز بعد نماز فجر دو سو مرتبہ اول و آخر درود شریف
چھ چھ بار پڑھے اور اپنے تمام بدن پر اور پانی پر دم کرے اور وہی پانی صبح شام
پیئے انشاء اللہ العزیز بہت جلد شفا ہوگی۔ **دیگر** ہر مرض کے دفع کیواسطے سفید
چینی کی تشتری پر آیات شفا لکھے اور پانی سے دھو کر مریض کو ہر روز پلا دے

AsliAhleSunnet.com

وہ آیات شفا یہ ہیں وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ط وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ط یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ط وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ط قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ط۔

دیگر ہر آفت و مصیبت و بیماری سے محفوظ رہنے کے لیے اس تعویذ کو لکھکر گلے میں یا بازو پر باندھے وہ تعویذ مکرم یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ وَ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

دیگر جو تہیہ بخار کے واسطے چار خط زمین پر کھینچے اور ہر خط پر یہ الفاظ پڑھے ۔ لَا دَوِیْ کُوْنِ چَارْ جُوْرْ پھر ان چاروں خطوں کو چار دفع قطع کرے اور ہر ایک مرتبہ انہیں الفاظ مذکورہ بالا کو پڑھے اور عرض کی طرف سے قطع کرنا چاہیے اور قطع کر کے مریض پر دم کرے انشاء اللہ العزیز چند دفعہ کے اسطرح کرنے سے بخار جاتا رہیگا۔ دیگر جس کو بخار آتا ہو اور علاج سے مایوس ہو گیا ہو یہ تعویذ لکھکر اسکے بازو پر باندھے اور بجائے فلاں بن فلاں کے مریض کا اور اسکی ماں کا نام لکھے انشاء اللہ العزیز وہ جلد اچھا ہو جاویگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَ تَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ عِیْسَی ابْنِ

AsliAhleSunnet.com

تو بحر علیہما السلام ان لا اکلت بفلان بن فلانہ لحما ولا
شربت له دما ولا هشمت له عظما وتحولی عنه الی من
اتخذ مع الله الها اخر لا اله الا هو العزیز الحکیم والا فانت
بریئة من الله تعالی والله تعالی بریٔ منك وحسبنا الله و
نعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی
الله علی سیدنا محمد وآله واصحابه وسلم **ف** ام ملدم عرب
کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلاں بن فلانہ کے مریض کا اور اسکی
ماں کا نام لکھے - **دیگر** بخار کے واسطے یہ تعویذ لکھکر بازو پر باندھے یا گلے میں لٹکاوے
بسم الله الرحمن الرحیم یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم وارادوا
به کیدا فجعلناهم الاخسرین - **دیگر** باری کے دن بخار کے واسطے پیپل

	۷۸۶	
۶	۱۱	۳
۴	۷	۹
۱۰	۲	۸

	۷۸۶	
۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

کے تین پتوں پر لکھے اور بخار کے چڑھنے سے پہلے تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایک ایک پتہ چاٹ لے مجرب ہے - بسم الله الرحمن الرحیم یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم واردوا به کیدا فجعلناهم الاخسرین

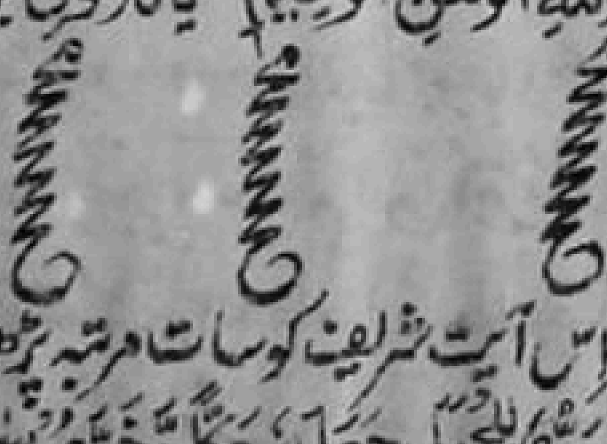

دیگر جاڑے کے بخار کے واسطے اس آیت شریف کو سات مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کرے
اور مریض کو پلا دے فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسی صعقا -
دیگر بخار کے واسطے یہ تعویذ لکھکر دیوے مجرب ہے مریض اپنے بازو پر باندھے بسم الله

AsliAhleSunnet.com

الرحمٰن الرحیم قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علٰی ابراھیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یرید اللہ ان یخفف عنکم یا غفور یا رحیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ یا غفور یا غفور یا غفور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الاٰن خفف اللہ عنکم یا غفور

دیگر ہر درد اور بیماری کے دفع کے واسطے اوّل آخر درود شریف پڑھے اور ایک بار سورہ فاتحہ اور اسکے بعد یہ دعا پڑھے یا اللہ اشف یا رحمٰن اشف یا رحیم اشف یا کریم اشف یا غفار اشف یا ستار اشف وبالحق انزلناہ وبالحق نزل من جمیع الداء والبلاء بفضلک وکرمک لا بعملنا ولا بعملہ پھر پانی پر دم کرکے مریض کو پلاوے خدا تعالیٰ شفا دینے والا ہے ۔ دیگر پیٹ کے درد کیلئے ایک لاٹھی لے اور اسکے دونوں سرے اپنے دو ہاتھوں میں پکڑے اور قل اعوذ برب الناس سات بار پڑھکر اس لکڑی کو درد کی جگہ کسیقدر زور سے دباوے اور اگر اسجگہ سے دوسری جگہ وہ درد منتقل ہوجاوے تو اسی طرح وہاں لکڑی سے دباوے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہیگا ۔ یا مریض کو اوندھا لٹاوی اور سورہ اخلاص با وضو چالیس بار پڑھکر دم کرے مجرب ہے ۔ دیگر پہلو کے درد کے دفع کے واسطے یہ آیت لکھکر پہلو پر باندھے اور ہر روز تین دفعہ پڑھکر دم کرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلٰی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ۔ دیگر جس شخص کو خون کے دست درد کے ساتھ آتے ہوں اسکے رفع کیواسطے یہ آیت شریف روز لکھکر دھو کر پلاویں انشاء اللہ العزیز بہت جلد شفا ہوجائیگی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

AsliAhleSunnet.com

وَاِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط **دیگر** جس شخص کا پیشاب یا پیخانہ بند ہوگیا ہو یہ آیتیں ایک پاک برتن میں لکھکر پانی سے دھوکر پلائیں پیشاب و پیخانہ آجاوے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ ھَبَاءً مُّنْبَثًّا وَّانْشَقَّتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ط **دیگر** جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اسپر سورہ رحمٰن پڑھے اور جب بار فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہونچے اتنی ہی گرہ دے اور ہر گرہ پر زور سے پھونک مارے پھر اُس تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس بیماری سے محفوظ رہیگا **دیگر** جس عورت کا حمل اسقاط ہوجاتا ہو تو تاگا سرخ کسوم کا رنگا ہوا اُو سکے قد کے برابر لے اور سات یا گیارہ یا اکیس تار کرکے اُسپر نو گرہیں لگادی اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ؁ اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے اور پھونکے پھر وہ تاگا عورت اپنی کمر میں باندھے۔

تمت

ملفوظات طیبات حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو صدہا فقہی مسائل کا گنجینہ اور نکات تصوف کا مخزن ہے اور جسمیں علاوہ بریں بہت سے عجائب وغرائب مضامین مندرج ہیں۔ غرضکہ جس شخص کو حضرت شاہ صاحب ممدوح سے ملنے اور دیکھنے کا شوق ہو وہ اسکا مطالعہ کرے اور لطف صحبت اٹھاوے۔ قیمت فی جلد ۱؎

AsliAhleSunnet.com

اعلان

ہمارے ہاں ملفوظاتِ شاہ عبدالعزیز صاحب
اور ہر قسم کی عربی، فارسی، اُردو کتابیں، اور
قرآن شریف اور حمائلیں ملتی ہیں

پتہ :- مینجر مطبع مجتبائی شہر میرٹھ

AsliAhleSunnet.com